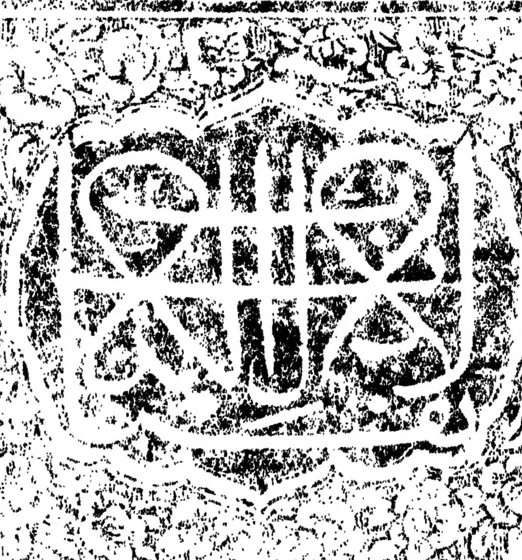


قال لا بأس اذا رضيت قلت فاين قول الله تعالى فأتوهن من حيث امركم الله قال هذا في طلب الولد فاطلبوا الولد من
حيث امركم الله ان الله تعالى يقول نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم [illegible]
پوچھا کہ ایک مرد اپنی عورت کی دبر میں جماع کرتا ہے فرمایا اگر عورت راضی ہو تو کیا مضائقہ [illegible]
اُن عورتوں [illegible] حکم [illegible] فرمایا [illegible]
تمہاری [illegible]
ابا عبد الله عن الرجل یأتی امرأته [illegible] قال هو احد المأتيين [illegible]
[illegible] پوچھا کہ [illegible] اپنی عورت [illegible]
وعن ابن ابی یعفور قال سألت ابا عبد الله عن الرجل یأتی المرأة فی دبرها قال لا بأس به [illegible]
یعنی امام [illegible] سے پوچھا کہ ایک مرد اپنی عورت کی [illegible] فرمایا کچھ ڈر نہیں وعن [illegible]
ابا الحسن الرضا [illegible] قال [illegible]
اطهر لكم [illegible] الفرج [illegible]
فرمایا کہ [illegible] سوال کیا [illegible] فرمایا [illegible]
هو [illegible]
[illegible] وعن علی ابن [illegible]
یقول قلت للرضا [illegible] سألت عن مسئلة [illegible]
ان یسألک [illegible] قلت للرجل یأتی امرأته فی دبرها قال نعم ذلک له [illegible]
قال [illegible] انا لا نفعل ذلک [illegible]
[illegible]
[illegible] فعل قوم لوط [illegible]
حدیث [illegible] مشهور [illegible] حرام [illegible]
امام جعفر [illegible]
[illegible]
پس [illegible]
[illegible]
[illegible]

ایک یہ کہ بواسطہ صغری فضلاً عن الکبری اہلسنت کی نزدیک حرام مطلق ہی اور مالک کی حکایت بصیغہ تمریض ہی بصیغہ
تصحیح وسنتمم الکلام فیہ انشاء اللہ علی سبیل التوضیح دوسری یہ کہ امامیہ کی طور پر گاہی حرام کا اطلاق مکروہ پر بھی آتا ہی
تیسری یہ کہ مجموع اقوال شیعہ چہ ملازمین چہ متقدمین سی ہویدا ہوا کہ مسئلہ مذکورہ مین چار قول ہین ایک حرام وہو الاضعف
بل الاسقط دوسرا مکروہ مقید بشدت وغلظ وہو الاقرب بالحرام تیسرا مکروہ فی الجملہ وہو الاشبہ بالحلال چوتھا حلال وہو الاقوی
بل الاحوط اب استفسار ہوتا ہی کہ ملازمان کی لفظ حرام سی کیا مراد ہی مقابل حلال یا کراہت مطلقہ ثانی منافی تقریب ہے اسواسطیکہ اشبہ
بحلال ہی اور اول اگرچہ مناسب تقریب ہے لیکن یہ اول بلکہ ثانی معاً مبطل حصر ہی اسواسطیکہ بر تقدیر ثانی اختلاف حد تثلیث کو پہنچتا ہے
اور بر تقدیر اول تربیع کیجانب مؤدی ہوتا ہی اس ہنگام مین دو نو تقدیر ثانی حرمت ملازمین اور طہارت طاہرین کی دھجیان اوڑ رہی ہین
اگر اس برہان قاطع پر کوئی قاطع برہان بہم پہنچی قطع نظر حفظ حرمت و طہارت اہلسنت پر کمال منت ہوگی ؎ چو گرگان بہم جنگ
دارند و بیم ٭ رود در میان گوسپند سلیم ٭ اور دونو تقدیر اول پر مخالفت جمہور اور مناقضت حدیث مشہور کہ باعتراف استبصار بلا تقیہ
وزور ہی ناگزیر اور تقلید شیخ و سید اور دیگر نیکان بدکہ مجتہد میت ہین علاوہ حالانکہ جناب معدوح علم کب اعنی برادر مستوفی ملازمان
عالی نسب کتاب روضۃ الاحکام مین باین عبارت افادہ فرما رہی ہین کہ مجتہد را تقلید مجتہدی دیگر نمیرسد حیاً کان او میتاً بلکہ
موافقت اہلسنت کہ بشہادت کتب شیعہ اس فعل کی حرمت پر مصر ہین چار و ناچار گریبان گیر ہوگی باوجودیکہ اوسی روضہ ناضیہ
مین خبر ماثور منقول ہی کہ خذ بما خالف العامۃ ودع ما وافقہم ومعہذا اخبار بیین کہ اصولیین کی آخ اخیافی ہین اونکی
تلافی کیونکر ہوگی کہ وہ کہتی ہین کہ جو شیعہ کہ وطی دبر کا منکر ہی مدبر ہی اور سنی نژاد یا امام کذاب کی اولاد فاعتبروا یا اولی الالباب
ان ہذا الشئ عجاب ؎ خوب موزون ہمسی اوسکا قد بالا ہوگیا ٭ عالم بالا تک اپنا بول بالا ہوگیا ٭ قال المجتہد المعزول
وجماعتی از قدمای عظمای صحابہ و تابعین و علمای اہلسنت و جماعت آنرا حلال و مباح پنداشتہ اند بدون تصریح بکراہت و اکثری
از انہا بحرمتش قایل شدہ اند پس طعن ایشان بر شیعیان در حقیقت طعن بر خود ایشان ست ونحول اللہ اقول ترتیب
عبارت کا حسن یون مقتضی تھا کہ بعد قول اکثر مذہب جماعت کا مذکور فرماتی تا ترتیب نتیجہ بلفظ پس طعن ایشان الخ اور توضیح مقال
بوجہ اقرب و اصوب ترتب پاتی خیر ایسی کلام بی ربط پر کہان تک خیال کیجئے خبطہ یہ ہی کہ مجرد اتمام تقریب کی لئی کل کی موضع مین
اکثر کا لفظ وضع ہوتا تا عوام اہلسنت دام مغالطہ مین آئین کہ بعض کی نزدیک یہ فعل محرم مباح بھی ہی کما صرح بہ حالانکہ یہ تقریب
ناتمام ہی دو طور سی ایک یہ کہ بحکم اصل اصول کہ للاکثر حکم الکل مقصود بیان بعض حاصل نہین پس موضوع اس قضیہ کا سراسر لغو
اور موضوع ٹھہرا دوسری یہ کہ یہ اباحت بنا بر مذہب اہلسنت اصلاً ثابت نہین فقط ملازمان نی بزور فہم فاسد و وہم کاسد اثبات
پہنچایا کما سیاتی مع ان الاثبات فرع الثبوت حالانکہ سائر اہلسنت قدیماً وحدیثاً اس فعل کی حرمت کی قائل ہین کما سمعت
من لسان المخالفین والآن فاستمع من بیان الموافقین قال عز من قائل نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم
وقدموا لانفسکم واتقوا اللہ واعلموا انکم ملاقوہ وبشر المومنین تمہاری عورتین کہتی ہین تمہاری کھیتی مین

تخم ڈالی سی غلہ پیدا ہوتا ہی فرج مین نطفہ ڈالی سی لڑکا پیدا ہوتا ہی سو آؤ اپنی کہیتی یعنی فرجمین جسطرح پر چاہو کہڑی خواہ بیٹہی
خواہ لیٹی خواہ روبرو کیجانب سے خواہ پشت کیطرف سے اور آگی کی تدبیر کرو یعنی اس آنی مین نیت چاہئی اولاد کی اور ڈرتی رہو اللہ سے
اوسکی امر اور نہی مین اور جان رکہو کہ تمکو اوسی ملنا ہی جزای اعمال اور سزای افعال کیواسطی اور خوشخبری سنا ایمان والونکو جنت کے
اس آیہ کی قید و نسی صاف ہویدا ہی کہ سوای وطی فی القبل وطی فی الدبر کی اصلا اجازت نہین اور روافض جو اوسکی بہروسی وطی فی الدبر
تجویز کرتی ہین حرث کو بہولی ہین سو اسطیکہ دبر موضع فرث ہی موضع حرث نہین شان نزول آیہ کی اپنی مدعا پر دلیل ہی فی الدر المنثور
عن جابر قال کانت الیہود تقول اذا اتی الرجل من خلفہا فی قبلہا ثم حملت جاء الولد احول فنزلت نساءکم
حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ان شاء مجبیۃ وان شاء غیر مجبیۃ غیر ان ذالک فی صمام واحد یعنی جابر نی کہا کہ یہود کہا
کرتی تہی کہ جسنی مباشرت کی فرج مین پیچہی سی اور عورت کو حمل رہا تو لڑکا احول پیدا ہوگا اسکی رد مین یہ آیہ نازل ہوا کہ تمہاری
عورتین تمہاری کہیتی ہین اپنی کہیتی مین آو جسطرح چاہو خواہ مجبیۃ خواہ غیر مجبیۃ پر صمام واحد مین امام نووی نی مسلم کی
شرح مین فرمایا کہ مجبیۃ بضم میم و فتح جیم و کسر باء موحدہ مشددہ و یای تحتانیہ بمعنی مکبوبۃ علی وجہہا اور صمام بکسر صاد مہملہ بمعنی ثقب
یعنی سوراخ پس صمام واحد بمعنی سوراخ واحد ہی اور مراد اوس سی قبل ہی و عنہ کانت الانصار تاتی نساءہا مضاجعۃ
وکانت قریش یسرح سرحا کثیرا فتزوج رجل من قریش امراۃ من الانصار فاراد ان یاتیہا فقالت لا الا
کما نفعل فخبر بذالک النبی صلعم فانزل اللہ نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قایما و قاعدا و مضطجعا
بعد ان یکون فی صمام واحد یعنی اوسی جابر سی روایت ہی کہ انصار کا معمول تہا کہ جماع کروٹ کرتی تہی اور قریش یسرح
تیسیر الوصول مین ہی کہ سرح بجای مہملہ وطی المراۃ مستلقیۃ علی قفاہا یعنی چت ناگاہ کسی قریشی نی ایک انصاریہ سے نکاح کیا چاہا کہ اپنی
عادت بموجب پیش آوی انصاریہ نے کہا یون نہین ہماری طور پر پیش آ یہ قصہ حضرت پاس پہنچا نساءکم الآیہ نازل ہوا کہ تمہاری عورتین
تمہاری کہیتی ہین آو اپنی کہیتی مین جسطرح چاہو کہڑی خواہ بیٹہی خواہ چت بشرطیکہ صمام واحد ہووے وعن ابن عباس رض قال اتی اناس
من بنی حمیر الی رسول اللہ فسالوہ عن اشیاء فقال لہ صلعم رجل انی احب النساء واحب ان اتی امراتی مجبیۃ فکیف
تری فی ذالک فانزل اللہ فی سورۃ البقرۃ بیان ما سالوا عنہ وانزل مما سال عنہ الرجل نساءکم حرث لکم فاتوا
حرثکم انی شئتم فقال رسول اللہ صلعم ایتہا مقبلۃ و مدبرۃ اذا کان ذالک فی الفرج یعنی ابن عباس فرماتی ہین کہ کچہ لوگ
بنی حمیر کی حضرت کے حضور مین حاضر ہوئی بہت باتین پوچہین اونمین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مین عورتونکو پیار کرتا ہون اور مجبیۃ
اپنی بی بی سے جماع کرتا ہون آپ کیا فرماتی ہین پس حقتعالی نی سورہ بقر مین اون لوگونکی سوالونکا جواب نازل فرمایا اور اوس شخص کی تمیز
کریہ نساءکم الآیہ نی نزول پایا پہر حضرت نی بتایا کہ اپنی عورت سے تجکو جماع مقبلۃ اور مدبرۃ درست ہے بشرطیکہ فرج ہی مین ہو ہی واخرج
عبد ابن حمید عن الحسن قال قالت الیہود للمسلمین انکم تاتون نساءکم کما تاتی البہایم بعضہا بعضا و تبرکوہن
فانزل اللہ نساءکم الآیہ ولا باس ان یغشی الرجل المراۃ کیف شاء اذا اتاہا فی الفرج یعنی حسن فرماتی ہین کہ

یہود دونی مسلمانونکو کہا کہ تم جماع کرتی ہو عورتونسی بہایم کیطرح بار براک یعنی اونکو زیر سینہ لیتی ہو پس حق تعالی نی نازل فرمایا نساءکم الآیہ یعنی مضایقہ نہین کہ جماع کرو جسطرح چاہو فرج مین یہ ہین شان نزول اس آیہ کی جنسی اتیان النساء فی الادبار کی حرمت یقیناً ثابت ہوتی ہی بلکہ انہین شان نزول کی مطابق احادیث ناہیہ بروایت ائمہ اربعہ وغیرہ اونکی مسانید مین موجود ہین

فی الدر المنثور اخرج فی مسندہ ابو حنیفۃ عن حفصۃ ام المومنین ان امراۃ اتتہا فقالت ان زوجی یاتینی مجبیۃ ومستقبلۃ فکرہتہ فبلغ ذلک النبی صلعم فقال لا باس اذا کان فی صمام واحد یعنی امام ابو حنیفہ نی اپنی مسند مین ام المومنین حفصہ سی اخراج کیا کہ آپکی خدمت مین ایک عورت عرض کرنی لگی کہ میرا شوہر مجہسی مجبیۃ اور مستقبلۃ جماع کرتا ہی مجکو ناگوار ہوتا ہی یہ خبر حضرت کو پہنچی فرمایا کیا مضایقہ اگر صمام واحد ہی واخرج الشافعی فی الام من طریق خزیمۃ ابن ثابت ان سائلا سال رسول اللہ صلعم عن اتیان النساء فی ادبارہن فقال صلعم حلال او قال لا باس فلما ولّی دعی فقال کیف قلت امن دبرہا فی قبلہا فنعم ام من دبرہا فی دبرہا فلا ان اللہ لا یستحیی من الحق لا تاتوا النساء فی ادبارہن یعنی امام شافعی نی کتاب ام مین خزیمہ ابن ثابت کی طور پر اخراج کیا کہ ایک سائل نی آنحضرت صلعم سی پوچہا اتیان النساء فی ادبارہن کا مسئلہ فرمایا حلال ہی یا فرمایا لا باس جب وہ یہ سنکر چلا آپنی اوسکو بلایا اور فرمایا کہ کیونکر کہا تو نی ایا اتیان جانب دبر سی قبل مین تو ٹہیک ہی یا دبر سی دبر مین تو نہین اللہ شرم نہین کرتا بیان حق مین خبردار عورتونسی جماع دبر مین نکرو واخرج احمد عن طلق ابن یزید عن النبی صلعم قال ان اللہ لا یستحیی من الحق لا تاتوا النساء فی استاہن امام احمد نی طلق ابن یزید سی اخراج کیا کہ حضرت نی فرمایا اللہ شرم نہین کرتا بیان حق سی جماع کرو عورتونکی سُرین مین واخرج ابن عدی فی الکامل عن ابن مسعود رض قال قال رسول اللہ صلعم لا تاتوا النساء فی اعجازہن ابن عدی نی کامل مین ابن مسعود سی اخراج کیا کہ حضرت نی فرمایا عورتونسی جماع نکرو اونکی چوتڑونمین اور احادیث اور آثار زاجرہ اس باب مین بہت وارد ہین فی الدر المنثور اخرج ابن وہب وابن عدی عن عقبۃ ابن عامر ان رسول اللہ صلعم قال ملعون من اتی النساء فی محاشہن عقبہ ابن عامر نی کہا کہ حضرت نی فرمایا اوسپر لعنت ہی جو عورتونکی مقعد مین جماع کرتا ہی اخرج ابن ابی شیبۃ والترمذی وحسنہ والنسائی وابن حبان عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلعم لا ینظر اللہ الی رجل اتی رجلا او امراۃ فی دبرہا ابن عباس کہتی ہین کہ حضرت نی فرمایا اللہ نظر رحمت سی اوسکو نہین دیکہتا جو مرد یا زن کی دبر مین جماع کرتا ہی واخرج ابو داؤد والطیالسی واحمد والبیہقی فی سننہ عن عمر ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلعم قال الذی یاتی فی دبرہا ہی اللواطۃ الصغری عمر ابن شعیب اپنی باپ سی وہ اپنی دادا سی روایت کرتا ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو عورت کی دبر مین جماع کرتا ہی یہی لواطہ صغری ہی واخرج ابن عدی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلعم قال من اتی شیئاً من الرجال والنساء فی الادبار فقد کفر ابو ہریرہ روایت کرتی ہین کہ فرمایا حضرت نی جسنی مرد یا عورتکی دبر مین جماع کیا بیشک کافر ہوا واخرج عبد الرزاق والبیہقی فی الشعب عن عکرمۃ ان عمر ابن الخطاب رض ضرب

رجلا فی مثل ذلک عکرمہ سے روایت ہی کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو اس مقدمہ مین مارا تھا واخرج عبد ابن حمید عن قتادة قال سئل طاؤس عن اتیان النساء فی ادبارھن فقال ذلک کفر ما بدا قوم لوط الا ذلک اتوا النساء فی ادبارھن واتوا الرجال الرجال یعنی کسی نے طاؤس سے ادبار کا مسئلہ پوچھا فرمایا کفر ہی قوم لوط کی ابتدا یہی تھی کہ عورتونکی دبر مین جماع کرتے رفتہ رفتہ مرد مردسے مبتلا ہوئے اور محدثین اور فقہای اہلسنت یکرو اور یکزبان ہین کہ یہ فعل سرتاپا حرام ہی نووی نے شرح مسلم مین کہا لا یحل الوطی فی الدبر من شئ من الآدمیین ولا غیرھم من الحیوان بحال من الاحوال یعنی وطی فی الدبر حلال نہین کسی حال مین نہ انسانکی ساتھہ نہ حیوانکی ساتھہ مسوّی شرح موطا مین لکھا کہ اما الاتیان فی الدبر فحرام فمن فعلہ جاھلا بتحریمہ نھی عنہ فان عاد عزر یعنی وطی فی الدبر حرام ہی جو کوئی نادانستہ مبتلا ہوگا اوسکو باز رکھینگے نمانیگا تو تعزیر دینگی اور ہدایہ مین ہی کہ من اتی امراة فی الموضع المکروہ او عمل عمل قوم لوط فلا حد علیہ عند ابی حنیفة یعزر وقالا ھو کالزنا یحد وفی الجامع الصغیر یودع فی السجن حتی یتوب یعنی جو عورتکی موضع مکروہ یعنی دبر مین وطی کرے یا قوم لوط کا عمل بجالاوے امام ابو حنیفہ کی نزدیک اوسپر حد نہین تعزیر پائیگا اور صاحبین کے نزدیک زنا کیطرح محدود ہوگا اور جامع صغیر مین ہی کہ اوسکو یہانتک قید رکھینگے کہ توبہ کرے یہ ہین احادیث اور آثار اور اقوال صحیحہ صریحہ پیغمبر اور صحابہ اور تابعین اور فقہا اور محدثین کے کہ مادہ حلت وطی فی الادبار کو استیصال کر رہے ہین اور قضیہ اباحت کو انفصال اب اہل انصاف حق برزبان لائین کہ ملا زمان جو الاکس منہ سے فرماتے ہین کہ قدما اور علمای اہلسنت اس فعل حرام کو حلال اور مباح جانتے ہین دروغ گویم برروے تو یہ آپکا حال ہی اور طعن سینیونکا شیعون پر محال من بعد جو اپنی عیب پوشیکو اہلسنت کیجانب گرم جوشی کرے فرط عناد اور حسد اور لداد سے خالی نہین ؎ ولد الزناست حاسد منم آنکہ طالع من٭ ولد الزنا کُش آمد چو ستارہ یمانی٭ **قال المجتہد المعزول** توضیح اینمقال وتفصیل این اجمال آنکہ از جملہ قائلین بجواز آن عبد اللہ ابن عمرست کہ خلیفہ زادہ سنیان ومجتہد مذہب ایشان بود ونافع مولای او نیز شریک او گشتہ و بحول اللہ **اقول** حقیقت قول ابن عمر اور شرکت نافع کی آگے معلوم ہوگی پر اسقدر بیان سابق سے ہویدا ہے کہ بشہادت استبصار و دیگر کتب تفاسیر واخبار امام زادہ شیعہ اور اعلام سادہ قطیعہ بے پردہ تقیہ اور بیحجاب تزویر اس فعل کی فاعل اور قائل تھے اب اپنی عیب پوشیکو یہ ہرزہ فروشی کرنا سوا اسکی کہ اہن خست اور دنائت مین اور ونکو شریک کیجیے تا بسبب اشتراک اندیشۂ طعن اور تشنیع سے بیخطر اور بیباک ہو جیے اور کیا کہیے ؎ ہر دو عالم قیمت خود گفتہ٭ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز٭ سبحان اللہ اصطلاحات اہلسنت پر خوب وقوف ہی انکی کس کتاب مین لکھا ہی کہ عبد اللہ ابن عمر مجتہد مذہب اہلسنت ہین اہلسنت مجتہد مذاہب ائمہ اربعہ کو جانتے ہین نہ عبد اللہ کو اسیواسطے کسی اہلسنت کو عبد اللہی نہین کہتے بلکہ حنفی اور مالکی یا شافعی اور حنبلی کہتے ہین کیونکہ بعد ان ائمہ اربعہ کے اجتہاد فی المذہب کے شرایط کہ عمدہ اونمین علم علوم قرآنیہ بعد حفظ الفاظ اور تحفظ اخبار مختلفہ اور توسل بروح پر فتوح جناب نبوت مآب صلعم الی یومنا ھذا مفقود کما ھو مسموع ومشہود لہذا اہل تحقیق ملازمان مدعی اجتہاد کو بھی مجتہد حقیقی نہین جانتے اسواسطے کہ حفظ قرآن درکنار مصحف فاطمہ بھی تو نہین یاد اور اخبار مختلفہ کی جگہہ ہفوات ہشامئین اور

شیطان الطاق فراموش اور توسل روح نبوی کی عوض ابن سبا اور جعفر کذاب کی روح سی توسل غیر حاصل اگر بدون ان امور کے اجتہاد صحیح ہوتا احق کہ جناب شادت مآب خیر الفضلا جناب فخر العلما کہ ملا زمان کی نسبت بدرجہا فضل اور کمالات مین سر آمد روزگار ہین اور معتمد از دار ور دیندار اس منصب کی احق اور احری تہی افسوس کہ زمانہ نا پرسان پی آزار ہی اور جناب ممدوح فقر و فاقہ مین ایام گذار ہے ابیات بالہمہ شربت زنگاب تندست قوت انا ہمہ از خون جگر می بینم اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینم ۔ بہر حال ملا زمان والا کو اس تقدیر پر مجتہد نفی کہنا چاہئی جیسی اندہی کو بصیر انپڑہ کو محمد فاضل بہیک منگی کو سید ایسی جہل کا مقتضی ہی کہ جیسی عبداللہ ابن عمر کو مجتہد مذہب اہلسنت بتانے مین خطائی دلادہی واقع ہوئی ویساہی اونکو اور نافع کو اس فعل کی قول کی نسبت مین خطای اجتہادی پیش آئی حالانکہ عبداللہ بن عمر کہ منجملہ عبادلہ ثلثہ ہین نہ تنہا بلکہ عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ ابن عباس رئیس المفسرین انیس جناب امیر المومنین متفق اللفظ ہین کہ یہ فعل حرام ہی جیسا شمہ مذکور ہوا اگر اوس مقدار پر اطمینان نہین ہوتا ان تینون بزرگون کی ارشادات اور بیان واقعی نافع علی التحریم گوش گذار ہوتی ہین فی الدر المنثور اخرج سعید بن منصور و عبد ابن حمید و الدارمی و البیہقی عن ابی القعقاع الحرمی قال جاء رجل الی عبداللہ ابن مسعود فقال انی اتی امرأتی کیف شئت قال نعم قال ومن حیث شئت قال نعم قال وانی شئت قال نعم فقطن له رجل فقال انه یرید ان یاتیها فی مقعدتها فقال محاش النساء علیکم حرام یعنی ابو قعقاع حرمی نی کہا کہ ایک شخص عبداللہ ابن مسعود کی خدمت مین کہنی لگا کہ مین اپنی عورت سی جماع کرتا ہون جسطرح سی چاہتا ہون فرمایا بہتر کہا جس جگہ سی چاہتا ہون فرمایا اچہا کہا جس مکان مین چاہتا ہون فرمایا خوب اسمین کسی نی کہا کہ یہ شخص وطی فی الدبر کا ارادہ کرتا ہی فرمایا عورتون کی دبر حرام ہی واخرج ابن جریر و ابن ابی حاتم عن سعید ابن جبیر قال بینا انا و مجاهد جالس عند ابن عباس اذا اتاه رجل فقال الا تشفینی من آیة المحیض قال بلی فاقرأ ویسئلونك عن المحیض الی قوله فاتوهن من حیث امرکم الله قال ابن عباس من حیث جاء الدم من ثم امرت ان تاتی فقال کیف بالآیة نساؤکم حرث لکم قال ای ویحك وفی الدبر من حرث لو کان ما تقول حقا لکان المحیض منسوخا اذا شغلت من ههنا جئت من ههنا ولکن انی شئتم من اللیل والنهار یعنی سعید ابن جبیر کہتی ہین کہ مین اور مجاہد ابن عباس کی پاس بیٹہا تہا کہ ایکشخص آکر آپسی کہنی لگا کہ آیا آیۂ محیض سی آپ مجکو شفا نہین بخشتی فرمایا کیون نہین پہر پڑہا ویسئلونک عن المحیض من حیث امرکم اللہ تک اور فرمایا کہ مراد من حیث امرکم اللہ سی موضع خون ہے کہ تجکو اسی موضع مین آنیکا حکم ہی اوس شخص نی کہا اگر یہی بات ہی تو نساؤکم حرث لکم کی کیا معنی فرمایا ای نادان کہین دبر مین بہی حرث ہوتا ہی اگر تیرا قول سچا ہو تو بیشک آیۂ محیض منسوخ ہوتا کیونکہ جب تو نی ادہر سی موہنہ پہیرا ادہر متوجہ ہوا بلکہ انی شئتم کی تعمیم سی یہ مراد ہی کہ جہان چاہو خواہ دنکو خواہ راتکو واخرج عبد ابن حمید عن عکرمة قال جاء رجل الی ابن عباس فقال کنت اتی اهلی فی دبرها وسمعت قول الله نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم فظننت ان ذلك لی حلال فقال یا لکع انما قوله انی شئتم قائمة و قاعدة و مقبلة و مدبرة

فی اقبالھن ولا تعدوا ذلک الی غیرہ یعنی عکرمہ نے کہا کہ ایک شخص ابن عباس کے حضور میں حاضر ہوا کہنے لگا کہ میں اپنی جورو سے
وطی فی الدبر کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ ارشاد خدا انی شئتم سے سمجھا کہ یہ فعل حلال ہے فرمایا اے احمق مراد انی شئتم سے یہ ہے کہ عورتوں سے
جماع کرو اونکو کھڑا کر کے یا بٹھا کے یا اونکی وکیجانب پشت کیجانب سے ... منحصر ہے ... ابن عساکر
... عن عبد اللہ ابن عمر ابن عثمان قال کان عبد اللہ ابن عمر یحدث ان النساء کن یوتین مدبرة
فقالت الیہود یاتین الولد احول فانزل اللہ نساءکم الآیہ یعنی عمر ابن عثمان کہتے ہیں کہ عبد اللہ ابن عمر فرماتے تھے
کہ لوگ عورتوں کے ساتھ پشت کیجانب سے قبل میں وطی کرتے تھے یہود کہنے لگے کہ فرزند احول پیدا ہونگے اوسپر اللہ نے اس آیہ کو
نازل کیا واخرج عبد الرزاق وابن ابی شیبہ وعبد ابن حمید والبیہقی عن عبد اللہ ابن عمر قال الذی یاتی
المراة فی دبرھا ھی اللواطة الصغری یعنی ان سب راویوں نے اخراج کیا کہ عبد اللہ ابن عمر نے فرمایا کہ جسنے عورت سے وطی فی الدبر
کی بیشک لواطہ صغری بجا لایا واخرج ... عن سعید ابن یسار ابی الحباب قال قلت لابن عمر ما تقول فی الجواری
نحمض لھن قال وما التحمیض فذکر الدبر فقال وھل یفعل ذلک احد من المسلمین یعنی ابو حباب کہتا ہے کہ میں نے عبد اللہ
ابن عمر سے کہا کہ لونڈیوں سے تحمیض کیسا ہے فرمایا تحمیض کیا چیز ہے میں نے کہا اتیان فی الدبر فرمایا کوئی مسلمان بھی یہ فعل کرتا ہے یہ تین
اقوال عبادلہ کے اب اعتراف نافع کا ملاحظہ فرمائیے اخرج النسائی والطبرانی وابن مردویہ عن ابی النضر انہ قال لنافع
مولی ابن عمر انہ قد اکثر علیک القول انک تقول عن ابن عمر انہ افتی ان توتی النساء فی ادبارھن قال کذبوا علی و
لکن ساحدثک کیف کان الامر ان ابن عمر عرض المصحف یوما وانا عندہ حتی بلغ نساءکم الآیہ فقال لی
یا نافع ھل تعلم من امر ھذہ الآیہ قلت لا قال انا معشر قریش نجبی النساء فلما دخلنا المدینة ونکحنا نساء الانصار اردنا منھن مثل
ما کنا نرید فاذا ھن قد کرھن ذلک واعظمنہ وکانت نساء الانصار قد اخذن بحال الیہود انما یوتین
علی جنوبھن فانزل اللہ نساءکم الآیہ یعنی ابو نضر کہتا ہے میں نے نافع کو کہا کہ لوگ تجھپر بہت قیل وقال کرتے ہیں یہ کہ
تو کہتا ہے کہ ابن عمر نے اتیان فی الادبار کا فتوی دیا کہا مجھپر لوگوں نے جھوٹھ باندہا ہے بات اتنی ہے کہ ایکدن جناب ابن عمر
قرآن مجید تلاوت فرماتے تھے میں حاضر تھا جب آیہ نساءکم تک پہنچے مجھسے فرمایا کہ اے نافع کچھ تجھے معلوم ہے کہ یہ آیہ کیونکر
نازل ہوا میں نے عرض کی نہیں فرمایا ہم لوگ قریش تجبیہ کرتے تھے یعنی پشت پر لٹا کر جماع کرتے تھے جب مدینے میں آئے اور انصار کی
عورتوں کو نکاح میں لائے ... جماع کیا ... تجبیہ ... عورتوں نے ناپسند جانا اور اونکو یہود نے یہ بات تعلیم کی تھی
کہ اونکو پشت ... سلاتے تھے ... تب اللہ تعالی نے اس آیہ کو نازل فرمایا یعنی تائید قریش اور تذلیل یہود میں
وعلیھذا القیاس اس قسم کی اور روایات تفسیر در منثور میں مذکور ہیں پس بنا بران روایتوں کے صاف واضح ہے کہ عبد اللہ ابن عمر
اور اونکے مولی نافع پر اس فعل شنیع کی نسبت ... کا فقرہ بلا ریب ہے جانتے ہیں کہ اس پردے میں اپنی عار کو اونپر نثار کرکے
اونکی تضحیک فرمائیں بیچارے اپنی خود ملا زمان پر تضحیک ... اور ... ۵ جو کہ اوروں پہ ہنسیگا تو ہنسا جائیگا بعد

مرتبکی بھی بدنام ہی ضعاف مبوزہ قال المجتہد المعترض چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی کہ از عظمای علمای اہلسنت وجماعت ست در تفسیر در منثور نوشتہ محول انتہی اقول علامہ جلال الدین سیوطی کی عظمت اور جلالت قدر اونکی کثرت تصانیف تی سلم فریقین ہی اگرچہ اکثر احادیث اور آثار اور روایات منقول تفسیر بزعم محدثین کی شروط پر [illegible] ناقدین علم معلوم فی موںف کو حاطب اللیل لکہا ہی خصوصاً اس تفسیر کی نسبت اسیوطی اس تفسیر کا نام در منثور مقرر ہوا وہ در منظوم لیکن یہ تعدد مولف کی جہالت ناقادین نہین ہو سیوطی کہ بنا بر افادات علامہ دہلوی رد ع المدر و عدو فوج الوبا منوحہ معلوم ہوتا ہی کہ مقصود ان بزرگونکا یہ تہا کہ سردست تفسیر اس التزام سی مجموعہ اور مولف ہو جاوی پہر بوقت فرصت صحیح سقیم سی امتیاز پاوی جیسا جامع صغیر منتخب جامع کبیر کا حال ہی لیکن موت کی عجلت سی یہ آرزو دل کی دل ہی مین رہی ۵ وماکل ما یتمنی المرء یدرکہ تجری الریاح بما لا تشتہی السفن اور بعض انمین احادیث اور آثار اور روایات آتیہ علمای اہلسنت کے مخالف نہین چنانچہ اپنی موقع پر انشاء اللہ تعالی بیان کیا جائیگا اور ملازمان کی غلط فہمی کا تدارک کیا جائیگا بالفعل اگر اس مقدمہ مین علامہ سابق الذکر کا مذہب دریافت کرنا منظور ہی تو تفسیر جلالین کا مطالعہ ضرور کہ باتفاق علما اس کتاب مین سوای اقوال مختارہ اور روایات صحیحہ اور کی گنجایش نہین باجملہ دفع شبہات ملازمان کی لئی یہ کلیہ محفوظ خاطر رہنی کہ علامہ موصوف نی تفسیر در منثور مین کریمہ نساکم حرث لکم الآیہ کی تحت مین کئی قول فرمائی پہلی قول مین وہ احادیث اور آثار لائی کہ اونکی الفاظ مین ابہام کا نام نہین صریح اہلسنت کی موید مرام ہین اس قول کی روایات کو ملازمان نی یکقلم قلم انداز کیا کہ اونکا ایراد منافی تقریب تہا اور دوسری قول مین وہ احادیث اور آثار کو مذکور فرمایا کہ اونکی الفاظ مین بظاہر ابہام ملازمان نی بنا بر اتمام تقریب اور اہتمام تغلیط عوام اسی قول کی حدیثون پر اکتفا فرمایا اور آپ کو مصداق نومن ببعض ونکفر ببعض بنایا ۵ ظاہر مین گرچہ طبع کی تیری سی باتین ہین باطن مین ہی ہر ایک کا زنبور کا عالم لیکن الحمد للہ کہ بعد معرفت محاورہ اور روایات روزمرہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ قولین کی روایات متحد المآل اور اہلسنت کی موید مقال ہین تفصیل اجمال اور تحلیل اس اشکال کی یہ ہی کہ محدثین محققین محاورہ شناس کی نزدیک الفاظ روایات قول ثانی مین بعض جا لفظ حرث اور بعض جا [illegible] بلفظ من مقدر ہی اور اکثر مجموع مین [illegible] معنی [illegible] ہی حیثما بجمعہ العقل السلیم مناسب للمقام اور قطع نظر اسکی کہ یہ اصطلاح ہی ولا مشاحۃ فی الاصطلاح مجرد اصطلاح نہی نہین بلکہ ضمیمہ شواہد ہمراہ ہی مثلاً کہتی ہین کہ الآیۃ الفلانیۃ نزلت فی الخمر والفلانیۃ فی المیسر اور مراد اسی نزلت فی حرمۃ الخمر ونزلت فی حرمۃ المیسر ہی اور یہ مجاز ہر لسان اور ہر زمان مین شایع الورود ہی مثلاً کہتی ہین کہ یہ نسخہ بخار کا ہی اور یہ تعویذ نظر کا مراد اس سی تحصیل نہین بلکہ ازالہ ہی یعنی یہ نسخہ ازالہ بخار کی لئی ہی اور یہ تعویذ دفع نظر کو سیطلی ہی اسیطرح من معنی فی اور فی بمعنی من مطرد ہی اور قرآن مین مستعمل کہ قال اللہ تعالی فاتوہن من حیث امرکم اللہ واذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ اور من معنی کا انکار مفسرین شیعہ کو بھی نہین [illegible] تفسیر [illegible] مستعمل حدیث چنانچہ بلاد طبرانی سی مفہوم ہوتا ہی کہ عبد اللہ ابن عمر کی محاورہ مین [illegible] اور دوسرونکی محاورہ مین محمول بہ حیثیت فی بمعنی من [illegible]

استعمال ہوا یا اسیو سطی نابلد آنکہ کو ابن عمر وغیرہ کی فہم کلام مین تردد پیدا ہوا کہ وطی فی الدبر کو حلال تو ہم کیا غرض اس فائدہ کی تمام یادر کھنا چاہیئے کہ ہی پر جواب استدلالات ملا زمان کا مبتنی ہی فاحمد بہ قال المجتہد المعزول اخرج اسحٰق بن راھویہ فی مسندہ والبخاری وابن جریر عن نافع قال قرأت ذات یوم نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال ابن عمر اتدری فیم انزلت ھذہ الاٰیۃ قلت لا قال نزلت فی اتیان النساء فی ادبارھن واخرج الخطیب فی رواۃ مالک من طریق النضر بن عبد اللہ الازدی عن مالک عن نافع عن ابن عمر فی قولہ نساؤکم حرث لکم الاٰیۃ قال ان شاء فی قبلھا وان شاء فی دبرھا واخرج الحسن ابن سفیان فی مسندہ والطبرانی فی الاوسط والحاکم وابو نعیم فی المستخرج بسند حسن عن ابن عمر قال انما نزلت علی رسول اللہ صلعم نساؤکم حرث لکم الاٰیۃ رخصۃ فی اتیان الدبر وبحول اللہ اقول روایت اولی مین اجد نزلت فی کی لفظ حرمت کا مقدر ہی ای فی حرمۃ اتیان النساء فی ادبارھن یا یون کہئی کہ اس روایت مین فی ادبارھن او سطور روایت ثانیہ مین ان شاء فی دبرھا فی بمعنی من ہی ای من ادبارھن و ان شاء من دبرھا اور روایت ثالثہ مین رخصۃ فی اتیان الدبر بمعنی فی الاتیان من الدبر ہے بتقدیر من اس ہنگام مین مغالطہ بیجا صل اور بنای حلت وطی فی الدبر ستاصل ہوئی اور روایات جمہور اور عبد اللہ ابن عمر کی روایت مسبوق الذکر مین اتفاق بہم پہنچا وکیف لا کہ اہلسنت کی نزدیک جیسی القرآن یفسر بعضہ بعضا معلوم ہی ویسا ہی الحدیث یفسر بعضہ بعضا مجزوم اگر ملا زمان والا اس قاعدہ کو بیفائدہ جانینگی مطعون ہونگی سنی کیا شیعہ بہی نمانینگی کیونکہ الزام مسلمات خصم پر ہوتا ہی نہ اپنی وہم اور سوء فہم پر اہلسنت کے خدمت کیمیا خاصیت مین شرف باریابی حاصل کر کر کچہ سیکہئی پہر میدان مناظرہ مین پہر آہیئی ؎ در تجربہ ہای دہر استادان را : شاگردی کن دلا کہ استاد شوی قال المجتہد المعزول واخرج ابن جریر والطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ وابن النجار بسند حسن عن ابن عمر ان رجلا اصاب امراتہ دبرھا فی زمن رسول اللہ صلعم فانکر ذلک الناس وقالوا انفرھا فانزل اللہ نساؤکم حرث لکم الاٰیۃ وقریب باین ست روایات دیگر کہ در ہمان تفسیر مذکور ست ہی ہذہ اخرج الخطیب فی رواۃ مالک من طریق احمد ابن الحکم العبدی عن مالک عن ابن عمر قال جاءت امراۃ من الانصار الی النبی صلعم تشکو زوجھا فانزل اللہ نساؤکم حرث لکم الاٰیۃ واخرج النسائی وابن جریر من طریق زید ابن اسلم عن ابن عمر ان رجلا اتی امراتہ فی دبرھا فوجد فی نفسہ من ذلک وجدا شدیدا فانزل اللہ نساؤکم حرث لکم الاٰیۃ وبحول اللہ اقول کتاب در منثور مین قالوا انفرھا کا لفظ نہین بلکہ قالوا ثغرھا اللہ واقع ہی تفسیر مذکور کی نہایہ مین لکہا ہی کہ انغر بالنون قبل الغین المعجمۃ وبعدھا بالراء المہملۃ بمعنی دمّر ای اہلکہ اللہ معلوم نہین کہ ملا زمان لفظ انفرھا کی کیا معنی سمجہی اگر صیغہ متکلم قرار دیا ہی مشتق نفرت سے تو قالوا صیغہ جمع کی بعد نفر بصیغہ جمع متکلم چاہئی نہ انفر بصیغہ واحد متکلم وعلی کلا التقدیرین ہای ضمیر واحد مونث کا بہی تو ٹہکانا نہین لگتا اور معہذا انہ معنی انفرھا کی منافی مذہب اہلسنت ہین نہ مناسب مذہب شیعہ اگر کاش آیہ قرآنیہ ھی استعمال

من امتکم کیطرح کہ شیعہ انکی مراثمتکم روایت کرتی ہین یا کلام نہج البلاغۃ مین بعد بلاد ابی بکر کی جگہہ بعد بلاد فلان
وضع ہوا علی ما صرح بہ شارحوا نہج البلاغۃ و ستبینہ ان شاء اللہ تعالی اہلسنت ببشارت قطعیہ شیخین متمسک نہون دیدہ و دانستہ یہ تصرف بیکار کا
ہوتا تو بہی مفید غرض اور بعید از طلب عبث نہوتا اسی معلوم ہوتا ہی کہ یہ تصرف نادانستہ یعنی بسبب عدم علم معنی انی کی ضرور پڑا اسی باعث
اس روایت کے ترجمہ مین نہ انی کی معنی سی تعرض ہوا نہ الغرہ اللہ کے ماحصل کا ذکر آیا سبحان اللہ اسی ہونہہ پر دعوائی اجتہاد ہی اور ادعای شان
کلاہِ خسروی و تاج شاہی ٭ بہر کل کی رسد حاشا و کلا ٭ و بالجملہ روایت اولی اور ثالثہ سی اسیقدر مفہوم ہی کہ عہد نبوت مین
ایک شخص مجہول الاسم والمسمی کو یہ امر شنیع پیش آیا اوسپر آیہ نساؤکم نی نزول پایا یہ کہانسی ثابت ہوا کہ اس فعل ممنوع کی حلت مین
اس آیہ نی نزول فرمایا ذرا ہوشکی باتین کیجیی عقل کی ناخن لیجیی کہ مطلوب اور چیز ہوتا ہی اور نتیجہ اور شی ع سخن شناس نہ
دلبرا خطا اینجاست ٭ اور معہذا ابہی بادلائل اور شواہد گذر چکا کہ من کا لفظ کبہی مقدر آتا ہی اور عبد اللہ ابن عمر کی محاورہ مین
فی معنی من بہی استعمال پاتا ہی اس تقدیر پر مطلع صاف ہے کہ روایت اولی کی ان رجلا اصاب امرأتہ دبرہا مین من مقدر ہی ای من دبرہا
اور روایت ثالثہ کی ان رجلا اتی امرأتہ فی دبرہا میں فی بمعنی من ہے ای من دبرہا اور روایت ثانیہ مین لفظ تشکوا وجہا مبہم
واقع ہی کہ ملازمان کو بہی اوسپر یقین نہین سیوطی قبل اس روایت کے ارشاد ہوا کہ قریب بایں ست روایات دیگر اخراب کس نجوم
یا جفر کی قاعدہ سی کہ باعتراف امامیہ علم خاص ائمہ سامیہ ہے دریافت ہوا کہ وطی فی الدبر مراد ہے جسکی حلت پر یہ دلیل ارشاد ہے
معلوم نہین تجکو منجم خبر غیب ٭ یہ بند دکان ہی کہلی ہی کہلیگی ٭ بلکہ بحکم مرویات اخر باتفاق ابن عمر اگر تینون
روایتونکی تینون لفظونکو علی اتیان النساء فی القبل من الدبر پر حمل کیجیی اور داد انصاف دیجیی کہ بسبب مزعوم یہود اور
مرسوم نا بہبود کہ جماع ہیئات کذائیہ کو موجب احولیت پسر اور باعث بہیمیت مادر و پدر گمان کرتی تہی وہ تینون مرد مورد انغار اور
شکایت اور مصدر ندامت اور زحمت ہوئی اونکی تسلی کی لئی آیہ نی نزول فرمایا کہ تمہاری عورات تمہاری کہیتیان ہین
اپنی کہیتی مین آؤ جسطرح چاہو یعنی کہیتی ہی مین آؤ اوسی تجاوز نفرماؤ یہود نا بہبود کی مخترعات پر نجاؤ اور انصاریہ کی شکایت
بیجا ہی اوسکی زوج کو اسطرحکا فعل روا ہی تو کیا خوب بات ہے فبطل الاستدلال علی حلۃ وطی الحلائل فی الادبار و ثبت ما ادعیناہ
کالشمس علی رابعۃ النہار ٭ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ قال المجتہد المعزول واخرج الدارقطنی
فی غرائب مالک من طریق ابی بشر الدولابی حدثنا ابو الحارث احمد بن سعید حدثنا ابو ثابت محمد بن
عبد اللہ المدنی حدثنی عبد العزیز بن محمد الدراوردی عن عبید اللہ بن عمر بن حفص و ابن ابی ذئب و مالک
ابن انس کلہم عن نافع قال قال لی ابن عمر امسک علی المصحف یا نافع فقرأ حتی اتی علی نساؤکم حرث لکم فأتوا
حرثکم انی شئتم قال تدری یا نافع فیم نزلت ہذہ الآیۃ قلت لا قال نزلت فی رجل من الانصار اصاب امرأتہ
فی دبرہا فاعظم الناس ذلک فانزل اللہ نساؤکم حرث لکم الآیۃ قلت لہ من دبرہا فی قبلہا قال لا
الا فی دبرہا و بحول اللہ اقول ماحصل اس روایت کا یہی ہی کہ عبد اللہ ابن عمر نی بیان کیا کہ حضرتکی زمانہ مین

کسی انصار سی یہ فعل صادر ہوا او سپر یہ آیہ آیا نافع کو شک نے لیا ابن عمر سی متعجبانہ استفسار کیا من دبرہا فی قبلہا ای صاب الرجل من دبرہا فی قبلہا یعنی آیا وہ انصار دبر کی راہ قبل مین آیا فرمایا لا الا فی دبرہا یعنی قبل مین نہین دبر ہی مین آیا پس اس بیان سی بیان تجویز اس فعل کی نسبت با بن عمر اور نزول آیہ کا او سپر باوجودیکہ اکابر مفسرین اس شان نزول کو ضعیف بتاتی ہین او حافظ ابن کثیر اسکو لا یصح فرماتی ہین کہان ثابت ہی بلکہ موافق مرویات جمہور کہ حد شہرت کو پہنچی ہین یہ آیہ اس فعل کی منع پر نازل ہو سکتا ملازمان نی ظاہرا جو اس بیان سی حلت اور تجویز ابن عمر استنباط کی یون سمجھی کہ نافع نی جو ابن عمر سی سوال کیا کہ قلت لہ من دبرہا فی قبلہا یہ استفتا ہی اور ابن عمر نی جو نافع کو جواب دیا کہ لا الا فی دبرہا فتوی ہی اور نہ سمجھی کہ اصابۃ انصار سی سوال جو آ واقع ہوا یعنی تقدیر عبارت سائل کی یہ ہی کہ اصاب من دبرہا فی قبلہا اور تقدیر عبارت قول کی یہ ہی کہ لا الا اصاب فی دبرہا یہ ہی حال آپکی فہم و فراست اور عقل و کیاست کا ہے تو و طوبی و ما و قامت یار فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

قال المجتہد المعزول بسند دیگر از ابن ابی ذئب از نافع از ابن عمر آوردہ قال وقع رجل علی امرأتہ فی دبرہا فنزل الله نساؤکم حرث لکم الایہ قال فقلت لابن ابی ذئب ما تقول انت فی ہذا قال ما اقول فیہ بعد ہذا و باز بسند دیگر از نافع آوردہ قال قرأ ابن عمر ہذہ السورۃ فمر بہذہ الآیۃ فقال تدری فیما نزلت ہذہ الآیۃ قلت لا قال فی رجال کانوا یأتون النساء فی ادبارہن

و بحول الله اقول محصل ان دونو روایتون کا نہایت واضح اور آشکار بلکہ کالشمس فی نصف النہار ہی اسواسطیکہ پہلی روایت مین جب راوی نی ابن ابی ذئب سی پوچھا کہ ابن عمر نی تو موافقت دبر کی حرمت مین اس آیہ کی نزول کہ فرمایا اسواسطیکہ فی اونکی محاورہ مین بمعنی من ہے، تو اس مقدمہ مین تم کیا کہتا ہے آیا یہ فعل تیری نزدیک حلال ہی یا حرام کہا ما اقول فیہ بعد ہذا یعنی میری اس تصریح اور نزول صریح کی ہوتی ہوئی کیا کہون اجتہاد تو نص کی مقابل مین حرام ہی ملازمان کی استدلال مین جب یہ روایت اور اسیطرح روایت ثانیہ کام آتی کہ ان دونون میں ایتو فی بمعنی من نہوتا بلکہ بر تقدیر عدم ارادہ اس افادہ کی بھی تقریب ملازمان ناتمام ہی اسواسطیکہ یہ دونو روایت مرویات جمہور اور ابن عمر اور نافع کی مخالف اور بدستور بعض روایات سابقہ مبہم اور محتمل ہی بحکم ایک پیری صد عیب قضیہ مسلمہ متداولہ کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال شاید فراموش خاطر اجتہاد مآثر نہا ہو ہے سہو و نسیان جو فراموشی گندی جو اس بنا ایک گہتنی سی جوانی کی تر ہی کیا کیجئی

قال المجتہد المعزول لطیفہ نافعہ و بحول الله اقول در حقیقت یہ لطیفہ ضارہ ہی بلکہ لطیفہ ہی نہین نہ نافعہ نہ ضارہ اسواسطیکہ ملا عصمت الله شرح خلاصۃ الحساب مین افادہ فرماتی ہین کہ اللطیفۃ فی اللغۃ ما یوجب النشاط یعنی متکلم سی ایسا کلام ظہور پاوی کہ مخاطب سنکر سرور مین آوی جیسا کسور تسعہ کی مخرج مشترک پیدا کرنی مین کہتی ہین کہ عین وال کی کسر ونکو باہم ضرب کیجیے تا ۲۵۲۰ مطلوب ہاتھ آوی یا جیسی جناب مرتضوی نی فرمایا کہ عدد ایام اسبوع یعنی ۷ کو عدد ایام سال یعنی ۳۶۰ مین ضرب دیجیے ہی مطلوب حاصل ہوگا یا جیسے معالم مین منقول ہی کہ ایک یہودی نی جناب ممدوح سی پوچھا کہ تمہارا قرآن کیونکر صحیح ہی اصحاب کہف کے

قصه بن ثلثمائة سنین وازداد تسعًا واقع ہی اور توریت مین صرف ثلثمائة کا لفظ ہی آپنی فی البدیہہ فرمایا کہ
تمہارا حساب یونانی شمسی ہے اور ہمارا حساب عربی قمری پس از روی حساب دو نو مین تفاوت نہین یہودی تعجب مین آیا
فی الحال ایمان لایا فالحمد للہ اور اسی قبیل سی چند لطیفہ اور ہین ایک یہ کہ جب صحرا مین لشکر سلیمان ع کا آیا مورچہ سلیمانی نی
اپنی گروہ کو فرمایا یَاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسٰکِنَکُمْ لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ
ای چیونٹیو اپنی سوراخ مین پیٹھو مبادا نادانستہ لشکر سلیمان تمکو پامال کری امام رازی تفسیر کبیر مین اسپر لطیفہ فرماتی ہین
کہ آفرین مورچہ کی فہمید پر کہ سمجہا ہر چند فرقۂ سپاہ ظلم اور تعدی مین بیصرفہ اور متعدی ہوتا ہی پر حضرت سلیمان کی صحبت سی تمکین
اسقدر مہذب ہوا کہ دیدہ و دانستہ مور ناتوان پر بہی زور اور پامالی روا نہین رکہتا بر خلاف روافض کہ ہرگز نہیں سمجہی کہ صحابہ
کبار کہ مصاحب اور ملازم اور یار غار اور رفیق غمگسار تہی اونمین افضل الانبیا محمد مصطفی کی صحبت نی ذرہ اثر نکیا کہ آپکی
بیٹی داماد نواسون پر معاذ اللہ ظلم کرتی رہی گہر پہونک دیی مدد معاش ضبط کئی زمین باغات قرقی مین لئی پس روافض
نا رشاد عقل اور اعتقاد مین مورچہ سلیمانی سی کمتر اور بدتر ٹہری دوسری یہ کہ ایک رفضی تبرائی بغض و دشنام کا سودائی
حمام کشمیر مین آیا حمامی نی پوچہا آغا اسم شریف کہا کلب علی حمامی نی کہا غلام علی کیون نہ نام کیا کہا اس نیت سی کہ شاید مجکو
سگ علی جانکر بہشت مین جانی دین حمامی نی کہا آغا ہوش کی بات کرو سگ خدا تو بہشت مین راہ نپائیگا سگ علی کیونکر بہشت
مین جائیگا تیسری یہ کہ نواب شجاع الدولہ نی اثنای راہ مین دیکہا کہ ایک کتا کسی قبر پر پیشاب کر رہا ہی فرمایا کہ شاید این قبر
سنی ست ایک مصاحب گستاخ سنی المذہب نی عرض کیا کہ بلی نواب صاحب این سگ شیعی ست چوتہی یہ کہ مولانا شاہ عبد العزیز
دہلوی سی کسی ایرانی نی پوچہا کہ ہماری مذہب کی کچہ باتین آپکے یہان بہی ہین فرمایا سب ہین سب نہین و علی ہذا القیاس اور
لطائف ہین کہ اونکی مفہوم مین ایجاب نشاط سامع معتبر ہی پس جس شی کو ملازمان لطیفہ قرار دیتی ہین اوسمین نشاط کہان سراسر
فرط عناد اور خرط فسادی اس قسم کی ہفوات اور کبوات بی ثبات کو عقلا سخریت اور استہزا کہتی ہین ایسی مستہزئین کی حق مین
ارشاد احکم الحاکمین ہے وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ
مُسْتَهْزِءُوْنَ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ اسحالت مین کہ نہ مونہہ مین دانت ہی نہ پیٹ مین آنت
ظرافت اور تمسخر زیبا نہین ؎ تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار ⁂ بازی و ظرافت بندیمان بگذار ⁂ اس استہزا کا لطیفہ اولٹا
نام دیا ہے جیسی مقتدای رفضہ زنا کو متعہ نفاق کو تقیہ تبرا کو تولا حضرت شہر بانو کی رنڈاپا گانیکو مرثیہ اور نوحہ کہہ گئی لطافت
اور نرمی ہی سی سمجہا دیا اگر نہین سنتی یہ لطیفہ منجر بکثیفہ ہوگا کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؎ بلطافت چو بر نیاید
کار ⁂ سر بہ بیحرمتی کشد ناچار ⁂ قال المجتهد المعزول در صحیح بخاری کہ آنرا اصح الکتب بعد کتاب الباری میدانند نیز روایت نافع
مرقوم گشتہ لکن بخاری تا نشنی حیای عثمانی نموده و بحول اللہ اقول روایت نافع کی جو بخاری مین مذکور ہی اوسکا جواب
دندان شکن بلکہ گردن زن آتا ہی خاطر شریف مطمئن رہی اور حیای عثمانی کی تعریض سی جو تعرض مع الکمال جسارت و بیباکی ہی

جناب عثمان داماد سید الانس وجان ہم زلف شیر یزدان سی تو سوای شرم اور آزرم امر آخر وقوع مین نہین آیا نہ اونکی گلیمین سے بندہی نہ اونکی بی بی کا سینی حمل ساقط کیا نہ اونکی بیٹی کو کوئی چہین لیگیا ہان بحکم نقل کفر کفر نباشد باعتراف صاحب حق الیقین وغیرہ یہ ساری امور معاذاللہ نسبت بجناب اسد اللہ یقینی الثبوت ہین کہ کشان کشان رسن گلو آپکو بیعت ملکیو اسطی لائی قنفذ درکا جناب ہرا پر اسقدر صدمہ پہنچایا کہ باعث اسقاط حمل محسن ہوا جناب کلثوم بغصب واکراہ حضرت عمر کی نکاح مین آئین تا آنکہ اول فرج غصبناہ علی ما فی الاستغاثۃ وذاک فرج غصبنا علی ما فی الکلینی اوس مطہرہ کی حق مین زرارہ نی امام صادق سے روایت کی باوجود اس ہتک حرمت اور بی ناموسی کی جناب اشجع الاشجعین امیر المومنین کی عرق حمیت اور رگ غیرت کا جنبش مین نہ آنا اور غاصبین کا عطیہ اور ادرار مقررہ کہانا اور تقسیم غنایم اور فئی مین شریک رہنا اور نماز پنجگانہ مین ہر وقت ہر روز اور جمعہ او اعیاد مین ہر ہفتہ اور ہر سال انکی اقتدا کرنا اور باوصف ان ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا ہجرت کو نہ رہنا وعلی ہذا القیاس کس چیز پر محمول اور مقول ہوگا تقیہ نامعقول ان مواقع مین توسراسر بیموقع اور فضول ہی آفرین شہید کربلا ابن شیر خدا قرۃ العین زہرا سبط مصطفی صلعم کو کہ باوجود تلف مال وجان اور ذلت اور رسوائی خاندان کہ درصورت تقیہ اسکا خلاف متوقع اور متیقن تہا تقیہ کی اوت مین نہ آئی آبرو کی پیچہی اعدا کی چوٹ کہائی حیا اور غیرت کی یہ معنی ہین نہ وہ امور لایعنی اگر بالفرض یہ مذکور واقعی بہی ماثور ہوتی خصوصاً ماجرای غصب جناب کلثوم تو بہی مقتضای محبت وناموس کا یہ تہا کہ سہواً بہی اسکا ذکر زبان پر نہ آتا چہ جای عمداً علامۂ دہلوی قدس سرہ تحفہ مین افادہ فرماتی ہین کہ مینی بچشم خود دیکہا کہ ہنگام ہنگامۂ افاغنہ قندہار ملقب بدرانیان اکثر بازاریونکی بہوین بیٹیان بی ناموس اور مورد حسرت وافسوس ہوئیان من بعد مقتضای غیرت وناموس کبہی انکی زبان پر حرف بی ناموسی کا نہین آیا یہان اس فعل خبیث کے نسبت بضعہ طاہرۂ جناب رسالت کیطرف نہ تنہا بلکہ بانضمام عضو مستور الاسم والمسمی بار بار علی مرالدہور وکر الاعصار زبان زد اخیار اور اشرار ہی لاحول ولاقوۃ الا باللہ ولنعم ماقیل ع دوستی بیخرد خود دشمنیست ٭ بہرحال کف اللسان چاہئی خدا کیواسطی ایسی بات مونہہ پر نہ لائی جاے خوار خذلہم اللہ فی المشارق والمغارب اگر کہین سن پائینگی تمامی شیعہ اور متشیعین کے نسبت عموماً وخصوصاً سنت عمری بجا لائینگی اس قسم غصب کے جرات بہم پہنچائینگی او مضمون اس شعر کا بی اندیشہ بالمشافہ گائینگی ع کودا کوئی یون گہر مین ترے دہم سی نہوگا ٭ جو کام ہوا ہمسی وہ رستم سی نہوگا ٭ وبالجملہ اس تقریر استحیائی سی واضح ہوا کہ تعریف بحیای عثمانی کمال سفاہت اور ناوانی ہی باعتراف شیعہ جسکی جانب موودی ہوتی ہی اوسیکو مبارک رہی اور یہ بہی امر اثبات کو پہنچا کہ نہ حضرت عمر غاصب تہے نہ جناب کلثوم مغصوب اول اسواسطیکہ کتاب تنزیہ الانبیا مین شریف مرتضی بہ بانگ بلند ندا کر رہا ہی کہ ان عمر کان مظہراً للاسلام والمتمسک بشرایعہ کلہا یعنی حضرت عمر رض مظہر اسلام تہی اور تمامی شرایع اسلام کی متمسک پس ایسی شخص کے نسبت غصب کیونکر متوہم یا متحقق ہوئی بلکہ ممتنع اور محال ہی ودونہ مخترطات وہمیۃ کاثبات الاغوال اور ثانی اسواسطیکہ تحفہ میں تبرات شیعہ سی منقول ہی کہ سئل الامام محمد ابن علی الباقر عن تزویجہا فقال لولا انہ رآہ اہلا لہا

> ف یعنی اول فرج امامیہ مین جو غصب ہوئی بیبی ہی ۱۲

> ع یعنی رستم ۱۲

ما كان يزوجها اياه وكانت اشرف نساء العالمين جدها رسول الله صلعم واخواها الحسن والحسين سيدا
شباب اهل الجنة وابوها علی ذو الشرف والمنقبة فی الاسلام وامها فاطمة بنت محمد صلعم وجدتها خديجة
بنت خويلد يعنی ابن علی باقر نے جواب سائل مین فرمايا کہ اگر حضرت عمر کو حضرت علی لايق نہ ديکہتی ہرگز جناب کلثوم کو اونکی عقد مین
نہ ديتی حالانکہ جناب ممدوحہ بہترین زنان زمان تہین کہ رسولخدا صلعم آپکی جد ہین اور حسنین سردار جوانان جنت بہائی اور والد شریف
صاحب شرف ومنقبت علی مرتضی اور والدہ شریفہ دختر پیغمبر فاطمة الزہرا اور جدہ مکرمہ بنت خویلد خدیجة الکبری پس یہ شہادت امام
منافی معصومیت جناب کلثوم ہی والسلام اور یہ جو بعض روافض بپاس عداوت فاروقی صیغہ لفیف مفروق بتاتی ہین کہ
عند الملاقات مابین حضرت عمر اور جناب کلثوم اطہر جنیہ حائل ہوتی تہی مکذب اس افترائی سروپا کا کتاب نہایة الادب فی معرفة النسب
وغیرہ ہی کہ اونمین بالقطع والتواتر ثابت ہی کہ زید ابن عمر اور رقیہ اطہر دونو انہین معصومہ کے بطن شریف سی متولد ہوئی زید کا
بیس برسکو سن پہنچا ہنگام شب کہ خانہ جنگی بنی عدی کی اصلاح کو آئی شہادت پائی اور اوسی شب مین انکی والدہ مطہرہ
جناب کلثوم نے بہی انتقال پایا چنانچہ دونو جنازیکو ایکساتہ لائی حضرت امام حسن اور عبد اللہ ابن عمر وغیرہ نے نماز جنازہ
پڑہی اب بعد اس تحقیق انیق کی اوس دروغ بیفروغ کو گنجایش تصدیق نرہی یہ ہی مذہب اہل حیا اور ارباب غیرت کا اگر
اسکی خلاف کسی بیغیرت کی کہی پر کوئی کان دہریگا مونہہ کی بہل گریگا ملازمان کی بدلگامی اور حیای خودکامی خصوصا لطیفہ
نافعہ نے اس گت کو پہنچایا آگی دیکہنی کیا اتفاق ہوئے ۵ شیشہ گی کیطرح ای ساقی یہ چہیڑ نامت کہ بہری بیٹہی ہین خداوند
زبان قلم نے جو ملازمان کی بدولت اوکلا مین مجبور ہین اوسکا راضی نہین وبال بر گردن افضح قلم فاقض ما انت بقاض

**قال المجتہد المعزول** از غایت شرم وآزرم مانند تحریف قرآنی تبدیل تصریح بکنایہ فرمودہ **ونحول اللہ اقول** دعوی
تحریف قرآنی بتمثیل تعریض کے عثمانی کمال وقاحت اور نادانی ہی کیونکہ باتفاق اہلسنت قاطبة اور بتحقیق محققین شیعہ اہل الحق
ثابت اور متحقق ہی کہ قرآن موجود مین اصلا تحریف اور تغییر نہین نہ بزیادت نہ بنقصان نہ بتبدیل کلمہ بکلمہ چنانچہ کتاب نہج البلاغة
مین کہ اصح الکتب اور متواتر عند الشیعہ ہے زبانی جناب مرتضوی بضمن خطبہ طویلہ موجود ہے ثم انزل علیہ الکتاب نورا لا یطفئ
مصابیحہ وسراجا لا یخبو توقدہ وبحرا لا یدرک قعرہ ومنہاجا لا یضل نہجہ وشعاعا لا یظلم ضوءہ
وفرقانا لا یخمد برہانہ وبنیانا لا یہدم ارکانہ الی ان قال فہو بحر لا ینزفہ المستنزفون وعیون لا ینضبہا الماتحون
یعنی اللہ نے اوتارا اپنی نبی پر قرآن کو نور کہ نہین گل ہوتا اوسکا چراغ اور چراغ کہ نہین گم ہوتی اوسکی روشنی اور دریا کہ
نہین پایان اوسکی گہرائی کا اور راہ کشادہ کہ نہین بہٹکتا راہگیر اور شعاع کہ نہین تاریک ہوتی اوسکی چمک اور فارق میان
حق وباطل کہ نہین جم رہتی اوسکی برہان اور خانہ کہ نہین گرتی اوسکی ارکان یہان تک کہ فرمایا کہ پس یہ قرآن ایک دریای
عظیم الشان کہ نہین سرقہ کرسکتی اوسکو سرقہ کرنیوالی اور ایک چشمہ ہی روان کہ نہین مٹا سکتی اسکو مٹانی والی اور حدیقہ
مین امام صادق سی منقول ہی کہ ان ہذا القرآن فیہ منار الہدی ومصابیح الدجی یعنی اس قرآن مین نور ہین ہدایت کی اور

چراغ محمد نے بھی اور اوسی کتاب مین ہی کہ امام علی نقی نے اپنی شیعونکو لکھا کہ قد اجمعت الامة قاطبة علی ان ھذا
القرآن حق لا ریب فیه یعنی کافہ امت کا اتفاق ہی کہ یہ قرآن حق ہی اسمین شبہکو دخل نہین اور یہ بہی فرمایا القرآن حق
لا اختلاف بینھم فی تنزیله وتصدیقه فاذا شھد القرآن بتصدیق خبر وتحقیقه فانکر الخبر
طایفة من الامة لزمھم الاقرار به ضرورة حیث اجمعوا فی الاصل علی تصدیق الکتاب فی تنزیله فھی ان
جحدت وانکرت لزمھا الخروج عن الملة یعنی قرآن حق ہی فیمابین امت نہ اوسکی تنزیل مین اختلاف ہے نہ تصدیق
مین پس ہرگاہ یہ قرآن کسی حدیث کی راستی اور درستی پر گواہی دیوی اور اوسکو ایکجماعت امت کی انکار کری اوسکا اقرار اون پر
ضرور لازم ہی اسواسطیکہ اوس حدیث کے اصل مین کہ قرآن ہی اوسپر یقین ہے پس اگر اقرار اوس حدیث کا نکیجیٔ تو ملت اسلام سی
خروج لازم آئیگا اور ملا صادق شارح کلینی نے لکہا کہ ویظھر القرآن بھذا الترتیب عند ظھور الامام الثانی عشر
ویه یشتھر یعنی اسی ترتیب کے ساتہہ امام آخر الزمان کی زمانہ مین قرآن ظہور فرمائیگا اور ساتہہ اوسکے اشتہار پائیگا خلاصة المنہج مین
تحت قوله تعالی لا مبدل لکلماته وھو السمیع العلیم مذکور ہی ہیچکس نیست کہ تبدیل دہندہ باشد مر اخبار و احکام او را چنانکہ تبدیل
داوند تورات را زیرا کہ حقتعالی محافظت قرآن فرمودہ اور مجمع البیان مین سید مرتضی سی منقول ہی کہ ان القرآن کان علی عھد
رسول الله صلعم مجموعا مؤلفا علی ما ھو علیه الآن واستدل علی ذلك بان القرآن کان یدرس ویحفظ جمیعه
فی ذلك الزمان حتی عین علی جماعة من الصحابة فی حفظھم وانه کان یعرض علی النبی صلعم ویتلی علیه وان جماعة
من الصحابة کعبد الله بن مسعود وابی ابن کعب وغیرھما ختموا القرآن علی النبی صلعم عدة ختمات وکل ذلك بادنی تامل
یدل علی انه کان مجموعا مرتبا غیر منثور ولا مبثوث وذکر ان من خالف من الامامیة والحشویة
لا یعتد بخلافھم فان الخلاف مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخبارا ضعیفة ظنوا
صحتھا لا یرجع بمثلھا عن المعلوم المقطوع بصحته یعنی تحقیق قرآن حضرتکی عہد مین ایسا ہی مجموع اور
مرتب تہا جیسا اب ہے اور وہ دلیل لایا اس دعوی کی اسطور پر کہ قرآن حضرتکی زمانہ مین درس مین آتا تہا تمام و کمال یاد کیا جاتا تہا
ایکجماعت صحابہ کی اوسکی حفظ پر متعین تہی حضرتکی حضور مین عرض کیا جاتا تہا پڑہا جاتا تہا اور عبد الله ابن مسعود اور ابی ابن کعب وغیرہ
صحابی نے حضرت کے سامنی کئی ختم کئی پس یہ امور بادنی تامل دلیل ہین اسپر کہ قرآن مجموع مرتب تہا نہ پریشان اور اترتیب سی امامیہ
یا حشویہ نے مخالفت کے اوسکا اعتبار نہین کیونکہ اونکا خلاف مضاف ہے حدیث کیجانب کہ اخبار ضعیف نقل کرتی ہین اور اونکی صحت کا گمان
رکہتی ہین پس مقطوع علوم الصحة کی ہوتی ایسی اخبار ضعیفہ کیطرف رجوع صحیح نہین اور اسی کتاب مین ہے کہ اما الزیادة فیه
فمجمع علی بطلانھا واما النقصان فقد روی قوم من اصحابنا وقوم من حشویة العامة ان فی القرآن
تغیرا ونقصانا والصحیح من مذھب اصحابنا خلافه وھو الذی نصره المرتضی یعنی زیادتی قرآنکی بالاتفاق
باطل ہی ہان نقصان اور تغیر کو بعضی شیعہ اور حشویہ نے نقل کیا پر مذہب صحیح اسکی خلاف ہے اور اسی بات کو یاری دی مرتضی نے اور

بصابئہ بالنوصب مین ہی وما نسبہ الی الشیعۃ من قولہم بوقوع التغییر فی القرآن لیس مما قال بہ جمہور الامامیۃ
وانما قال بہ شرذمۃ قلیلۃ لا اعتداد لہم فیما بینہم یعنی شیعونکی طرف نسبت تغیر قرآن کی جمہور کا قول نہین
ایک جماعت قلیلہ اسکی قائل ہی کہ اونکا اعتبار نہین کذوب شیعہ ابن بابویہ ہرچند اول حال مین حذف اور نقصان کا قائل تہا حیث
روی انہ وجد بخط ابی محمد الحسن العسکری ما صورتہ اعوذ باللہ من قوم حذفوا محکمات الکتاب
ونسوا رب الارباب والنبی ساقی الکوثر یوم الحساب علی ما فی التحفۃ آخر جب جز باقرار صحت قرآن چارہ ندیکہا روایات
صحیحہ مذکورہ کی مطابق کتاب الاعتقادات مین اپنی اعتقاد کو ٹہیک کیا اس معنی کر صدوق کہنی تو بجا ہی وعبارتہ ہکذا
اعتقادنا ان القرآن الذی انزلہ اللہ علی نبیہ محمد صلعم ہو ما بین الدفتین وہو ما فی ایدی الناس لیس باکثر
من ذلک ومبلغ سورہ عند الناس مائۃ واربعۃ عشر سورۃ وعندنا والضحی والم نشرح سورۃ واحدۃ ولایلاف
والم ترکیف سورۃ واحدۃ وانفال وتوبۃ سورۃ واحدۃ ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک فہو کاذب
یعنی صدوق کہتا ہی کہ اعتقاد ہم شیعونکا یہ ہی کہ جس قرآنکو حق تعالی نی اپنی نبی محمد رسول اللہ صلعم پر نازل کیا وہ یہی ہی جو دو دفتین مین
متناول اور لوگونکی ہاتہو مین متداول ہی اس مقدار سی زیادہ نہین اور گنتی سورہ قرآن اہلسنت کی نزدیک ایکسو چودہ ١١٤ ہین اور ہمارے
نزدیک والضحی اور الم نشرح ایکسورہ ہی اور لایلاف اور الم ترکیف ایک اور انفال اور توبہ ایک اور جو ہماری طرف نسبت کرتا ہے
کہ ہم قائل ہین کہ قرآن اس مقدار سی زیادہ ہی وہ جہوٹہا ہی ہم اسکی قائل نہین پہر وہی صدوق اس دعوی پر یون دلیل لاتا ہی
کما روی ان ثواب قراءۃ کل سورۃ من القرآن وثواب من ختم القرآن کلہ وجواز قراءۃ سورتین فی رکعۃ نافلۃ والنہی
عن القران بین السورتین فی رکعۃ فریضۃ تصدیق لما قلنا فی امر القرآن وان مبلغہ ما فی ایدی الناس ومن النہی
عن قراءۃ القرآن کلہ فی لیلۃ واحدۃ وانہ لا یجوز ان یختم القرآن فی اقل من ثلثۃ ایام تصدیق لما قلنا ایضا
یعنی وہ جو مروی ہی کہ ثواب تلاوت ہر سورہ قرآنیہ کا اور ثواب اوس شخص کا جسنی ختم کیا تمام قرآنکو اور جواز قرات دو سورتونکا
ایک رکعت نفلی مین اور منع ملانی دو سورتونکا ایک رکعت فرضی مین یہ سب ہماری قول کی تصدیق ہی قرآنکی مقدمہ مین اور منع قرات
مبلغ موجود کا تمام وکمال ایک شب مین اور عدم جواز ختم قرآن تین دن سی کمتر مین یہ تصدیق ثانی ہی ہماری قول کی وعلی ہذا القیاس آیات
اور اخبار اور فتوای اہل اعتبار معتبرات شیعہ مین مذکور ہین ایراد بالاستقصا مطول کلام ہی یہی قدر قلیل نمونہ وار حصل امام یعنی ا
روایات صحیحہ اور معتبرات فصیحہ کی منطوقات صریحہ سے صریح تکذیب اور تفسیق ملازمان قائل بتحریف قرآن لازم آتی ہی کاش ابن بابویہ کی طرح
کہ بحکم ان الکذوب قد یصدق صحت اور کمال قرآنکیطرف رجوع فرماتی سہام کذب اور فسق کی نشانہ ہونی سی بچ جاتی کذوب سے
صدوق بنجاتی آپکو اپنی ہاتہون اسد جیکونہ پہونچاتی سہ مجتہد راز بان فضیحت کرد جو رہ مغز اسکساری شتی اینچ
تمام آفتابست ملازمان در کنار آپکی بہائی باپ بہی اس مجرم مین گرفتار ہین کہ کمال اور نقصان قرآن مین ایک واسطہ ٹہراتی ہین
تغیر یسیر اور تحریف غیر کثیر کا ڈہکوسلا سناتی ہین باین عبارت کہ اما تغیر یسیر در اعراب وتبدیل بعض حروف ونقصان بعض کلمات

وآیات ومخالفت ترتیب در جمع و تالیف آیات پس از روایات متعددهٔ فریقین لایح میگردد و انکار آن بالمرہ بسبب تکثر
اخبار طرفین و تواتر معنوی آن مشکل ست علی ما فی الحدیقة السلطانیة و بالجملہ چون احادیث بسیار از طریق ائمہ اطہار و
صحابہ کبار در باب تحریف یسیر و نقصان قرآن فی الجملہ وارد شدہ و کذب تمام آنہا در کمال استبعاد پس لا اقل کہ نقصان
محتمل باشد و مجرد احتمال کافیست علی ما فی صوارم چوبیہ پس یہی روایات متحققہ ثابتہ بعینہا اونکو مبتلای جہل مرکب اور کافر ازلی
بناتی ہین بلکہ کلینی کو بہی کہ روایت کر رہا ہی ان القرآن الذی جاء بہ جبریل الی محمد صلعم سبعة عشر الف آیة اسی دام مین گرفتار
کرتی ہین اسواسطیکہ جمہور کی روایات کلینی کی مکذب ہین کہ قرآنکو زیادہ ما فی ایدی الناس سے کہ بقدر چھہ ہزار اور چند صد آیہ ہین
بتاتا ہی اور اصل قرآن کو سترہ ہزار آیہ ٹہراتا ہی اور روایت کلینی ملازمان کی بہائی باپ کے مکذب ہے اسواسطیکہ یہ دونو کذاب
تغیر اور تحریف یسیر کی قائل ہین حالانکہ کلینی کی روایت سی معلوم ہوچکا کہ قرآنمین سترہ ہزار آیہ تہی اس حساب سے قرآنمین
نقصان دو ثلث کی قریب پہونچتا ہی کیونکہ قرآن موجود مین سر دست چھہ ہزار چند صد آیہ ہین پس دو ثلث نقصان کو تغیر
یا تحریف یسیر کہنا کمال سفاہت بلکہ مشابہ بہرزہ مجنون اور اہل بلاہت ہے اور معہذا اس تفسیر یسیر کا کوئی امامیہ قائل
نہین مجرد ابداع اور اعتبار ہی اسکی سند درکار والا تار و پود اجتہاد تار بتار ہوئیگا ؎ اتنی بہتر نہین مضمون تعلی کی تلاش
منطقی بحث نہین بحث قرآنی ہی ؛ وبالجملہ ان مقدمات بدیہیة الانتاجات سی کئی نتیجہ ہاتہہ آئی ایک تو یہ کہ جو روافض دعوی
کرتی ہین کہ قرآن صحیح جسکو حضرت امیر نی جمع کیا تہا وہ امام آخر الزمان کی پاس ہی علی ما فی حق الیقین باطل ٹہرا خصوصا
بروایت شارح کلینی کی یہ سنی اسی قرآن کی رواج اور شہرتکو امام زمانکی زمانیمین فرمایا خلاف عقل ہی کہ جناب امیر اپنی خلافت مین
قرآن صحیح کو رواج ندین اور اوسکی نفع سی اہل اسلام کو محروم رکہین تا بحدیکہ اپنی اولاد اور عزیزسی بہی عزیز کرین اور
باوجودیکہ فائی اصحاب علی ما اعترف بہ الشیعة الکذاب خلافت مغصوبہ کو اختیار فرمائین سبحانک ہذا بہتان عظیم ؎
گر مسیحا دشمن جان ہو تو ہو کیونکر علاج ؛ کون رہبر ہو سکی جب خضر بہکانی لگی ؛ دوسری یہ کہ بعض شیعہ جو فریب دیتی ہین کہ جناب
عثمان جامع القرآن نی قرآنکو جلایا خاک مین ملایا ان بہتان شیطان کو بموجب روایات صحیحہ اور قول صدوق غیر کذوب
عند الشیعہ گنجایش تصدیق نہین کیونکہ اگر یہ امر واقعی ہوتا قرآن کہان رہتا شیعہ محققین ایسی قول نامعقول کی قائل نہین
اور شیعہ متردین کو ہنوز احتمال ہی کہ بعض آیات کو جلایا علی ما فی منہج الفاضلین یا تمام قرآنکو جلایا یا دیگ مین جوش دیا علی ما فی
حق الیقین اس تقدیر پر متبادر ہوتا ہی کہ حرق یا خرق علی اختلاف الروایتین جو روافض اہلسنت سے نقل کرتی ہین علی تقدیر الصحة
نسبت بقرآن صحیح نتہا بلکہ نسبت بقرآن غلط الآیة اور قرآن منسوخ التلاوة اسی احتیاط سی کہ آیندہ توریت انجیل کیطرح
اختلاف اور فتنہ سی آگندہ نہوی اور یہ دونو امر ظاہر اجای طعن نہین خصوصا شیعہ کے طور پر اسواسطیکہ قرآن غلط الآیة کی
پڑہنی مین گمراہی تہی بلکہ پڑہنی والا اوسکا بشہادت بعض ائمہ گمراہ چنانچہ جناب جہلم کب برادر ملازمان نی حدیقۂ سلطانیہ مین
اس معنی کی تصریح کی باین عبارت کہ در اواخر کتاب اصول کافی بسند خود از معلی بن خنیس روایت کردہ کہ ما بخدمت حضرت امام صادق

حاضر بودیم و ربیعه از علمای اہلسنت ہمراه بود پس ذکر قرآن بمیان آوردیم پس آنحضرت ع فرمود که اگر ابن مسعود بر وفق
قرأت ما نمیخواند پس او گمراه بود ربیعه گفت گمراه بود حضرت فرمود آری گمراه بود انتہی اور قرآن منسوخ التلاوۃ تو خود قرآن نہین
جیسا اسلام قلی کی بیٹی نی استقصاء الافحام مین انکی تصریح کی کہ منسوخ التلاوت حقیقت قرآن سی خارج ہی کما سیجی
عبارتہ پس بالفرض قرآن غلط الآیۃ یا منسوخ التلاوۃ کی ساتھ اگر یہ معاملہ پیش آیا اہلسنت محل تشنیع نہین یہان تو
شیعہ قرآن صحیح کی ساتھ یہ معاملہ حرق یا خرق کا بضرورت جائز رکھتی ہین چنانچہ مجلسی نقل مجلس نے اپنی رسالہ اعتقادات
مین نقل کیا کہ وانکار القرآن والاستخفاف بہ کفر وکذا فعل یستلزم الاستخفاف بہ کحرقہ من غیر ضرورۃ والقائہ فی القاذورات
واما ما یستلزم ذلک کمد الرجل ونحوہ الیہ فان قصد بہ الاستخفاف کفر والا فلا یعنی انکار اور استخفاف قرآن کا کفر ہی اور
ایسا ہی وہ فعل بھی کفر ہی جو مستلزم استخفاف ہی جیسی بی ضرورت جلانا نجاسات مین ڈالنا اور وہ جو مستلزم اس
استخفاف کو ہی جیسی قرآنکیطرف پاؤن پھیلانا اگر بقصد استخفاف ہے تو کفر ہی واگر بقصد استخفاف نہین تو کفر نہین
فثبت المدعا وبطل ما قصدہ مدعی الولاء انکنت لا تدرکہ فذاک مصیبۃ وانکنت لا فالمصیبۃ اعظم غرض یہ ہین برہان
عدم تحریف قرآن بروایات شیعہ اور مذاق اہلسنت پر اس امر کی برہان مستغنی عن البیان ہے خود صاحب مجمع البیان وغیرہ
انکی جانب سی مجیب اور عذرخواہ ہین انکو تجشم استدلال کیا ضرور ہے چکار بفضول من برآید مراد روی سخن گفتن
نشاید اور تحقیق مقام یہ ہی کہ اہلسنت کی یہان روایت نقصان یا تحریف قرآن مروی ہی نہین اور رجم وایتہ نہین فضیحۃ نقصان
یا تحریف سمجھا انکی خطای فہم ہی معتبرات اہلسنت خصوصا کتاب ہدایت نصاب تنبیہ السفیہ مین کہ صاحب صوارم جو مین کے تار و پود
ادہیڑ رہی ہی انکی فہمائش تفہیم علی وجہ التنبیہ والتعلیم قرار واقعی موجود ہی من شاء فلیرجع الیہ اسجا بطریق مشتی نمونہ از خروار
واندک دلیل بسیار ایک مثال مذکور ہوتی ہی باقی کو اوسی پر قیاس کر لینا مثلا بعض کتب مین عبداللہ ابن عمر سی ماثور ہی کہ
لا یقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ ما یدریہ ما کلہ قد ذہب منہ قرآن کثیر ولکن یقل قد اخذت منہ ما ظہر منہ
یعنی نہ کہی کوئی کہ مینی تمام قرآنکو لیا کیا جانتا ہی کہ تمام قرآن کیا ہی قرآن سی اکثر جاتا رہا یون چاہئی کہنا کہ جسقدر قرآن سی
ظاہر رہا مینی اوسکو لیا پس اہلسنت کے نزدیک اس قول اور امثال اس قول کی یہ معنی ہین کہ منسوخ التلاوۃ قرآنمین نہین
ما ظہر جسکا لفظ اسپر دلیل ہی نہ یہ کہ منسوخ التلاوۃ یا منسوخ الآیۃ قرآنمین نہین کیونکہ نقصان تحریفی محل نزاع ہی نہ نقصان
نسخی یا غیر نسخی و فضل اسیحج آیۃ جواب سنکر بہت دست و پاچہ ہوئے ہر گز راہ اغوا کی نہ پائی بہزار تکاپوی لنگانہ اور جستجوی مجنونانہ
اسلام قلی کی پوری سلکن گنتور نی اپنی دہانکا مشتی سی اس عذر کو نمانا باستفادہ ملازمان مجتہد زمانہ استقصاء الافحام
مین پیش خود اسکا جواب یا ہین عبارت تہا نا کہ مضحکہ بیش نیست زیراکہ ہر قدر کہ منسوخ التلاوۃ شد از حقیقت قرآنیت ما
آن خارج گردید آنرا قرآن دانستن معنی ندارد انتہی بقدر الحاجۃ اقول اہل انصاف پر صاف روشن ہی کہ یہ جرح لا یعنی
کسقدر پر لغو اور بی معنی ہی اسواسطے کہ ما بین الدفتین حقیقت مصحف عثمانی ہی نہ حقیقت مصحف ابن مسعود وغیرہ کہ اونمین منسوخ التلاوۃ

اور دعای قنوت مندرج تہا اور بشہادت امام صادق اونکا تالی اور قاری گمراہ بالیقین او نپر اطلاق قرآن کا تہا و للا

طعن بر وفض ما بت احراق قرآن ابن مسعود وغیرہ بیجا ٹہریگا پس جائز ہی کہ ابن عمر نی انہین قرآنکی نسبت فرمایا ہو کہ لا یقولن

احدکم الی قولہ قد ذہب منہ قرآن کثیر والا ساری روایات سابقہ عدم ذہاب قرآنکی کیا معنی ہونگی والعجب کل العجب کہ مصحف فاطمہ

اور صحیفۂ کاملہ کہ باعتراف حق الیقین انجیل اہلبیت اور زبور آل محمد ہی مصحف مین داخل رہی اور کلام الٰہی گو منسوخ التلاوۃ ہوئے

او سپر مجازا بہی اطلاق مصحف یا قرآنکا نہ آوی و بینہما بون بعید کما لا یخفی علی من القی السمع وہو شہید فانصف ولا تکن من المشاغبین

الحاصل ما فی الدفتین قرآن حقیقی کی ماہیت ہی کہ وہ مصحف عثمان ہی قرآن حکمی کی کہ مصحف ابن مسعود وغیرہ ہی اور عبد اللہ بن عمر کا

ارشاد اسکی نسبت ہے نہ اوسکی نسبت فالابنا بر روایات متقدمہ انقلاب عظیم پیش آئیگا اور کوئی رفضی راہ نجات کی نپائیگا

**ثم اقول** مخفی نرہی کہ کتاب استقصاء الافحام نی اسیطرحکی خرافات سی املا اور التیام پایا ہی ع قیاس کن

زگلستان من بہار مرا جامع شریف النسب کریم الحرشی نی اس کتاب مین دمنتہی الکلام فاضل فیض آبادی صانہ اللہ

عن شرور الاعادی کا دعوی کیا سو یہ بخبری کجا منتہی کی ایرادات واقعیہ اور کجا استقصا کی خذعبلات واہیہ این الثریا

من الثری واین الخذف من الشہی این الظلام من النور واین الظلال من الحرور واین الحق من الباطل واین الثمین

من العاطل شاید اسی رکاکت جواب کے سبب ملازمان نی اس کتاب کو ابن قلی کیطرف نسبت کیا جیسی بعض خرافات

کو جناب سیدی صاحب کیجانب اضافت دیا یہ رواج اس فرقہ مین قدیم ہی شریف مرتضی نی بہی خرافات چند

جمع کر کر حسنیہ کنیز کی سر تہوپا تا عوام اعتقاد جازم بہم پہونچائین کہ اس مذہب مین جواری اور موالی سی ایسی مہمات

سرانجام پاتی ہین چہ جای حرایر واحرار فسوس کہ یہ دونو سادہ لوح خانہ برانداز ننگ و ناموس با وصف دعای ہمہ دانی

اور دعوی ما اعظم شانی ملازمان یعنی ابن مجتہد فانی کی ہٹ کہنڈی پاستانی کو نہ سمجہی اپنی علو نسبی ستور کی در پئ

اظہار ہوئی اور بزور زر شرافت میر شر و آفت کی خریدار شاید میر انیس کی ٹیپ کی ٹاپ انکی گوش خرد نہین پہونچی کہ

قارون کا خزانہ ہو تو عزت نہین ملتی ٭ دولت سی کمینی کو شرافت نہین ملتی ٭ کالای بد بریش خاوند ہمکو اس بحث سی کیا

کام مقصود عدم نقصان اور تحریف کلام ملک العلام تہا وہ بحمد اللہ خاطر خواہ سرانجام ہوا اور مخالف مرنی کی کناری ہی

گو ابہی تک نہ موا الا ایہا القوم الاشر ولقد اہلکنا اشیاعکم فہل من مدکر وانما اطنبنا الکلام خلاف دابنا فی ہذا المقام لانہ

کان مزلقۃ العوام من مغلطۃ المجتہد القمقام واشیاعہ الطغام واللہ الہادی الی سبیل الرشاد وبہ ثقتی وعلیہ الاعتماد **قال**

**المجتہد المعزول** وندانستہ کہ الکنایۃ ابلغ من التصریح لیس عیب پوشی خلف خلیفہ باین سحر کاری بخاری ممکن نیست

**وبحول اللہ اقول** فی الواقع کنایہ ابلغ ہوتا ہی تصریح سی یہ بخاریکو بخوبی معلوم تہا اسیواسطی انزلت فی کذا کذا

کو انزلت فی ایتان النساء فی ادبارہن سی کنایہ لایا کیونکہ انزلت کی بعد لفظ حرمت کا مقدر ہی یا فی بمعنی من ہی اور

یہ بات بار بار باتفاق اہلسنت گذارش ہوئی کہ وطی فی الدبر حرام ہی اور وطی من الدبر حلال اگر ملازمان کو یاد نہی آپکے حافظہ کا

قصور ہی ایسی وقت مین معجون بلادر کا استعمال ضرور ہی منشا اس تشنیع کا یہ ہی کہ بلاد فلانی کی فہم رسا مین گذرا کہ کلمۂ بہ اس کنایہ کا فی ادبارہن معنی دخول ہی نہ بمعنی مذکور معقول اس سبب بخاری نی اخفای حال کیلئی کنایہ پر اکتفا کیا پس منشا غلطی ناشی سوء فہمی سی چہ جای تشنیع ع برین فہم و دانش بباید گریست ؛ اب اتہام عیب پوشی خلف خلیفۂ رسول ابن داماد بتول دعوی بیدلیل ہی بلکہ از قسم نفاق و تبدیل واللہ الہادی الی سواء السبیل **قال المجتہد المعزول** خلاصہ اینکہ روایت نافع را چنین نقل کردہ عن نافع کان ابن عمر اذا قرء القرآن لم یتکلم حتی یفرغ منہ فاخذت علیہ یوما فقراء سورۃ البقرۃ حتی انتہی الی مکان قال اتدری فیما انزلت قلت لا قال انزلت فی کذا و کذا بخاری درینجا بنا بر مزید حیا دبرراز میان برداشتہ بجای او چنین و چنین آوردہ لکن قسطلانی در شرح صحیح بخاری انصاف کردہ معنی کذا و کذا چنین نوشتہ ای فی اتیان النساء فی ادبارہن پس پردۂ حیا را از رخ امام خود بخاری برداشتہ چشم پوشی عیب پوشی او نمودہ **وبحول اللہ اقول** ہرگاہ باعتراف ملازمان ظاہر ہی کہ بخاری کی کذا و کذا کی تفسیر قسطلانی نی بلفظ فی اتیان النساء فی ادبارہن کیا اور معنی فی اتیان النساء فی ادبارہن کی ابہی معلوم ہو چکی اور یہ معنی موافق تصریح ابن عمر ہی کہ اس فعل کو حرام جانتی ہین اور لواطۂ صغری کہچانتی ہین جیسا سابق گذرا پس چشم پوشی خلف خلیفہ کی عیب پوشی سی مجرد دعوی ہی ہان اگر بخاری نی چشم پوشی بنا بر عیب پوشی امام اور امام زادہ کی ہو گنجایش کہتا ہی کہ یہ بزرگوار یعنی ائمۂ اطہار اور اونکی شیعۂ شرار اس فعل قبیح کی قائل اور فاعل تہی چنانچہ یہ معنی بتصریح استبصار وغیرہ واضح ہوی بخاری اور بخاری کی امام مین یہ عیب کہان جسکی چشم پوشی ہوتی جنمین اور جنکی امام مین یہ عیب مقرری ہی البتہ اونکی چشم پوشی ہو سکتی ہی گل و گلچین کا گلہ بلبل خوش لہجہ نکر ؛ تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کی باعث بخاری نی ادبار نساء قائلین بالاباحۃ کو زیر مشقی دخول اور خروج سی بچایا متجس نجاست سی چہڑایا یہ مقام احسان ہی نہ جای شکایت اور شان آن جناب ابو الکلب برادر ملازمان اپنی تفسیر جدید مسمی بتوضیح المجید مین بسیاق لفظ کذا و کذا باینعبارت افادہ فرماتی ہین کہ کوئی اور جہت سوای پوشیدہ کرنی جائز رکہنی عبد اللہ ابن عمر کی اس فعل مکروہ کو اور نہین معلوم ہوتی انتہی بلفظہ المشئوم واہ ری تیری کجی زبان تمکا کیسی جان پڑا کہ بخاری ابن عمر کی بہید چہپای ڈالن تمہری ترکی بہائی تو اونکا جواب پائن خدا خیر کری آنوین کا الوان بگڑا ہی ع ولن یصلح العطار ما افسد الدہر ؛ اور تحقیق یہ ہی کہ اس کنایہ میں ابن عمر کی عیب پوشی منظور نہین بلکہ رعایت بلاغت ملحوظ ہی جیسا واضح ہوگا ہان فرقۂ خفضہ نی اپنی تصانیف مزخرفہ مین اس قسم کی چشم پوشی بضمن کنایہ اختیار کی ہی نہج البلاغہ مین رضی بانی جناب مرتضوی نقل کرتا ہی کہ للہ بلاد فلان فلقد قوم الاود و داوی العمد واقام السنۃ وخلف البدعۃ ذہب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرہا وسبق شرہا ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ رحل وترکہم فی طریق متشعبۃ لا یہتدی فیہا الضال ولا یستیقن المہتدی یعنی قسم ہی اللہ کی بلاد فلانی کی ہین کہ راست کی اونہی کجی اور درست کئی ستون اور قائم کی سنت اور کہو دہینکی بدعت

دنیا سی گیا پاک دامن کم عیب خلافت کی خوبی پانی پیشتر گیا فساد خلافت سی اداکی طاعت الٰہی کو پرہیزگاری کی موافق حق کی
کوچ کر گیا آپ اور چہوڑ دیا لوگونکو مختلف راہونمین کہ اونمین نہ گمراہ راہ پاتا ہی نہ راہیاب یقین پر آتا ہی شراح نہج البلاغہ نی
لکہا کہ فلان کنایہ ہی ابوبکر سی پس حضرت امیر نی جناب ابوبکر کو اتنی صفتونکی ساتہہ موصوف فرمایا اور قسم اوسپر زیادہ فرمایا
پس ہرگاہ یہ اوصاف منافی اعتقاد اہل نفاق اور عناد تہی حفظاً للمذہب صاحب نہج البلاغہ نی دست و پا چہوکر لفظ ابوبکر
کو حذف کیا اوسکی جگہہ کنایہ بلفظ فلان لایا تا اہلسنت کو تمسک ممکن نہو لیکن کرامت جناب امیر کہ اوصاف مذکورہ
اس کنایہ مبہمہ کو بطور صریحہ معینہ فرما رہی ہین فالحمد للہ ع دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست ۞ قال المجتہد
المعزول عجیب تر و طرفہ تر ازین ماجرا اینست کہ باز بخاری ہمین روایت را بطرز دیگر آوردہ دران نیز خیانتی بکار
بردہ نوشتہ عن نافع عن ابن عمر فاتوجر ثم ای شئتم قال یاتیہا فی رواہ محمد ابن یحیی الخ درین روایت بخاری بعد حرف فی
اندک کاغذ سفید را خالی داشتہ گویا اشارہ بہ بیت الخلا ساختہ بذکر د بر نیرداختہ عیب پوشی صاحب زادہ خلیفہ را در ان
انگاشتہ و این خیال محال ست چہ قسطلانی رو سپیدی بخاری آبرو بسیاہی مبدل کردہ بسیاہی نوشتہ بحذف المجرور ای فی الدبر
کما وقع التصریح بہ عند ابن جریر الخ پس سعی جمیل امام خود را در کتمان آن بباد فنا دادہ و بحول اللہ قول بیت الخلا
اور دبر بلکہ ما فیہما ملا زمان عالیمقدار کو شاید بہت مرغوب ہے کہ بحکم من احب شیئاً اکثر ذکرہ بتکرار بلا مرۃ بل مرار زبان
گوہربار پر اسکا ذکر بار بار ہی معلوم نہین کہ اندنون ملا زمان زید عمرو پر اعاش کا زور ہی یا پردۂ تعصب دیدۂ حق بین
کور کہ مصداق وعلی ابصارہم غشاوۃ ہو رہی ہین امر اول ظاہر ہی اسواسطیکہ عالم فرقتی باعث نقصان شبکی اور
عنکبوتی ہی اور امر ثانی ظاہر تر ہی اسواسطیکہ باوجود ادعای مطالعہ قسطلانی مجرور فی سو جہا اور اس مجرور کی ترک کی وجہ نہ سوجہی
حالانکہ کتاب مذکور مین وجہ ترک مجرور دو طرح پر مذکور ہی ایک یہ عبارت کہ و اسقط المولف ذلک لاستنکارہ یعنی بخاری نی
اس مجرور کو مذکور نکیا اسواسطیکہ ذکر دبر کا مذموم سمجہا فی الحقیقت بلعاظ خصوصاً جبکہ اتقیا بہی ہون حتی المقدور ایسی لفظ
کو زبان پر نہین لاتی اگر بیان کی ضرورت پڑتی ہی کسی اور کنایہ اور پیرایہ مین کہہ جاتی ہین اسیواسطی قرآن مجید مین
کہ افصح الکلام اور ابلغ النظام ہی ارشاد ہوا فاتوا حرثکم انی شئتم مدارک مین ہی ہذا من الکنایات اللطیفۃ
والتعریضات المستحسنۃ فعلی کل مسلم ان یتادب بہا و یتکلف بمثلہا فی المحاورات والمکاتبات
اور اسی قسم سی ہی اتیان الرجال اور لواطہ کا نام فاحشہ قال اللہ تعالیٰ ولوطاً اذ قال لقومہ انکم لتاتون الفاحشۃ
ما سبقکم بہا من احد من العٰلمین اگر قرآن مین کہ لاریب فیہ اسکی شان ہی سی جناب عثمان کی تحریف کا گمان ہے
تو کسی مبتدی شرح ملا خوان یا منتہی قلی صاحب کی راحت جان سے اسمای ستہ مکبرہ ابوک اخوک وغیرہ یعنی باپ تیرا بہائی
تیرا کی شرح پڑہوائی دیکہئی تو ہنوک کی معنی مین الہن الشئی المنکر الذی یستہجن ذکرہ کالعورۃ والصفات
الذمیمۃ والافعال القبیحۃ ہی یا نہین پہر اگر شرح جامی فہمی کی استعداد نہین تو سر دست گلستان سعدی ملاحظہ

مین لائی دیکھیے تو ملازمان کی ہجیب اور ہم داماں اور ہم سن او ہم وطن کی مدح وثنا کرس کتنا یا طبیعت بیان ہو رہی ہی ہ

شنیدہ ام کہ دریں روزہا کہن پیری
کہ قفل پستانش از چشم دشمان بنہفت
کمان کشیدہ و نزد بر ہدف کہ نتوان دوخت
کہ خانمان من این شوخ دیدہ پاک برفت
پس از خلافت و شنعت گناہ پسمانست
خیال بست بہ پیرانہ سر کہ گیرد جفت
چنانکہ رسم عروسی بود تمنا کرد
مگر بسوزن فولاد جامہ بنکفت
میان شوہر و زن جنگ و فتنہ خواست چنان
ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت
بخواست دختری خوبروی بسملانام
ولی بسملا اول عہدہ ای نخفت
بدوستان گلہ آغاز کرد و حجت ساخت
کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت
وبالجملہ اس تنقیح سی بخاری کی کذا و کذا آئے

وجہ بھی نکل آئی بناءً علی ما وعدنالک سابقاً دوسری یہ کہ اوسی قسطلانی مین کرمانی شرح بخاری سی منقول ہی کہ مجرور کو ہوا سطے
حذف کیا کہ اس مقام مین عنایت صنعت بدیع منظور ہی کیونکہ اس قسم کی حذف مجرور اور ذکر جار کو علم بدیع مین صنعت
الاکتفا کہتی ہین ومنہ قول ابن الفارض ع ان غاب عن الانسان عینی فہو فی ۞ ای فی قلبی لیکن ایسی صنایع کو کسی
نکتہ کی لئی اختیار کرتی ہین وہ اس مقام مین یہ ہی کہ فی الدبر کہ معنی من الدبر ہی بظاہر وہم مین ڈالتا ہی کہ دخول فی
الدبر مراد ہی یا دخول من الدبر اسواسطی اوسکو حذف کیا اور من الدبر یا فی موضع الحرث کو نہ لایا تا نقل حدیث کی وقت
تصرف لفظی سی احتراز حاصل ہوئی ہ کسکو دکھاؤن یہ طبیعت کی تیزیاں ۞ افسوس اس زمانہ مین قدر نہ نہین ۞
اب ارشاد ہو کہ حذف مجرور یعنی الدبر مین عیب پوشی صاحبزادہ خلیفہ رسول کی کہان ہی وہ تو اس عیب ہی متہم
ہر لراہ ہی یہ عیب و تہمت جب تہا کہ فی الدبر معنی من الدبر اوسکی تحاور مین نہوتا یا اگر شراح اس مجرور کو موضع الحرث
نہ بتاتی ہان عیب پوشی امام اور امام زادونکی البتہ متصور ہی کہ باعتراف استبصار اور اقرار علمای اصول اخبار وہ سب
اس فعل بد کی مرتکب ہوتی آئی اور جواب سائل مین انا الفعل بطور تقیہ وتزویر کہتی آئی ہین ابو جعفر بدبخت روسفید
ائمہ کی معاذ اللہ روسیاہی کی ساتھہ بدل کر کر اپنی روسیاہ کیطرح دفتر سیاہ کر رہا ہی یا قسطلانی روسپیدی بخاری کی
نعوذ باللہ روسیاہی سی بدل کر گیا این ھذا من ذالک واین السمک من السماک کیا جولا بیکا تہ ہی جو جیکا
تماشا دکلا غرض بخاری کی امام کی سعی جمیل مشکور ہوئی اور زیدا حرف امام کا جہد ابغہ ہے مشکور ہوا انصاف شرط ہے
اتنی شیری اور ہٹ دہرمی خوب نہین نہ الکو جان دیتی ہی اور موت کی نوید لیتی ہ منادہ رین رو درنج اتوبی سکون
ہوای بقاء بود دجال چون چرا زدری درآوردی برآید قال المجتہد المعزول فاعلم ہ فیدہ فخر رازی در نہ تقدم
طرفہ گاو بازی و بچہ بازی نمودہ در تفسیر کبیر فرمودہ نقل نافع عن ابن عمر انہ کان یفعل المرادہ من الآیۃ یجوز
اتیان النساء فی ادبار ھن وسائر الناس کذبوا نافعا فی ھذہ الروایۃ انتہی این کلام بوجوہ سلام اسلام است
تکذیب نافع راجع است بتکذیب بخاری کہ او بیمین روایت نافع را تصحیح نمودہ آورد و غایۃ الامر بکنایہ او فرن بیان ساختہ آنچہ بیت و تنقیح
نافع نہ تکذیب و علاوہ آنکہ اکثر روایات تنقیح در صحیحہ مذکور و دیگر صحاح بہ روست اگراو کاذب بودہ سی حال سفیان است علیہ کاذب

بوده باشد و اخبار کاذبه را معدود در صحاح نتوان نمود **وبحول الله اقول** روایت نافع عن ابن عمر کی پردہ مین ملازمان
زمین اور آسمان کو ایک کر رہی تہی بحث سنتی آئی کہ عبد اللہ ابن عمر کی محاورہ مین فی بمعنی مِن ہی یعنی طرف نہ فی بمعنی ظرف
کہیا کر بابت تکذیب نافع ضلع اور جگت بلکہ استہزا اور سخریت پر آئی بحکم المرء یقیس علی نفسہ امام عالیمقام کی
نسبت لفظ گاو تازی اور بچہ بازی فرمانی لگی اور اوسکی کلام ہدایت انجام کو بتحکم اور تعسف تمام مورد ملام بتانی لگی
کئی وجہ سی حاصل وجہ اول کا یہ ہی کہ قطع نظر اس امر کی کہ تکذیب نافع سی تکذیب بخاری کی لازم آتی ہی صحاح اہلسنت اکاذیب
پر شامل ہو جاتی ہی کیونکہ صحاح مین اکثر حدیث بروایت نافع موجود ہین جواب اس ہذیان بی ہکان کا یہ ہی کہ سابق
باخراج نسائی اور طبرانی عن ابی النضر گذر چکا جسکا ملخص یہ ہی کہ لوگون نی نافع کو کہا کہ تو کیا غضب کرتا ہی کہ ابن
عمر سی اتیان النساء فی ادبارہن روایت کرتا ہی کہا یہ مجہپر افترا ہی مین تو یہ نہین کہتا بات اتنی ہی کہ ایکدن جناب ابن عمر
نی فرمایا کہ قریش تجبیہ کی عادی تہی اور انصار باغوای یہود اسکی اعادی پس قریش کی تائید پر کریمہ نساءکم الآیۃ
نازل ہوا پس جب اقرار نافع ظاہر ہی کہ نافع تکذیب اس کی کر رہا ہی نہ ناس تکذیب نافع کی ہان امام صاحب نی جو تکذیب نافع
کی ارشاد فرمائی بر تقدیر صحت روایت بطریق فرض اور تسلیم ہی یعنی ملازمان ایسی کسی کج فہم نی تہتک کیا ہوگا کہ یقینا
نافع ابن عمر سی اتیان النساء فی ادبارہن کا راوی ہی اوسکی جواب مین فرمایا کہ سلمنا ذلک ولکن سائر الناس کذبوا
نافعا ہی کج بحثی ملازمان کی کہ اس صورت مین تکذیب نافع سی صحاح کا اعتماد جاتا ہی پس جواب سکا یہ ہی کہ مراد کذب سے
اس مقام مین خطا ہی اسواسطیکہ اس تقدیر فرض اور تسلیم پر اس کذب کی تفسیر بواو عطف تفسیری سالم کی روایت
مین موجود ہی کہ عن عبد الله بن الحسن انه لقی سالم ابن عبد الله فقال له یا ابا عمر ما حدیث یحدث
نافع عن ابن عمر انه لم یکن یری باسا باتیان النساء فی ادبارهن قال کذب العبد او اخطا انما قال عبد الله
یاتون فی فروجهن من ادبارهن یعنی عبد اللہ بن الحسن کو سالم ابن عبد اللہ سے اتفاق ملاقات کا ہوا پوچہا کہ ابو عمر کیا بات ہے
کہ نافع ابن عمر سی حدیث کرتا ہی کہ وہ دخول فی الدبر کو جائز کہتی تہی فرمایا سالم نی کہ یہ غلام کاذب ہے یعنی خاطی کہ روایت
مین اسکو خطا واقع ہوئی عبد اللہ ابن عمر میری پدر نی اتنا ہی فرمایا کہ عورتونکی قبل مین من جانب الدبر آنا درست ہے
اب بحکم اہل البیت ابصر بما فی البیت کہ ملازمان کی نصاصین بہم زبان زدو زبان قلم ہی سالم کی قول صحیح و سالم
پر نظر کرنا چاہئی یا غلام کی قول خطا پر قول خطا پر ہی اعتماد کری جو مجتہد خاطی اور مستند قوم لوطی ہوئی طرفہ تر یہ ہی کہ کذب بمعنی خطا
یہان اسقدر تہتک مد نظر ہی ملازمان کی صحاح اربعہ کلینی اور من لا یحضر اور تہذیب اور استبصار جو باعتراف شیعہ باہم
کاذبین بیدین اور ملعونین ائمہ طاہرین کی روایتون سی مملو اور مشحون ہین اونپر مدار عمل اور اعتقاد ہی کیون صحاح شیعہ
اکاذیب پر شامل اور درجۂ اعتبار سی ساقط اور نازل نہین ہوتی ذرا ہشامین اور صاحب الطاق اور میثمی وغیرہ
کی حال اپنی کتب رجال مین ملاحظہ ہوئی کہ قطع نظر ارشاد ائمہ ہدی و دعای بد صبح و مسا کہ یہ ہی عنا الا کاذیب

ویفتری علینا اهل البیت قاتلهم الله اخزاهم الله باہم انہون تکاذب جاری ہی ابن مسکان کہ دعوی روایت
یعنی قتل کری انکو اللہ یعنی رسوا کری انکو اللہ
حضرت صادق سی کرتا ہی یاران صادق کہتی ہین جہوٹہا ہی ہرگز امام صادق سی اوسکو ملاقات نہین ہوئی ابو العیاش باجماع شیعہ
وضاع اور کذاب ہی ابو بصیر نی خود اپنی کذب کا اقرار کیا باوصف ہذا تخمینا ربع کلینی اوسکی روایت سی منتظم ہی حضرت زرارہ
کہ افقہ اور احکم بلکہ امام اعظم فرقہ ہین ابو عمر کشی کی کتاب مختار مین آپکا سجیہ رضیہ ملاحظہ ہوئی کہ اوسکی حق مین امام کا کیا عقیدہ
تہا اور امام کی حق مین وہ کیا بی ادبی اور کلمہ ہائلہ ادا کرتا تہا کہ کسی نواصب اور خوارج سی متوقع نہین کتاب مذکور مین ہے
حدثنا محمد ابن احمد عن محمد ابن عیسی عن علی ابن الحکم عن بعض خالہ عن ابی عبد اللہ ع قال دخلت علیہ فقال متی
عهدك بزرارة قال قلت ما رايته منذ ايام قال لا تبال وان مرض فلا تعده وان مات فلا تشهد جنازته
قال قلت زرارة متعجبا مما قال قال نعم زرارة شر من اليهود والنصارى ومن قال ان مع الله ثالث یعنی علی ابن حکم
بعض شیوخ کہتی ہین کہ امام صادق نی مجہسی پوچہا کہ زرارہ سی ملاقات ہوتی ہی مینی عرض کیا کہ چند روز ہوئی کہ مینی اوسکو نہین دیکہا
فرمایا اوسکی پروا نکر اگر وہ بیمار ہو اوسکی عیادتکو نجا و اگر مری اوسکی جنازی پر حاضر نہو مینی متعجبانہ عرض کیا کہ آیا زرارہ کی
حق مین یہ ارشاد ہوتا ہی کہ بصلاح ظاہری آراستہ ہے فرمایا ہان اوسکی ظاہر پر مغرور نہو کہ وہ بدتر ہی یہود و نصاری سی
اور اونہون سی جنہون نی کہا کہ اللہ کی ساتہہ تیسرا ہی وحدثنا محمد ابن مسعود قال حدثنا جبرئیل ابن احمد
الفاریابی قال حدثنا العبیدی محمد ابن عیسی عن یونس عن عبد الرحمن عن ابن مسکان قال سمعت زرارة
یقول رحم الله ابا جعفر واما جعفر فان فی قلبی علیه لعنة فقلت له ما حمل زرارة علی هذا قال ان ابا عبد الله
اخرج مخازیه یعنی ابن مسکان کہتا ہی مینی سنا کہ زرارہ کہتا تہا خدا رحمت کری ابو جعفر کو پر جعفر پس تحقیق میری دل مین اعتقاد ہے
کہ اوسپر لعنت خدا ہی راوی کہتا ہی کہ زرارہ کی اس عداوت کا کیا سبب کہا ہو سطیکہ امام جعفر اوسکی قبایح اور شنایع
بیان فرماتی تہی اور بسط حکی اور روایات واہیہ کتاب ابہیہ صنفہ معنعنہ صاحب منتہی الکلام صانہ الله عن شر اللئام مین مذکور ہین
من شاء الاستقصاء فلیرجع الیها اقول یہی اسباب واقع ہوئی کہ بملاحظہ اس قسم تکاذب اور تخالف کی اکثر اہل تشیع مذہب
شیعیت سے رجوع کی چنانچہ شیخ الطائفہ بل مرشد الطائفہ ابو جعفر طوسی اپنی تہذیب مین شیخ مفید نامفید سی استفادہ فرماتا ہے
محصل اوسکا یہ ہی کہ اونسی کہا کہ ابو الحسن ہارونی اول حال مین شیعہ خالص تہا اور امامت ائمہ کا قایل آخر جب اخبار شیعہ کو
مختلف اور متناقض اور متعارض پایا شیعیت کو چہوڑکر شافعیت کیجانب رجوع لایا اور اوسکی ساری شاگرد اوس سی مستفید ہے
شافعی المذہب ہوئی فی الواقع جو کوئی انکی مذہب مین اندک غور کری اور انکی اختلاف اخبار پر اطلاع پاوی بیقین معلوم
کری کہ انکی مذہب ملمع اور مذہب مین راہ نجات کی مسدود ہی ناچار اس مذہب کو ترک کرکر دوسری مذہب کیطرف رجوع لایگا
وبالجملہ اب ارشاد ہو کہ نافع کی کذب بمعنی خطا سی ملا زمان کو یہ گمان فاسد پیدا ہوا کہ صحاح اہلسنت مین اخبار کاذب کا اشتمال لازم آتا ہی
حالانکہ علی الاصح من المذہب لازم مذہب کا مذہب نہین ہوتا یہان جو کذب حقیقی اور تکاذب تحقیقی سی بناء علی ما صرح بہ ثقات احبارہم

والقریہ نافذ و اخبار ہم فی اسفار ہم صحاح شیعہ با یہ اعتبار سے ساقط اور بے اعتبار ہو جاتی ہین اسکی دفعیہ کی تدبیر کیجئے
سخن ساز کی ایسی ہی تہدید نکو بلا ئی کہ دیکھئے ہاد عوا شہداء کم ان کنتم صادقین ۵ ای با دختران ایرہ
آورده است پس اگر این فقرہ را گرگل ہذا ارادہ است **قال المجتہد المعزول** و ثانیا اینکہ اسناد تکذیب بسائر الناس
کذب محض است چہ اکثر قائلین بجواز آن از عظمای قدمای ایشان تصدیقش نمودہ اند و اکثر تابعین در تجویز مجوز بودہ کما
سیتضح عنقریب **و بحول اللہ اقول** قول ما قول بعض کہ ملا زمان نی قول اکثر قرار دیا کذب محض اور افترا پر اجترا ہی کما ستیضح
عنقریب ہذا الاذاک ان اللہ ہداک اور یہ امر خود ظاہر ہا کہ مراد اکثر سے فرقہ صحابہ اور تابعین من یحذو حذوہم من
الائمہ المجتہدین ہی اور جو فعل یا قول کہ اکثر افراد فرقہ یا اکثر اشخاص قوم سے صادر ہوتا ہی اوسکی نسبت اوس فرقہ یا اوس
قوم کیطرف متعارف ہست اور عرف ہی کیا ملا زمان نی کتب عربیہ مین بنو تمیم فعلوا یا قالوا کذا دیکھین ہر حال
اس ہنگام مین اسناد تکذیب بسائر الناس کہ امام صاحب نے بہ نسبت نافع واقع ہوئی اصلا کذب و غیر نافع ہمین جتنی کہ
محض سخن ع سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست و معہذا وہ قول مستفیض خواہ قول بعض ہو خواہ قول اکثر ہر گاہ اپنی علما نہید
بلکہ مشہور جمہور کہ اوسکا حصول اہلسنت کے مذہب کیجانب جو ع کرتا ہی اسناد تکذیب بسائر الناس بمعنی علمائی فہم بعد
تحصیل کا نہ کذب محض بن بعد صدق کو کذب انہ کذب کہ صدق سمجھنا ملا زمان ہی کا کام ہی کوئی اس کی کذب کو
صدق جانیگا لاحول ولاقوۃ الا باللہ ع ازین تیاں است و محال است و جنون **قال المجتہد المعزول** و ثالثا اینکہ
تکذیب نافع در روایت نافع برای اہلسنت نیست زیرا کہ آن بیچارہ منفرد دران روایت نبودہ چنانچہ نسائی
بسند خود از یزید ابن رومان او از عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عمر نبیرہ عمر ابن خطاب بودہ از پدرش ابن عمر روایت
کردہ کہ او مضائقہ نمی نمود از وطی فی الدبر کما فی الدر المنثور و نیز سالم بن عبد اللہ از ابن عمر مثل نافع روایت کردہ و نیز
ابو حباب مانند نافع از ابن عمر روایت کردہ و ستیضح ذلک فیما یاتی خلاصہ فتوای ابن عمر در اباحت وطی فی الدبر ثابت از بام
افتادہ است کہ درمیان سلف معروف و مشہور بودہ **و بحول اللہ اقول** مخفی نرہی کہ ملا زمان نی عبارت منثورہ
کی تحریر الدعا کیا اسو اسطیکہ اسی مغزی مقصود ہی عبارت اتنا ہی ۵۲ کہ یہ ہی کہ اخرج النسائی من طریق
یزید بن رومان عن عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن عمر ان عبد اللہ ابن عمر کان لا یری باسا ان یاتی
الرجل المراۃ فی دبرہا پس لا یری باسا کا ترجمہ کہ او مضائقہ نمی دید ہی اور مضائقہ نمی نمود ارشاد ہوا تا معلوم ہو کہ
ابن عمر مسئلہ کے تنہا قائل نہی تہی بلکہ فاعل بہی تہی حالانکہ اس صرف پر ہی مدعا فوت ہی اسواسطیکہ برابر گو شکنفر رہتا آیا کہ ابن
عمر کی محاورے مین فی معنی ظرف ہی نہ بمعنی ظرف اگر ملا زمان کو فرایا دخاطر نرہی یاد دہ کا کیا قصور ہے خط نسیانکا
جاتا ہی پہلی تربیت ہیگا پس کیا سبب ہین واقف آدمی بیتا ہی میٹگا لیکن الرفاعین کہ مفہوم ہن الدبر الا من
اور رسالہ میں مانا بہ انتزاع تہا تو اوسکا دفع یہ ہی کہ بحکم الناس بیان ہین بعضی فاحش اشتبل من الدبر کی وطی سی اندیشہ کرتی ہو

اور سپر ابن عمر رضی نفی بالسر فرمایا ہو کیونکہ اس احتمال کی استحالہ پر کوئی دلیل قایم نہین اور کیا عجب کہ بعضون نے انصار
کی طرح سمجھا ہو کہ عورتکو رو برو پشت پر لیجانیکیطرح حلال نہین اور سلمنا کہ یہ روایت وطی فی الدبر مین نص ہی لیکن اخبار
سابقہ کہ عبداللہ ابن عمر سی حرمت وطی مذکور مین مذکور ہوئی اور ہونا اس وطی کا لواطہ صغری اور منافی ایمان بحکم سبق
ایضاً نصوص قطعیہ مین انکو یہ روایت رومان کی معارض نہوگی اور اسیطرح سالم ابن عبداللہ کی روایت کو جسمین لفظ العبد خطا
واقع ہی یا روایت ابو حباب کو جسمین تخصیص کا ذکر ہی کما مر قبیل ہذا دونو روایت آیندہ معارض نہین ہو سکتین اسواسطیکہ ان دونو
روایت آتیہ مین مثل ماقال نافع واقع ہی اور نافع کا حال باقرار نافع معلوم ہو چکا کہ اوسنی نسبت ابن عمر بابت فتوای وطی
فی الدبر کذب جواعلی کہا پس بر تقدیر یکہ نافع اور نافع کی شرکا کی روایتون مین انکار وطی فی الادبار یا فی الادبار بمعنی من الادبار ہو البتہ
نافع اور نافع کی شرکا کی تکذیب یعنی تخطیہ کرجمہور کی روایات معمولہ مفتی بہا کی مخالف ہی اہلسنت کیلئے نہایت مفید اور نافع ہے
اور مجوزین کی مزعوم کو دافع نہ غیر نافع وغیر دافع اور فتوی ابن عمر کا جو اس فعل شنیع کی نسبت صریح مراد آیہ اور مکلف عن
خاص ہوا دعوای مجرد اور ادعای بی سند ہی اسواسطیکہ علامت فتوی کی بہ اخذ و بہ یاخذ و علیہ الفتوی و بہ یفتی و علیہ الاعتماد وہو المعتمد
وغیرہا ہی اس روایت مین مذکور نہی ارشاد ہوئی والا لعنۃ اللہ علی الکاذبین نعم الانیس و بئیس القرین ہی آپ بتامل اور
اجتماع حواس ملاحظہ ہو کہ فتوی ابن عمر کا اباحت وطی فی الدبر مین طشت از بام افتادہ ہی یا کذب بنا کا غوغا مین الانام بر نہادہ

س وہ کون ہی جہان مین جو تشنای تیر نہین * کسکی زبان پہ یار ترا تذکرہ نہین * **قال المجتہد المعزول** و ماننده انس بن مالک
تصدیق رواۃ آن و تکذیب ثقاۃ آن نمودہ و سیاتی فیما یاتی **و بحول اللہ اقول** فیما یاتی و سیاتی مین کہ در منثور سی
منقول ہی لفظ مالک بن انس ہی نہ انس ابن مالک اگر سہواً یہ قدم پیش رو ہی علت شیخوخت عذرخواہ اسی غفلت ہون اور
عدت و اثر گوون سی حق تعالی نجات بخشی ع زینچنین بزرگان مردہ بہ * و اگر قصداً اس قلب کی ساتہ تفنن متعلق ہو تو ولد اقلب
تو نہین کہہ سکتا مگر یہ تو ہی کہ باپ کا بیٹا ہونا علی سبیل الانقلاب ممتنع ہی اللہم الا فی ہذا القوم لا یمتنع الامکان
فکیف لا کہ یہ امکان صورت متعہ نسوانمین متحقق ہی اسطور پر کہ زید نی مثلا سفر مین متعہ کیا علوق ما بعد انقضای مدت حمل
خالد پیدا ہوا ہر گاہ ابن حق اب ہی زید خالد کو لیکر اہی ہوا خالد بعد وفات زید جب سن شعور کو پہونچا اتفاقا اوسی مقام مین آیا
اپنی ماکو زن متمتعہ یہا سمجھکر متعہ مین لایا اس صورت مین خالد پسر زید پدر زید تہا اور زید پدر خالد پسر خالد بیٹا ہی باپ کا
باپ ہوا اور باپ اپنی بیٹیکا بیٹا وہل ہذا الا ملعبۃ الصبیان و مضحکۃ الثکلان اور ہر گاہ مالک ابن انس متعہ کی
قائل نہین بلکہ فاعل پر حد تجویز فرماتی ہین اونکا باپ و انکا بیٹا نہین ہو سکتا مجوزین متعہ خصوصاً مالک نام جو شیعہ مین ایک مجتہد
گمنام ہی جسکی اشتراک اسم سی صاحب ہدایہ الغباس مین پڑا البتہ اسکا باپ وسکا بیٹا اور اوسکا بیٹا اسکا باپ ہو سکتا ہی
فاعتبروا یا اولی الالباب ان ہذا الشئ عجاب افسوس کہ باوصف اس ظرافت و مطایبہ کی یہ بہی جو لا سکا تیر نہ چلا

س محو ابرو کیلئی خنجر فولاد آیا * ذبح کرنا بہی تجکو مری جلاد آیا * باجملہ ملازمان کی باتی کی راہ بشرط تصدیق رواۃ مالک گرانکی نسبت روات

مین فی الدبر کا لفظ ہی وہی بات فی ماسبق اور فیمایاتی کی ترتیب پائی گئی کہ فی بمعنی ظرف ہی نہ بمعنی ظرف پس اہلسنت کے
مدعا کو رواۃ مالک کی نہ تصدیق منافی ہی نہ تکذیب مضر وسیعلمون غداً من الکذاب الاشر ابھی مناسب ہے کہ متحیرانہ اس شعر کا
مضمون ورد زبان رہے ۵ نہ شستی گرد کین از خاطر یار * بگوای گریہ کار من چہ کردی * قال المجتہد المعزول
وابن عبد البر مالکی گفتہ الروایۃ عن ابن عمر بہذا المعنی صحیحۃ معروفۃ عنہ مشہورۃ انتہی و بحول اللہ
اقول مشار الیہ ہذا کا وہی فی الدبر ہی بمعنی ظرفی نہ ظرفی پس صحیحۃ معروفۃ مشہورۃ سی مقصود یہ معنی ہین تو وہ یایون
کہیئی کہ مشار الیہ اسکا شان نزول ہے کیونکہ کریمہ نساءکم الآیۃ کی شان نزول مین یہی امر مشہور او معروف ہی کہ یہود اوضاع
مختلفہ و اشکال جداگانہ وطی پر استہزا کرتی تہی اور قریش جماع اوضاع او اشکال کی معتاد تہی ہان انصار اوسکو
پسند نہ کہتے تہین او سپر اس آیہ نی نزول پایا پس ابن عمر سی یہی معنی مشہور رہین یہ کہا نسی معلوم ہوا کہ ابن عمر نی کہا کہ اس
آیہ سی وطی فی الدبر یا بمعنی من الدبر ثابت ہے پس ملازمان کا یہ استدلال خام خیال آپ ہی مخترعات ہے ہمیشہ کا مثال اثبات الاغوال
۵ ہر انکہ تخم بدی کاشت وچشم نیکی داشت * دماغ بیہدہ پخت وخیال باطل بست * قال المجتہد المعزول و
اخرج ابن راہویہ والدارمی وابو داؤد وابن جریر وابن المنذر والطبرانی والحاکم وصححہ البیہقی فی
سننہ من طریق مجاہد عن ابن عباس قال ان ابن عمر اللہ یغفر لہ اوہم انما کان ہذا الحی من الانصار الی آخر الروایۃ
وزاد الطبرانی فی آخرہا قال ابن عباس قال ابن عمر فی دبرہا فاوہم ابن عمر اللہ یغفر لہ انما کان الحدیث علی ہذا و بحول
اللہ اقول آخر روایت اخراج ابن راہویہ کا درمنثور مین بعد انما کان ہذا الحی من الانصار متصلا یہ ہی وہم اہل وثن
مع ہذا الحی من الیہود وہم اہل کتاب کانوا یرون لہم فضلا علیہم فی العلم فکانوا یقتدون بکثیر من فعلہم
وکان من امر اہل الکتاب لا یاتون النساء الا علی حرف وذلک استر ما یکون المرأۃ فکان ہذا الحی من الانصار قد اخذوا
بذلک من فعلہم وکان ہذا الحی من قریش یشرحون النساء شرحا وینلذذون منہن مقبلات ومدبرات
ومستلقیات فلما قدم المہاجرون المدینۃ تزوج رجل منہم امرأۃ من الانصار فذہب یصنع بہا ذلک
فانکرتہ علیہ وقالت انما کنا نوتی علی حرف فاصنع ذلک والا فاجتنبنی فسری امرہما فبلغ ذلک رسول اللہ
فانزل اللہ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم یقول مقبلات ومدبرات بعد ان یکون فی الفرج وانما کانت من قبل دبرہا
فی قبلہا وزاد الطبرانی قال اخرجہ ہی پوری روایت اور محصل معنی اس روایت کی یہ ہین کہ ابن عباس نی بتاکید فرمایا کہ خدا
ابن عمر کو بخشی اوسکی عبارت نے لوگونکو وہم مین ڈالا بات اتنی تہی کہ انصار مین ایک گروہ بت پرست تہا یہود کی صحبت کے
سبب اکثر رسم او عادت مین اونکی اقتدا کرتا تہا اور یہ یہود اپنی علم اور فضل پر مغرور تہی سوای ایک طور یعنی اتیان فی القبل
من القبل صحبت نکرتی تہی اور کہتی تہی جسقدر زن مستور الحال ہو بہتر ہی انصار انکی صحبت و مخالطت کی سبب اس
خیال مین گرفتار تہی اور قریش بانحاء مختلفہ مقبلات او مدبرات او مستلقیات جماع کرتی تہی جب ان قریشیو نکو مدینہ آکر انکا

اتفاق ہوا انمین کسینی ایک زن انصاریہ سی نکاح کیا چاہا کہ اپنی طور پر پیش آوی انصاریہ نی کہا ہماری یہان ہوا ہی یطور کی
اور معمول نہین اگر یہ طریقہ منظور ہو فبہا والا دور ہو یہ قصہ پہلا حضرت تک پہونچا آیۂ نساءکم آیا فرمایا وطی کرو عورتونسی جسطرح
چاہو خواہ اونکی رو تمہاری طرف ہو خواہ پشت بشرطیکہ دخول فرج ہی مین ہووی اور وطی پشت کیطرف سی قبل مین تہی اور
طبرانی کی روایت مین اتنا اور ایزاد ہی کہ ابن عباس نے فرمایا کہ ابن عمر اپنی محاورہ مین فی دبرہا بول گئی اسسبب بعضی لوگونکو وہم پیدا
ہوا خدا اونکو بخشی لفظ حدیث اسطور پر منصوص تہا کہ وطی فی الدبر حرام ہی یہ ہی ترجمہ پوری روایت کا جسکو ملا زمان نی مع الالہ صلا
ترک کیا تا روایت کی خاتمہ کی عبارت کہ یقول مقبلات ومدبرات بعد ان یکون فی الفرج الخ منافی تقریب نہو سو بحمد اللہ بعد نقل روایت
تمام اہل فہم او ادراک پر واضح ہی کہ یہ منافی مدعا ہی کیونکہ اس روایت کی کس لفظ سی مفہوم ہوتا ہی کہ ابن عمر کی مذہب پر وطی فی الدبر
حلال ہی وہ تو صرف لفظ فی دبرہا کا بولی کہ اوس سی بعضی وہم مین پڑی اور یہ امر آخر ہی کہ وطی فی الدبر کی استدلال مین ہرگز ملا زمان کے
کام نہین آتا سو اسطیکہ مقصود ملا زمان تو یہ ہی کہ جناب ابن عمر اور بیشتر علمای پیشین وطی فی الدبر کا فتوی دیتی تہی واین ہذا من تلک
الروایۃ کما لا یخفی علی اہل الدیانۃ والدرایۃ اب اس فعل کی صلہ مین سوای نقد گرانبہای ہنر کی اور کیا پیشکش ہوسوے

۵ شیوہ جعل و تقیہ ہفوات و کبوات :: انچہ شیعہ ہمہ دارند تو تنہا داری :: **قال المجتہد المغرور** اقول جزم بوہم خلاف
حزم است چہ توہم و وہم در ہر دو جانب متطرق و احتمال خطا فی الاجتہاد در ہر طرف گنجایش دارد وکیفما کان تجویز ابن عمر ثابت
خواہ بسبب تشدید وہم باشد خواہ بجودت فہم وابن عمر بزعم خود گناہی نمودہ تا طالب مغفرت الہی بودہ باشد پس دعاء ابن عباس
بقوله والله یغفر له دعای فضولی خواہد بود قال ابن عبد البر الروایۃ عن ابن عمر بہذا المعنی صحیحۃ معروفۃ عنہ
مشہورۃ **و بحول اللہ اقول** اہلسنت نی نسبت با ابن عمر کہان وہم کا جزم کیا کہ خلاف حزم ہوا یہ سارا ملا زمان کی غلط فہمی کا
منشا ہی اسواسطیکہ روایت مذکورہ بالا کہ اوسکو ملا زمان نی الانی الی آخرہ کہکر ٹالا اوسمین لفظ فاوہم ابن عمر واقع ہی بصیغہ متعدی
من الایہام نہ فتوہم بصیغہ لازمی من التوہم انتہی اس فاوہم کا ترجمہ با این عبارت حوالہ خامہ خدیعت ختامہ ہوا کہ یعنی مجاہد
از ابن عباس روایت کردہ کہ او گفت کہ ابن عمر خدا بخشد او را وہم کردہ انتہی پس معلوم نہین کہ یہ خطا ولادی ہی یا خطای اجتہادی
بہر حال اس خطا کی عطا پیشکش ہو چکی رہی طلب مغفرت پس ملاحظہ ہوئی کہ وہ ابن عمر سی منتقل ہو کر کسکی جانب متوجہ ہوتی ہے
کہ ۶ اللہ یغفر لہذا المجتہد الخاطی المخطی الذی خطاء خطاء فہو یخطاء فی انہ یخطی اسصورت مین توہم و وہم
کہ دونو جانب یعنی ابن عباس اور ابن عمر کیطرف متوہم ہوا تو ہم محض اور محض توہم ہی ہرگز اونکی اجتہاد مین خطا کا احتمال اہل سنت
یہ احتمال ملا زمان کی خطاء اجتہاد اور فہم کی فساد کیجانب راہ پاتا ہی و بالفرض اگر اوس وہم کی مقام مین وہم ہی ہوتا تو بہی جانبین مین
توہم و وہم کی گنجایش نہ تہی اسواسطیکہ زیادہ برین نیست کہ اس ہنگام مین جناب ابن عمر سی اباحت وطی فی الدبر مفہوم ہوتی وہ
پایۂ اعتبار سی ساقط تہی کیونکہ فریقین مین اعتبار شہرت اور ما اتفق علیہ جمہور الملت معتبر ہی چنانچہ جناب جہلم کب اپنی حدیقہ سلطانیہ
مین مسلمات کے تصدیق فرما رہی ہین حیث قال کہ در روایتی از تہذیب آمدہ کہ آنحضرت ص پنج رکعت نماز بسبب سہو بجا آورد و ہرگاہ

۶ یعنی خدا بخشی اس مجتہد خطاوار کو ... اپنی خطا مین گرفتار ... پس وہ خطا کرتا ہی ... خطا کو ... ۱۲

مردم آنحضرت را منتبہ ساختند بعد تکبیر دو سجدۂ سہو بجا آورد و فرمود کہ این امر شیطان میگویند و امثال ہمین روایات مستند
صدوق است و چنین اخبار اگرچہ متعدد ہست لیکن مخالف مشہور ہست و معارض آن کہ موافق جمہور ہست نیز موجود است چنانکہ شیخ
باسناد خود از زرارہ نقل کردہ کہ گفت از حضرت امام باقر علیہ السلام پرسیدم کہ آیا رسول خدا صلعم سجدۂ سہو بجا آوردہ آنحضرت فرمودند نہ انتہی
بقدر الحاجۃ پس پہلی ملا زمان اپنی گہر کی خبر لین پہر اہلسنت کو الزام دین ؎ حیف ہی ای رافضی بی ہنر ✽ اپنی گہر کی ہی
نہین تجکو خبر ✽ اور یہ جو ارشاد ہوا کیف ماکان تجویز ابن عمر ثابت است الخ پس بملاحظہ لفظ فی دبرہا اصلا تجویز ابن عمر کی ثابت
نہین ہو سکتی ثم نہ بجودت فہم دعوا اس تجویز کا تحکم بحت متولد باکل اموال الناس بالسحت ہے خدا توفیق فہم عطا فرماوی اگر بعد
ملازمان اس تحکم پر اصرار فرمائینگی الزام لازم غیر متعدی اوٹہائینگی کیونکہ بعینہ باین تقریر زیب یافتہ تحریر ملازم کہیگا کہ بنا بر افادۂ
حدیقہ روایت زرارہ کہ موافق جمہور ہی اور مشہور اگرچہ معارض روایات مستند صدوق لقبی کذوب حقیقی ہی لیکن کیفما
کان تجویز صدوق ثابت ہی خواہ بسبب شہرت ہو خواہ بسبب عدم شہرت پہ علاوہ اسکی اس کلیہ سی بہت جزئیہ مستنبط ہونگی
مثلا خلافت خلفا اور اقتدای جناب مرتضوی پس انہا اور تزویج کلثوم بنت حیدر صفدر بجناب امیر المومنین عمر رض وغیرہ
علی ما لا یخفی کہ باجماع اہلسنت یہ امور باستحقاق اور بلا تقیہ و نفاق اور برضا او راتفاق واقع تہی اور باجماع شیعہ بغصب
اور نفاق اور اکراہ او شقاق پیش آئی قائل کہہ سکتا ہی کہ بنا گلی عبرا فکم کیفما کان خلافت ثابت ہوئی خواہ بغصب خواہ بلا غصب اور
جناب شیر خدا انکی اقتدا کی تہہ مین آئی تو سہی خواہ بتقیہ خواہ بغیر تقیہ اور حضرت عمر جناب حیدر اور بتول اطہر کی داماد ہوئی تو
خواہ باکراہ خواہ بی اکراہ اب قطع نظر ان الزامات صریحہ صحیحہ منتفعہ غیر مندفعہ بنا بر علاقۂ مصاہرت فیما بین جنابین مدعیان
ولای دودمان سرالی کو جناب فاروق کی نسبت ناشایستہ بہم پہونچانی ہی نہ چاہی تہی کیا ہی فی البدیہہ اسکا جواب فرمائی کہ غیرت کی جا ہے
والا مشتی کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد جو لوگ کی بدگوئی کو اپنی ناک کاٹی اوسکی یہی سزا ہی ؎ گر دختہ بعشق
یار و نسی لگی ہی ✽ زاہد تو برا مانی تو کیا تیری سگی ہی ✽ اور یہ جو فرمایا کہ ابن عمر بزعم خود گناہی نمیدید الخ فی الواقع ابن عمر بلکہ
نہین سمجہ اتہی طالب مغفرت ہوئی دعوی طلب مغفرت اور یہ بہتان ہی کسنی کہا کہ وہ طالب مغفرت ہوئی ہان ونکی محاورہ مین
جو بعض ون نی بمجرد سماع تو ہم پیدا کیا کہ بصورت خطا تہا او پسر ابن عباس نی بدون طلب مغفرت اللہ یغفر لہ دعا یا مضمون
ابن عمر مطلوب المغفرت ہوئی نہ طالب المغفرت اور معہذا طلب مغفرت لنفسہ ولغیرہ یا توبہ کیا ضرور کہ بمقابل گناہ یا خطا ہی کی ہو
خود مصنف حدیقہ سلطانیہ توبہ اور استغفار کی حق مین لکہتا ہی کہ آن تذللی ہست نزد حق تعالی کہ بآن حق تعالی را بلطف
می آورد اگرچہ در ان گناہی نباشد چنانچہ در احادیث عامہ و خاصہ وارد شدہ کہ رسول خدا صلعم روزی ہفتاد مرتبہ استغفار میکرد
بیگناہی انتہی پس طلب مغفرت ابن عباس بمقابل معصیت یا غضب ہے بلکہ بمجرد رحمت او شفقت والا سابق جو زرارہ کا قول
مذکور ہوا کہ نسبت بامام باقر رحم اللہ ابا جعفر کہا شیعہ کیطور پر منافی عصمت ہوگا و بعد اللتیا والتی اگر بالفرض ابن عمر سی اس
مقدمہ مین خطا بہی واقع ہوتی محل اعتراض نہتا اسواسطی کہ بنا بر قرارداد اہلسنت ابن عمر ائمہ اطہر کی طرح معصوم نہین کیونکہ

بشهادت نهج البلاغت جناب امام الائمہ خطای فی الجملہ کی اپنی نسبت معترف ہین چہ جای ائمہ دیگر حیث قال فیہ لا تکفوا
عن مقالۃٍ بحقٍ او مشورۃٍ بعدلٍ فانی لستُ افوق ان اخطی ولا آمن ذالک من فعلی یعنی ای لوگو مجکو
حق کہنی اور نیک مشورہ دینی سی باز نرہو کہ مین خطا سی محفوظ اور اپنی فعل سی مامون نہین اس ارشاد سراپا رشاد کی بموجب
روافض جو سوای انبیا کی اور ونمین عصمت کا بخیہ لگاتی تہی وہ بہی نہ جما و بالجملہ دونو صورت خطا اور عدم خطای ابن عمر مین
ابن عباس کی دعا فضولی نہ ٹہری اور ابن عبد البر کی شہرت قائلہ کا جواب منہ کور اور مستدین کی کانونسی بینۂ غفلت دور
ہوچکا اعادہ کی حاجت نہین ۵ سو بار سنگسار کیا اہل شرع نی ٭ ابتک تمہاری لکو ہی عشق بتان عزیز ٭ قال المجتہد
المعزول ترقی عجیب و تفریع غریب درینمقام تشنیع از پائین ببالا میرود و از حضیض باوج اعلی ترقی میشود
بیانش آنکہ غالباً افادۂ خلیفہ زادہ نتیجۂ استفادہ از والد ماجد خودش بودہ باشد و بحول اللہ اقول جہوٹہی پر لعنت کہو
بیش بات جب ثابت ہوا کہ جمہور اور ابن عمر اور خود جناب عمر کما ہو مراد دیجی نہ قائل اس فعل شنیع کی ہین نہ فاعل
اس ہنگام مین اہلسنت کے نسبت تشنیع پائین سی بالا اور حضیض سی اوج اعلی کیطرف کیونکر چڑہتی ہی اور استفادہ ابن عمر کا
افادہ جناب عمر سی کیونکر نتیجہ دیتا ہی ہان بشرط انصاف دور از اعتساف ادنی تامل اور کتب دینی سنی اضح ہوتا ہے
کہ بنا بر نص استبصار اور تصریحات فرقہ اشرار معاذ اللہ اس فعل کی فاعل اور اس عمل کی قائل حضرت امام صادق اور امام
رضا ہوتی آئی کہ باعتراف شیخ الطایفہ بل ابو الطوایف جعفر طوسی وغیرہ احتمال تقیہ اور تزویر کا بہی انکی نسبت نفی اور منتفی ہے
جیسا بانتم تفصیل صدر رسالہ مین مسطور ہوا اس تقدیر پر البتہ تشنیع شنیع پائین مامومین سی بالا اور حضیض معصوم سے اوج اعلی کو
پہونچتی ہی کہ نعوذ باللہ علی سبیل التعاقب بل علی نسبۃ التضایف والتطابق ان دونو اماموں نے اپنی آبای کرام کی افادہ سے
اس نتیجہ کا استفادہ کیا اسصورتمین یہ تشنیع شنیع اور تفظیع فظیع شیعہ پر منطبق ہی نہ اہلسنت پر کہ اصلا اس فعل بد کی گرد نہین جاتے
فاعل اور قائل پر تعزیر تجویز فرماتی ہین فما لِهٰؤلاءِ القوم لا یکادون یفقهون حدیثا ۵ و کیف لا عاقل کو اندک تعمق سے
بطریق مقائیسہ او تمثیل تصور تصدیق ہو سکتا ہی بیان اسکا یہ ہی کہ ملازمان کسکس قباحت اور بسواۃ شیعیت پر خاک ڈالینگی
اس قسم کی بوجہیات سے در عبادات و چہ عادات کتب معتبرہ شیعہ مشحون ہین مثلا اس قوم مین خمر طاہر ہی نص علیہ ابن بابویہ والجعفی و ابن
عقیل اور پیپ لہو مذی و ذی کی نکلنی سی وضو نہین جاتا ۵۲ فی من لا یحضر کلما خرج من الطرفین من دم و قیح و مذی و
وغیر ذالک فلا وضوء فیہ ولا استنجاء اغلام امارد سی غسل لازم نہین آتا ۵۳ فی خلاصۃ المذہب و فی وجوب الغسل
بوطی الغلام تردد اور لواطہ نسا سی اگر انزال ہو مرد پر غسل ہی الا نہین اور زن پر دونو صورت مین غسل نہین ۵۴ فی اذا اتی
اذا اتی الرجل المراءۃ فی دبرها ولم ینزل فلا غسل وان انزل فعلیہ الغسل لا علیها نماز مین ستر عورت صرف خصیہ اور
قضیب ہے تا اگر کوئی تمام بدنسی برہنہ ہو بیضرورت تنہا خصیہ او رقضیب مین مٹی لگا کر نماز پڑہی درست ہے ۵۵ فی ارشاد الاذهان
عورۃ الرجل قبلہ و دبرہ یجب سترهما مع القدرۃ ولو بالورق والطین المراد بالقبل القضیب والانثیان

ذکرہ الشیخ الشہید سبحان اللہ خوب خصیتین کی گہری اور قضیب کے دہوکنی پر گل حکمت تجویز ہوئی پتا کیا جمیگا کا حلقہ دبر مین ویکا پہایا جمایا ہوتا یا خالی چہورتی کہ ہوا آتی جاتی نماز مین خصیو نکا اوچہالنا قضیب کو ہیلنا جی بہلانا منافی نماز نہین فی الاستبصار سالت اباعبد اللہ عن الرجل یلعب بذکرہ فی الصلوۃ المکتوبۃ قال لا باس استغفر اللہ کجا نماز بی نیاز وکجا لعب بخصیہ کلان وذکر دراز اگر کسی زن خوبصورت کو عین نماز مین ہم آغوش کیا اور نعوذ پیدا ہوا پہر ذکر کو محاذی سوراخ فرج رکہا اور مذی سائل ہوئی ولو الی الساق نماز مین فساد نہین ذکرہ ابو جعفر الطوسی اغلام سی صوم باطل نہین ہوتا نہ فاعل کا نہ مفعول فرکا فی خلاصۃ المذہب فی فساد الصوم بوطی الغلام تردد وکذا فی الموطوء اگر احرام مین نا کری حج مین نقصان نہین کذا فی التحفۃ حیف کہ وطی حلال سی حج باطل ہوئی اور وطی حرام سی کچہہ ضرر نہین یہ ثمرہ دیانت اور حیا اذا لم تستحیی فاصنع ما شئت خلاصۃ المنہج مین ہی کہ متعہ کی بہت فضائل ہین ایکبار متعہ کرنیمین

امام حسین کا درجہ ملتا ہی دوبار مین امام حسن کا تین بار مین امام الائمہ جناب امیر کا چار بار مین خاتم الانبیا حضرت بشیر نذیر کا کمبخت روسیاہ ہوا پانچوین بار مین خدائی کا درجہ کیون نہ پایا کہ متمتع بجای خود بی کہٹکی جو جیا ہتا تا یہ امتی فتیہ کیلیے جامدان و ابن بابویہ وغیرہ کی کیسہ مین ہی کہ متمتعہ بہائی بوسہ مین حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہی اور غسل کی قطرہ سی فرشتہ پیدا ہوتا ہی کہ اوسکی تسبیح کا ثواب فاعل و مفعول کو پہونچتا رہی اور ساعی کو ثواب ان دونو کی برابر معلوم نہین کہ ملازمان کیون اس سعی سی محروم ہین دین لاوئین تا اسکا ثواب موعود پائین ایکبار عمگسار عزوبت مین گرفتار ہین سعی کا امیدوار ہی اظہار ما فی الضمیر سی حیا کی ماری لاچار ہی شرم سی کہہ نہین سکتا ہی جو کچہہ مطلب ہی عاشق تازہ ہی اور جیل کی پہلی شب ہی خدا کی فضل سی فہم رسا ہی سمجہہ جائی اسکا ثمرہ دونو ہاتہون سمیٹ لائی ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین پہر انکی یہان متعہ دوریہ کہ مجمع علیہ شیعہ ہی اسیطرح ہی حلیۃ المتقین مین امام موسی سی منقول ہی کہ عورت کی فرج کو چومنا چاٹنا خوب بات ہی کاش شکر چہڑک کر ہوتا تو خوب مزہ دیتا روکہا یہیکا تو کتا بہی کتیا کی فلان چومتا چاٹتا ہی کلینی مین امام صادق سی مروی ہی کہ عورت کو برہنہ کر کر اوسکی ستر مغلظہ دیکہنا بہترین لذائذ ہی تحلیل فروج اس قوم مین شایع ہی

چنانچہ جامع عباسی مین بفخر و مباہات تمام بیان کیا کہ یہ منجملہ خواص فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ ہی اپنی ام ولد وغیرہ کو غیر پر مباح کرنا انکی یہان درست ہی فی الارشاد یجوز ان یبیح الامۃ وام ولدہ ومدبرہ ومملوکۃ لغیرہ عاریت دینا فرج کا رواہی فی الاستبصار سالت اباعبد اللہ عن عاریۃ الفرج قال لا باس بہ اور باجماع شیعہ وقف فرج جاریہ ایک خیر جاری ہی اور اوسکی خرچی کہانی حلال طیب آفرین بر مذہب کثرت جریان کا لکہنو مین یہی سبب ہی اور افراط طوائف چہ نانکہ چہ نوچیکا یہی باعث اور ہرگاہ ہر شخص مملوک سی زیادہ اپنی نفس پر اختیار رکہتا ہی پس مخدرات متوحیلہ وغیرت کہ بحال خود مختار ہین بیشک وبی شناعت اپنی فرج کو تحلیل اور وقف اور عاریت مین دی سکتیان ہین اس فرقہ کی مستورات مین یہ عیب نہ رہی خصوص صاحب محل مین ہر محل پہونچیان تعض کتاب کو نہین فروج کی صدقہ مین زیارت کربلا نصیب ہوئی تمامی سکنہ

لکھنو پر ہویدا ہی کہ آج تک وہ گنتا اوس گنتا سی پہنسا ہی ہر شب آدینہ اوسکی حسابون کا ٹانکا صینہ ہی ؎ ہر گناہیکہ
کنی در شب آدینہ بکن ٭ تا یک زصدر نشینان جہنم باشی ٭ غرض اس تفصیل کا لا اجمال سے ایضاح حال ہوا کہ اس قسم کی فعال شنیعہ
اور اعمال قطیعہ اسی فرقہ مین مروج اور نہین کی کتب معتبرہ مین مندرج ہین اب اگر کوئی ہٹ دہرم بیحیا اور بیشرم اپنی عیب
پوشی کو جناب عمر یا ابن عمر پر تہمت باندہی سفسطی صاف ہی اور دشمن جان انصاف پر اندیشہ ہی کہ ملازمان والا باندیشہ ننگ
امر بعض ان مسئلونکا اگر انکار نکر سکینگی تو بمصالح شتی ضعیف ہی بتائینگی اس ہنگام مین ارشاد شریف کیفما کان الحرسی الزام
اوٹہائینگی کہ یہ سائل ضعیف ہی سہی ثابت تو ہوئی فالحمد لله ؎ بند تہمت سی ہوا اونہہ مغوی کا کا ٹ کر گیا پہندا
گلیمین حلقہ دستار کا ٭ **قال المجتہد المعزول** چہ روایات متعددہ در کتب سنیہ باینمضمون وارد شدہ کہ ابن عباس گفت
جاء عمر الی رسول الله صلعم فقال یا رسول الله هلکت قال وما اهلکک قال حولت رحلی اللیلة فلم یرد علیه
شیئا فاوحی الی رسول الله صلعم هذه الایة نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم یقول اقبل وادبر واتق الدبر
والحیضة **وبحول الله اقول** ملازمان کو بعلت شیخوخت اور کبارت سن اس ایت کے معنی اداکرنیمین چند خطا کا
اتفاق ہوا ایک یہ کہ حولت کا ترجمہ برگردانیدم فرمایا یہ صحیح ہی لیکن پہر بالضرورت بلفظ یعنی واژگون ساختم اوسی مراد بتایا
یہ خطا ہی کیونکہ برگردانیدن اور چیز ہی اور واژگون ساختن اور چیز بہار عجم وغیرہ مین موجود ہی کہ واژگون معنی سرنگون
و معکوس اس ہنگام مین برگردانیدن کی تفسیر واژگون ساختن محض بیجا یا جہل مرکب اور جہل بسیط سرتا پا ہی ہندیمین برگردانیدن
پہیر نیکو کہتی ہین اور واژگون اولٹا کرنیکو اس اولٹ پہیر مین فہم رسا کا پہیر نظر آتا ہی دوسری یہ کہ رحل کی معنی پالان ارشاد
ہوئی حالانکہ پالان جہول کی قسم ہوتا ہی غیاث اللغات مین ہی پالان پلاسیکہ بر پشت خر اندازند یعنی اس مقام پر یہ معنی نہین
اس جگہ رحل بمعنی کجاوہ ہے برہان مین ہی کہ کجاوہ بالفتح انچہ بر پشت شتر بندند و دو شخص در ان مقابل یکدیگر نشینند یہی معنی مناسب مقام ہے
کیونکہ عرف مین کجاوہ کو پہیرنا بولتی ہین نہ پالان کو اور پالان کو ڈالنا اور اوتارنا کہتی ہین نہ کجاوہ کو تیسری یہ کہ یقول کی شرح
مین فرمایا راوی گوید حالانکہ یہ مقولہ حضرت ہے فلم یرد شیئا اسپر قرینہ ہی کیونکہ لم یرد سی ظاہر ہی کہ آنحضرت نی حضرت عمر کی عرض
سنکر قبل وحی کچہہ نفرمایا پہر جب وحی آئی فرمایا اقبل وادبر واتق الدبر والحیضة ٭ الا لازم آئیگا کہ قبل وحی اور بعد وحی کا حال یکسان
ہو و ہو لا یناسب المقام کما لا یخفی علی ذوی الافہام اب ملازمان پابند خیال کی یہ استدلال ناتمام ہی اور خیال خام اسواسطیکہ حولت رحلی
کنایہ ہی طی من الدبر سی نہ وطی فی الدبر سی اور سابق مذکور ہوچکا اور خازن وغیرہ تفاسیر مین بہی مسطور ہی کہ قریش اگرچہ وطی کی باب
مین اوضاع مختلفہ کی عادی تہی پر موضع معتاد او مقرری سی تجاوز نکرتی جناب فاروق کو بحکم ستازان اور مر آمد قریش ہین ایکبار یہی
ایکبار بحملہ اوضاع معلومہ یہی اتفاق ہوا کہ وطی فی القبل من الدبر فرمایا اور ہرگاہ حالت اس فعل کی اسطور پر ہنوز بوحی علوم نہ تہی اور
یہہ دونکا شور تہا کہ یہ فعل توریت مین حرام ہی آپکو بنا بر احتیاط اور بکمال خوف و خشیت کہ لازمہ ایمان ہے اندیشہ ہوا کہ مجہسی یہ
فعل خلاف توریت کہ کلام الہی ہی سرزد ہوئی حضرت کی حضور میں عرض کرنی لگی یا رسول الله ہلکت حضرت بعد دریافت ماجرا ساکت رہے

که ناگاه وحی تائید فعل قریش اور تذلیل یهود مین نازل هوئی که نساءکم حرث لکم الآیه حضرت نے فرمایا که اقبل و ادبر واتقوا الدبر
والحیضة یعنی باستلقا اور استدبار اور استقبال وطی کیا کر جیسا تو نے کی پر وطی فی الدبر سے ابدا اور وطی من الدبر سے ایام حیض مین
اجتناب لازم هی پس منجمله اختلاف شان نزول یه بهی قصه فاروق کا مورد نزول ٹهرا اجلت رحلی کی معنی و الکون سیاختم بالالزام کو خوب در اختلاف لغت
او عرف ایجاد تفسیر هی اسکی وهی مثل هی که شیر برنج با روغن چراغ اگرچه گنده لیکن ایجاد بنده سه باز آتا هی نهین وه کجرو یسی کج نهاد
بات سیدهی سیکا بهی اولٹا هی وه دیتا هی جواب قال المجتهد المعزول واین فقره ظاهرا از ابن عباس ست که راوی روایت بوده نه از کلام عمر چه او
اقتصار بر بیان شان نزول نموده واکتفا بر تحویل رحل فرموده و بحول الله اقول نافیه کی تحت مین لفظ عمر کا بجای یه غیظ ظاهرا
سهو قلم هی یا شاید خطای فهم کیونکه جناب عمر اس شان نزول کی محکی هین نه حاکی حاکی ابن عباس هین لیکن فقره اقبل و ادبر و اتق الدبر والحیضة
اونکا الحاق نهین اونکی نسبت دعوا ظهور کا غایت خفا مین هی بلکه خطا که بسبب ارجاع ضمیر یقول بجانب ابن عباس یه وسوسه جناب کی
خیال شریف مین آیا ولیس کذلک بلکه یه ضمیر راجع بطرف حضرت هی بدو دلیل ایک یه که ترمذی کی روایت مین لفظ یقول کا نهین آتی
شستم کی بعد متصلاً بلا تخلل یقول اقبل و ادبر الخ واقع هی دوسری یه که امام احمد وغیره کی روایت مین یقول کی جگهه فقال علیه السلام مرقوم هی
مظهر مین فقال علیه السلام اقبل و ادبر الخ کی تحت مین مذکور هی که بهذا ظهر انه صلی الله علیه وسلم فسر هذه الآیة بقوله اقبل و ادبر واتق الدبر
والحیضة کما فسر قوله تعالی فاعتزلوا النساء فی المحیض بقوله اصنعوا کل شیء الا النکاح وانکار ظاهر تلک الآیة لا تدل علی
جواز مخالطة النساء فی التآکل والمشارب یعنی حضرت نے اقبل و ادبر کو تفسیر نساءکم کی فرمایا جیسی آیه فاعتزلوا النساء فی المحیض کی
تفسیر اصنعوا کل شیء الا النکاح بتایا اگرچه ظاهر آیه جواز مخالطت نساء پر دلالت نهین کرتی اب بنا بر اس تحقیق منقول معقول حقیق باخذ و قبول
ملازمان کی ظاهرا کو گنجایش نرهی اهلسنت کی مسلمات سے الزام لائے تا اتمام تقریب مین الزام نه اوٹهائی والا هر نحو کو کنانی کوچه مین تشییر
غرائب جناب والا اس قسم کی فقرات کو الحاق راوی نهین کهتی الحاق وه هی که یارون نے قرآن مین حاشیه لگایا الم نشرح مین و رفعنا لك
ذکرك کی بعد کلینی نے وجعلنا علیا صهرك[۵] بتایا اور کتاب وضع مین باسناد ابن بابویه بعلی صهرك کا لفظ بڑهایا حالانکه اس ملحق کی
جبین مبین سے آثار وضع اور الحاق کی نمایان هین پهلی روایت کی بموجب مفضولیت جناب رسالت و افضلیت شاه ولایت متوهم هوئی اور
معهذا اس مفاخرت کا سبب بهی ظاهر نهین حضرت عثمان بهی داماد رسول الثقلین تهی بلکه ذی النورین انکی صهریت کی ساتهه آپ کیون مخاطب
هوئی اور دوسری روایت کی موافق حضرت کا رفع ذکر جناب مرتضوی سے کس زمانی مین هوا باعتراف قوم باجمعهم خصوصا بشهادت
شریف مرتضی فی تنزیه الانبیا موجود هی که حضرت امیر اور آپکی شیعه شر پر اپنی دین کو ستر اور دین مخالف کی پردی مین بسر کرتی رهی امن
کامل اور عدم خوف کبهی انکو حاصل نهین هوا بلاد کثیره مثل شام مصر مغرب وغیره آپکی امامت کی منکر رهی آپ کی عاملونکو فوج شام همیشه
هراس غالب رها پس یه ساری امور رفع ذکر کی موجب هین یا خفض ذکر کو مستلزم اسی معلوم هوا که یه فقرا لحق هی داخل قرآن نهین اور اسیطرح
انکی حدیثون مین هزارون الحاق موجود مین مثلا جناب مرتضوی سی منقول هی که فرمایا بینا انا امشی مع النبی ص فی بعض طرق المدینة
اذ اقبلنا شیخ طوال کث اللحیة بعید ما بین المنکبین فسلم علی النبی و رحب ثم التفت الی فقال السلام علیك یا رابع الخلفاء

[۵] یعنی [illegible]

ورحمة الله وبركاته أليس ذلك هو يا رسول الله قال بلى تو مضے یعنی حضرت امیر فرماتی ہین کہ ایکدن مین حضرت کی ساتھہ بیٹھے
رہتو ہمین جاتا تھا کہ ایک پیر مرد دراز قامت گھنی داڑھی والا پیدا ہوا آنحضرت کو سلام کیا پھر میری جانب متوجہ ہوا اور کہا السلام علیک
ای چوتھی خلیفہ ورحمة الله وبرکاته یہ کہکر حضرت سی پوچھنی لگا آیا یہ بات واقعی نہین جو مینی کہی کہ یا رابع الخلفا حضرت نے فرمایا ہان سچ ہی یہ وہ
چلتا ہوا ہرگا دیہ حدیث صحیح روافض کی مسکت اور ابلغ وجوہ خلافت خلفای ثلثہ کی مثبت تھی اسطور پر کہ قبل خلافت جناب امیر اور تین
شخص اس امر جلیل کی مستحق اور جدیر ہین ورنہ الاطلاق رابع الخلفا کا صحیح نہوگا اسکی دفعیہ کیلئی صدوق قوم نی فی الحقیقت کذب ویتوجب اللوم ہے
صیانة للمذہب کتاب عیون اخبار الرضا مین بعد تمہید کی یہ فقرا بڑہا یا ہی کہ فقال علیؑ قلت یا رسول الله ما هذا الذی قال
هذا الشیخ وتصدیقك له قال ع انت کذلك الحمد لله ان الله عز وجل قال فی کتابه انی جاعل فی الارض خلیفة فالخلیفة المجعول
فیها آدم وهو الاول وقال یا داود انا جعلناك خلیفة فی الارض فهو الثانی وقال حکایة عن موسی حین قال لهارون
اخلفنی فی قومی واصلح فهو هارون اذ استخلفه موسی فی قومه وهو الثالث وقال اذان من الله ورسوله الی الناس
یوم الحج الاکبر فکنت انت المبلغ عن الله وعن رسوله وانت وصیی وانت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه
لا نبی بعدی فانت رابع الخلفاء کما سلم الشیخ او لا تدری من هو قلت لا قال ذلك هو اخوك الخضر انتهی یعنی صدوق
کہتا ہی کہ رابع الخلفا کا لفظ سنکر حضرت امیر کو کھٹکا پیدا ہوا پوچھا یا رسول الله یہ کیا بات تھی جو مرد پیر نے کہی اور آپنی اسکی تصدیق
فرمایا حضرت نے الحمد لله تو ایسا ہی ہے خلافت منصوصہ قرآنیہ چار ہین آدم اور داؤد اور ہارون کی اور چوتھی تیری اسواسطے کہ حق تعالی
نے فرمایا واذان من الله ورسوله الآیہ پس تو ہی تو مبلغ تھا الله اور رسول کیطرف سے اور تو ہی میرا وصی ہے اور تو میری نسبت ایسا ہے
جیسا ہارون موسی کی نسبت مگر یہ کہ نبوت میری بعد نہین ہی اور وہ جو تھا خلیفہ ٹھہرا اور وہ پیر مرد خضر تھا پس الفاظ اس فقرہ سے
صاف وضع اور الحاقیت پیدا ہی اسواسطے کہ حاصل اس فقرہ ملحقہ کا یہ ہی کہ خلافت منصوصہ کلام الہیہ چار ہین اور چارمی خلافت
حضرت امیر کی اور کتاب کشف الیقین اور طرائف شیعہ سی ایسا واضح ہوتا ہی کہ خلافت منصوصہ کلام الہیہ تین ہی دو حضرت آدم
اور حضرت داؤد کی اور تیسری حضرت امیر کی بدلیل کریمہ عظیمہ وعد الله الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنهم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلهم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون اس تقدیر پر بموجب طرفہ طرائف راہ تاویل رابع الخلفا مسدود ہے
اور بحکم مضمون عجب من اه تسویل ثالث الخلفا نابود بنا علیه جناب امیر جیسی خلیفہ اول اور ثانی نہین ویسا ہی خلیفہ ثالث اور رابع بھی نہین
ہوسکتی فاعتبروا یا اولی الابصار ان هذا الشیء یدمغ الاشرار ومعهذا صحت عبارت ملحقہ موقوف ہے تبلیغ اور وصایت اور ہارونیت
ہارونی کی تسلیم پر حالانکہ یہ تینون امور غیر واقعی ہین اول اسواسطے کہ یوم الحج الاکبر مبلغ من الله من الرسول بالاصالت جناب
ابوبکر ہین حضرت امیر ان بعد روانگی حضرت ابوبکر کے بہ گاہ سورہ براءة مشتمل بر بیان نقض عهد مشرکین نازل ہوا بالتبعیت جناب امیر مبعوث و مبلغ
ہوئی جناب ابوبکر نی پوچھا امیر انت ام مامور حضرت امیر نی فرمایا بل انا مامور اور آپکی ہاتھہ سورہ براءة بھیجی اور میرہ سنا نہین

یہ حکمت تہی کہ سورہ مذکورہ مین فضیلت صدیق مثل رفاقت فی الغار اور مہاجرت با سید الابرار اور معیت الٰہی وغیرہ کا ذکر تہا اپنی زبان حقایق ترجمان

بزبان حق ترجمان مرتضوی کہ اخص الخواص حضرت مین منظور ہوا تا افضلیت جناب امیر کی حضرت ابوبکر پر متوہم نہو اور کمال افضلیت ابو بکر کی متحقق ہو اور

یہ بات معتبرات اہلسنت مین موجود ہی اگر شیعہ نمانین اسکا خلاف لائین تا راہ الزام پائین دوسری اسوسطی کہ وصایت کا دعوا محض ادعا ہے

فاضل استرابادی بتا رہی ہیلات شیعہ بکمال سرور منہج المقال مین افادہ فرماتا ہی کہ قال الکشی ذکر بعض اہل العلم ان عبد اللہ ابن سبا

کان یہودیا فاسلم ووالی علیا وکان یقول علی یہودیتہ فی یوشع انہ وصی موسی بالغلو فقال فی اسلامہ بعد وفات

رسول اللہ صلعم فی علی مثل ذلک وکان اول من شہر بالقول بفرضیۃ امامۃ علی واظہر البرأۃ من اعدائہ واکفرہم فمن ہہنا

التشیع والرفض ماخوذ من الیہودیۃ انتہی بحذف بعض الالفاظ یعنی عبد اللہ بن سبا مرد یہودی تہا جب اسلام لایا اور

آپکو محب جناب مرتضوی بتایا پس جیسا یہودیت مین بغلو قائل تہا کہ حضرت موسی کی یوشع وصی ہین ویسا ہی اسلام مین جہگڑا کہ جناب

مرتضوی حضرت کی وصی ہین وہ اول ہی کہ آپکی امامت کی فرضیت کا قائل ہوا اور تبرا اور تکفیر کی راہ چلا پس اصل تشیع اور رفض یہودیت سے

ماخوذ ہی اس نص جلی ہی دو فائدی منجلی ہوئی ایک کہ یہودیت ماخذ مذہب شیعیت کا اور شیعیت وہی ماخوذ دوسری یہ کہ جناب مرتضوی کو آپ نے

وصی بنایا حضرت کا وصی کرنا ثابت نہین ان ہنگام مین خم غدیر کا قصہ فیصل ہو لجزاہ اللہ عنا وعن کافۃ المسلمین الی یوم التناد

فانہ نعم ما افاد وما اجاد اور ایسا ہی کچہہ عنوان تہذیب طوسی اور مجمع البحرین سے واضح ہوتا ہی من شاء فلیرجع الیہما بنظر الانتقاد

تیسری یہ کہ منزلت ہارونی سی مانحن فیہ مین خلافت عامہ مراد نہین بلکہ اسکی حقیقت یہ ہی کہ جب حضرت غزوہ تبوک کو چلی مدینہ سکینہ

محمد ابن مسلمہ کو صوبہ دار مقرر فرمایا اور سباع ابن عرفطہ کو کوتوال اور ابن ام مکتوم کو پیش نماز مسجد نبوی اور ہر گاہ امور خانگی اور خبرداری

مثل محرمات اور اطلاع امور مستورہ پر موقوف ہین کہ مناسب داماد اس کام کی سزاوار ہوتا ہی حضرت امیر کو اونپر خلیفہ کیا چنانچہ حضرت امیر نے

فرمایا اتخلفنی فی النساء والصبیان آپنی فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی

پس یہ خلافت عامہ اور زعامت کبری کہان ٹہہری بلکہ تشبیہ ہارونی سی معلوم ہوتا کہ یہ خلافت مقید تا بمدت رجوع تہی بعد انقضای مدت

رجوع منقضی ہوئی باقی نہین ہی پس جیسی جب موسی نی طور سی رجوع کیا ہارون کی خلافت باقی نرہی ویسا ہی جب حضرت نی تبوک سی رجوع

فرمایا جناب امیر کی خلافت باقی نرہی اور جیسے بعد وفات موسی ہارون خلیفہ نہوئی یہ منصب یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا کو پہونچا

ویسا ہی بعد انتقال حضرت حضرت امیر خلیفہ نہوئی یہ منصب ابو بکر اور عمر کو نصیب ہوا ہذا ہو مذہب الناصب الخوارج خذلہما اللہ پس معلوم ہوا

کہ مقصود اس تشبیہ سے تشبیہ فی القرابۃ ہی نہ تشبیہ فی الامامۃ والخلافۃ اسصورت مین جناب امیر کو استحقاق خلافت کسی وقت من الاوقات

ثابت اور متحقق ہی ہو عین مذہبنا معاشر اہل السنۃ والجماعۃ کثرہم اللہ شرقا وغربا وابقاہم بہجۃ وطربا ف۵ قال آمین القفای

مہجتہ فان ہذا دعاء یشمل البشر یہ ہین خدشہ عبارت ملحقہ عیون پر کہ انسی وضع اور الحاق بالغ وجوہ وضوح واضح ہی رہا ہے

عبارت ملحقہ طرائف وغیرہ پس اسکی وضع اور الحاق کا یہ بیان ہی کہ قیود کریمہ مذکورہ یعنی خلافت ارض اور تسلط مثل خلفا اور تسلط خلفا

بنی اسرائیل اور پسندیدگی دین اور رواج اور استقرار اور بدل خوف امن کلی وغیرہا کہ مجموع وعدہ الٰہی مین داخل ہین اور شدنی سوای زمانہ

ف۲ یعنی ایسا تو مجکو خلیفہ کر جاتا ہی عورتون اور لڑکون مین ۱۲

خلفای ثلثه کی حضرت امیر کی زمانہ پر صحابہ منطبق نہین اسواسطی کہ بشہادت شریف مرتضی فی تنزیہ الانبیا کما سبق موضی سبب ہو حضرت
امیر مین مفقود ہین پس یہ کریمۂ عظیمہ آپکی خلافت کی دلیل کیونکر ہوسکتی ہی اور معہذا کریمۂ مذکورہ مین الفاظ جمع مستعمل ہین او جملہ امیر کا مفرد ہین
او جماعت سے بنابر اصول شیعہ جمع کی لئی تین فرد چاہئی پس معلوم ہوا کہ اس آیہ کو تنہا اثبات خلافت جناب شیرخدا مین صرف کرنا سراسر بے صرفہ او ضیع
او الحاق محرفین و ہو المدعا اب مطلع صاف ہے کہ فقرہ و قبیل و اذ ہو ابن عباس کا الحاق نہین فقرات الحاقیہ یہ ہین جو عین اور طرائف کی لفظ او معنی
کی مضمون ہین والله ہو الہادی و النصیر ۵ للہ الحمد عجب باتہہ مطالب آئی :: اہل دین دشمن اسلام پہ غالب آئی :: قال المجتہد المعزول
و نظاہر السنت کہ مراد از ارتکاب فعل و رکوب حل ہمان باشد کہ خلیفہ زادہ خود افادہ فرمودہ فان الولد سر لابیہ پس پیش رش بر اہہ رفتہ جمعا بین
القولین و توفیقا بین السبیلین و ہذا ہو اللتبذ ذمر فی الخلیفۃ المنکوس علی الحل المقلوب المعکوس اما تذکیر ما حلی عن حاشیۃ
القاموس من عکس القضیۃ فلا یخلو عن اساءۃ الادب و اضاعۃ الناموس فلذا طوینا ہ علی غرہ ضربنا الکشح عن افشا سرہ
فیجول الله اقول ملا زمان کی یہ خطای ثانی ہی کہ جیسا سابق تحویل کی معنی وارکون سمجھی اس مقام مین معنے کو فے ملتی ہین پس یہ ظاہر
بتر از بہمان بلکہ تیرہ درونان کو باطن کیطرح ظلمت افشان ہی نہ جناب عمر کا حولت رحلی سی فعل بمراد ہی نہ فعل بمد اتیان النساء
فی الادبار مین ابن عمر کا ارشاد لعنۃ الله علی الکاذبین اسمقام مین ماجرای شنیدنی ہی اور تماشای دیدنی کہ جب ملا زمان نے
خلاف مضمون نہج البلاغہ انی اکرہ لکم ان تکونوا سبابین و لا تسبوا الناس فتکسبوا العداوۃ و تبلیتہم علی ما فی الکلینی سب و شتم
تابحد بیہودہ بحانی اب اپنی حسن مثانیکو حیرانی پر آئی ہار کیا نقصان آپہی کا منہ منگا ۵ لگی منہ بہی یہ حیرانی دیتی تھی گالیان جب تاب
زبان یہ تو بگڑی تھی خبر لیجیئی دہن بگڑا :: نسبت بجناب عمر داماد داماد خیر البشر اعنی جناب حیدر صفدر زوج بتول الطہر بنابر نسبتی
علاقہ خسرالی اور قرابتی رسم و راہ ہندوستان جنت نژاد بلرو الج و رواج جا بسن نصیر آباد دیاد آیا یہانتک مضایقہ نہین بلکہ مقام شکر ہی
کہ اس قوم مین اگر دشمنونکی یہ عزت ہی تو انکی ماتہون چہ ر دبیٹی دوستونکی کیا گت ہے وہان اگر شکایت بیوفائی بیجا ہی یہان حکایت سوائی
مرتضی کی بیاضونمین ہی ہرگاہ انکو اپنی مادر حقیقی سی یہ سلوک بیدریغ بکار ہی اوسکا کیا شمار مصنف اخبار المبصرین کہ منجملہ آبای شیعہ
معتبرین ہی اپنی کتاب کے آغاز مین افادہ فرماتا ہی کہ فقیر حقیر کثیر التقصیر عبد الوہاب ابن عبد الرحمن سے ابن ملجم ملجای جہنم علیہ ما استحقہ او دوسری مقام پر
لکھتا ہی کہ داعی اخالہ اہلبیت عایشہ نام متعصب تر از معاویہ آن ولد الحرام پیش ز وجہ ملعونہ خود انتقال نزد کذا اور اسیطرح اکثر جا او
ما پاکی رسوائی اور بیحیائی مین روسیاہ کیا اسمقام مین اوسی لعین بلید کی تقلید ملا زمان عنید کو خوش آئی کہ نسبت بجناب فاروق بر زلت اور
ہنسی فرمائی یہ نہ سمجھی کہ اپنونکو اتنا بیدلیل ذلیل نہین کرتی کہ لوگ کیا کہینگی ۵ کیون غیر پر مین فلک سی انگارہی :: بیٹی دیکر داماد کو مار
ملا زمان اپنی دروغ بیفروغ کو ملاحظہ فرمائین کہ ہماری نسبت کسقدر بیجا ہی اور ہماری رست بی کم و کاست کہ مطالعہ مین آئی کہ آپکی نسبت کمینہ
بیجا ہی حمام والی بات یاد کیجیئی حمامی کو دو چار روپی اور دیجیئی ع لا سیما یوم بدارۃ جلجل :: کسکی حال کا مصداق او مقال ہی اگر یہ امور بیجا
ہین جناب شیرین عروس گرفتار بلای فیلیموس سرکار مین کس مرض کی دوا ہین کمین یہی تفضیل المفضول علی الفاضل او تقدیم المفعول علی
الفاعل تا ضرورت روای اولاد امجاد اور احفاد متعہ زاد خصوصا منہم الباقر و الصادق الدایر کی حرکات او سکنات تمامی اہالیان لکھنؤ پر

جیسا کہ ان دنون کی گفتگو مین کہ وہ نظر و نکی پتلی رہتی تھی اور اونکی دروازی کھلی ہے ۵ یا بہم مفتوحۃ للداخلین و رجلہم مرفوعۃ للفاعلین یستفاض یہ
مجتہد زادونکی کسکی افادونسی ہین اگر یہ سن ناموس اور پاس مجوس نہوتا جمعاً لاقواہ الانام وطمعاً فی الجاہ والاکرام فقیر تو یہی کہتا کہ یہ
حرکات لنسوان نتیجہ برکات ملازمان ہے استن کالا بقول کر النبیہ الولد سرّ لابیہ اگر کسی دریدہ دہن کی مقابلہ مین آئیگا فقیر کو
یاد فرمائیگا ۵ سطر کا گر اور پیدا کرو گی پٔ یہ یاد رہی ہمکو بہت یاد کرو گی پٔ حاشیہ قاموس کہان ہے دکہائی اس بہتان آمیختہ
شیطان کا نشان بتائی نواب معتمد الدولہ کی حضور مین جناب کا فرا زلی نی اس قسم کی دیوانگی اور ہرزہ جانگی کا دعوا کیا تہا آخر
بمواجہہ بعض علمای اہلسنت حاشیہ مذکورہ نہ لائی نواب ممدوح کی خطاب مین آئی ملازمان شرمندہ اور سر بگریبان نہین ہوتی ہین
حقمین ہتی ہین ولیس ہذا اول بیضۃ الشیعۃ کسرت تحت اقدام اہل السنۃ آپ پر موقوف کیا جناب علم ب
بہی اس قسم کی باتین فرمایا یہی صدیقہ شیطانیہ مین لکہتی ہین باین عبارت کہ امام در حکم پیغمبر است در ہمہ این احکام وتعرض بکر عمر امہات
و ابنۂ باوصف آنکہ برائت نبی امام از ان مستغنی عن البیان ہست گو تعریض ست بثانی الشیخین انتہی بعبارۃ الملعونۃ علیہ وعلیہا عرض ہے
تدبیر کوشی اپنی اور اپنی اولاد کی عیب پوشی ہی وحسرتا کہ کوئی رئیس منصف مزاج میری ملاقات ملازمان سے نہین ٹہراتا ۵ کوئی ساقی
سفارش نہین کرتا افسوس لوگ ہین بیذہ دہن صورت مینا کیستی وبالجملہ تحقیق مقام یہ ہی کہ جب ابکا اشارا ملازمان نے تذکیر مین فرمایا
اوسیکی مشابہ معاذ اللہ نسبت بجناب مرتضوی عبد الحمید ناصبی مغربی وغیرہ کی کتب اور رسائل مین موجود ہے انہی گمان جاتا ہی کہ نوصب نے
علی الرغم روافض ان پوچیا کی نسبت بجناب امیر بتایا اور روافض نے علی الرغم نواصب ان لچر باتکی تہمت بجناب فاروق جمایا لیکن الحمد بمسلک اہلسنت کے
نزدیک دونو بزرگ ان تہمت اور بہتان سے منزہ ہین اور وہ دونو اگلی مورد لعنت ہین حرف ۵ ناصب سے غرض رافضی اسی طلسیہ شیعی سی غرض خارجی سی مطلب
جو لہی ہین کہ بہاڑ مین جادین یہ جزینج وبہار کیا کسی سے مطلب قال المجتہد المعزول باقیماندہ تاویل رحل محل آن بر دخول فی القبل من
قبل الدبر پس این تاویل علیل پیش نمیرود و این توجیہ غیر وجیہ ست نمی آید بدو وجہ یکی آنکہ خلافت پناہ اگر چنین حرکتی مینمود واز پیش
توجہ نمیفرمود که ہلکت چہ بفقد عدم انحراف ہست جاہل نبود کہ حرکت پیشین را از پسین باعث ہلاک خود شمرد حاشا و کلا شان جلالت
نشان ارفع ازان بعوہ که تردد درآن مینمود چہ گنجایش پس و پیش و اندیشۂ ہلاک در خصوص دخول در موضع مخصوص نبود اگر جای تردد
بود در جای غیر مخصوص مدخول بود و بحول اللہ اقول بنا بر تصریحات اہلسنت جولت رحلی کی تحقیق حقیقی اور ہلکت کی وجہ وجیہ
سابق و صحیح اور لائق ہوئی کہ اس قسم کی احتیاط کمال ایمان کا نشان ہے گو قبل وقوف حقیقت حال کہ بنا بر اعتقاد اہلسنت جناب فاروق
کو نہ علم ما کان تہا نہ علم ما یکون بسبب شہرت ہو کہ اس فعل اتیان النساء من الادبار کو کلام الٰہی تعریض سے بضابر ممنوع بتاتی تہی اندیشہ
پیدا ہوا حضرت کی حضور مین جب یہ تحقیق آئی کہ مبادا مجہسے خلاف فرمان الٰہی تو صدور نہ پایا آخر بعد وقوع ماوقع جب ہو دکی غلطی ثابت ہوئے
دلکو اطمینان آیا یہ جای تحسین اور آفرین ہی یہ مقام توہین او رتہجین جناب سابق الاوصاف ملازمان لاحق الاعتساف کیطرح گرفتار مرض
مس اور منی اور مبتلای بلای اجتہاد دنی تہی کہ باوصف وضوح مراد نصوص جلیہ خدا اور رسول سی نہین ڈرتی حقیقی کا اصلاً فکر نہین کرتی
باندیشہ مضحک اطفال اہلسنت الٹی کہاتی ہین کبیر کی اولٹو انسی گاتی ہین اخترت النار بالعار مرض بعطالبی مین گرفتار ہین اور طمع زر خار

۱۵ یعنی نہین ہے یہ پہلا انڈا شیعونکا کہ سینکڑون انکی پیدا ہوئے ۱۲

اونبیای نابالغ از ابتلای عار و شنار استبعاد املا زمین اور استحالہ انما بہذیانات مجانین خود خردہ شناس باریک بین کی نزدیک سرتاپا
البعد بلکہ مستغرب و مستبعد مین درآنکہ کہوئی مونہ سی حق بات جو ائمہ اطہار کر عند القوم عصمت مین ہمتای انبیای علا لیبقد ارین
اونکی ارشادات افدکلت لسانی کثرۃ ذنوبی واذہبت عنی ماوجہی علی ما فی خلاصۃ اعمال الشیعۃ وامثال ذلک سی چیز محمول
ہونگی باوجودیکہ بحکم علم ماکان وما یکون خبر انجو استہ وہ اسقدر جاہل تہی کہ عصمت اور معصیت مین امتیاز نکرتی ہون یا ادنی معصیت کو ذنب
عظیم اور ذنوب ما وجوہ موکد بلفظ قد کہ منجر بہلاکت یقینی ہی اپنی ہلاک کا سبب جانین حاشا وکلا شان اینہ عصمت وغفران ارفع اسی ہے
کہ اپنی عصمت و طہارت مین تردد کرین سوا اسکی گنجایش تردد اور اندیشہ ہلاک بخصوص مرتبہ عصمت مخصوص مین نہ تہا اگر مقام تردد
تہا تو معصیت مین ہے آخر اس مقام مین تہک کرہی ارشاد ہوگا جو جناب جہلمرکب نے حدیقہ شیطانیہ مین فرمایا کہ چون بسبب کمالات وعلو درجات
ایمہ وکثرت فہم بر ایشان مکروہات بلکہ مباحات بلکہ متوجہ شدن بجناب اقدس الہی عظیم است لہذا حق تعالی اینعبارات یعنی معصیت وغیرہا بر اعمال
ایشان اطلاق فرمودہ وخود ایشان در مقام تذلل و تضرع امثال اینعبارات را نیز استعمال مینمایند انتہی بعبارتہ البالغۃ حد البلاھۃ پس
جیسا ائمہ علیہم السلام تذلل و تضرع کی مقام مین عصمت کی معصیت سی معنی اوجای خدا اخذ او تشنیع نہین ایسا ہی اگر جناب فاروق خوف و خشیت کی جگہ شہد ہو کو عرب ہلاک
فرمائین کیا محل مواخذہ اور تشنیع ہے پیارا قصور عدم کتب بینی اور نا خدا ترسی ہو کر دینی ہی کہ جگا ہلاکت لفظ حولت کو صراحۃ یا کنایۃ اپنی ہو ل فی الدین استعمال
فرمائی مین موہم نعیم و مستلزم لوم ہے ہاں ایک کمال و تشنیع تر یہ سخن کہاجاتہ کو اہنر شناختن تہا ان ملل ست طرفہ یہ ہے کہ بلا ازمان بلا ادعان بلفظ حاشا وکلا کی
بسبب تاکید عرف جاہلین قسم کی جگہ استعمال پاتا ہی ان مخترعات واہیہ اور مبتدعات لاہیہ پر جہوٹہی سوگند کہا رہی ہین اور بکمال جسارت اور
بیباکی سی گردن دیانت کی صفائی فرما رہی ہین کفارہ کی فکر فرمائی حانث ہو چکی جہوٹہی اجتہاد کی جہوٹہی حیلی تلاشی ہے قسم پر معنی کی
جہوٹہ کہا بیٹہی ہوتی مین پہر کہو کیا اسکا کفارہ ہی رسم ہی پرتی مین ہے کیا عجب کہ یہ دروغ بیفروغ بتقیہ ہو یا بزبان نہ بدل یا بنا بر مصلحت کیسی
غرض یہ تسمیم کیونکہ ان ایمان ثلثہ مین بناء علی ما فی حق الیقین من الاکثر والفقہیۃ الاستبصار نہ کفارہ ہے نہ گناہ نہ حنث اسصورت مین قوم
مرتبح لوم کی فعل قرار عہد پیمان شہادت روایت کا یکقلم اعتبار اوٹہگیا فاحفظ واعلم فانہ یجلب نفع الاتم فی رد ما ذہب الیہ القوم الاظلم

**قال المجتہد المعزول** دوم آنکہ اگر چنین بودی باز زادہ خلیفہ پنہان نبودی چہ مردم خانہ عمر ببقدمات خانگی مینا ہوشند و ہرگاہ مولاشین نافع
گفتہ بود کہ من قبلہا فی دبرہا بیا سخن چنین افادہ میفرمود کہ لا الا فی دبرہا این حصر قصر و اینہم نشد و این اہتمام تمام در تاکید تکریر بلا نکیر نمودند
و کیفما کان اگر در بیان شان نزول باہم اتفاق میداشتند فنعم الوفاق اگر باہم اختلاف بود پس یکی بحق و دیگری باطل خواہد بود وھذا القدر لنا
کاف کما ہو لیس بخاف بر طرف گذشتہ شود سوداسلام ما را در پی ابطال ہر دو فتن ضرور نیست ع ما را چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت

**و بحول اللہ اقول** سابق مذکور ہوا کہ بات اتنی ہی تہی فی قبلہا من دبرہا اور یہ بات ابن عمر مخفی نہ تہی اور نافع نی من قبلہا فی دبرہا کہا تہا
کہا تہا کہ اوسکی جواب میں ابن عمر نی لا الا فی دبرہا فرمایا اور مکرر کہیں بروایت غرائب مالک میں باخراج دارقطنی ملازمان نافع کی زبانی مشتہر ہوئی انہ قال
کیا کہ فلت من دبرہا فی قبلہا قال لا الا فی دبرہا اس مقام مین قبل کی جگہہ دبر کہنا کیا معنی او باشمردم بی ایسی ہی معکوس سخن بر
نہین ہوتی پہ جائی ثقات اور حصر و قصر کا جواب بہی کہہ ہی تکرار کی حاجت نہین معلم الصبیان نہین ہون کہ بار بار رٹاؤن آگے ہدایت بدست خدا

اور وہی ہر امر کا مرجع اور منتہی ہو اور جو ارشاد ہوا کہ اگر چہ بیان شان نزول الخ بیشک بیان شان نزول کہ اتیان النساء من ادبارہن
کی اباحت اور نیا ہن فی ادبارہن حرمت میں ہے اتفاق ہی فنعم الوفاق اور ہرگز باہم اختلاف نہیں تا ایک محقق اور دوسرا مبطل ہو
باعتراف قوم اس قسم کی ایرادات امام اور زادۂ امام پر البتہ جا بجا وارد ہیں مثلاً حق الیقین میں ہے کہ آزاد کردۂ علی ابن الحسین
از آنحضرت پرسید کہ مرا بر تو حق خدمتی است مرا خبر دہ از حال ابو بکر و عمر حضرت فرمود کہ ہر دو کافر بودند و ہر کس کہ ایشان را دوست دارد
کافر است انتہی اور علل الشرایع میں ہے کہ ابو حنیفہ نے امام صادق سے پوچھا کہ کوفی لا یوفی کہتے ہیں کہ آپنے خلفای ثلثہ پر تبرا کی اجازت دی
فرمایا لم یکن ہذا معاذ اللہ یعنی معاذ اللہ ہرگز یہ بات درست نہیں پس یہ روایت اولی اگر محمول بر تقیہ ہی فنعم الانصاف مع الاتفاق و اگر
محمول بر تقیہ نہیں فبئس الاختلاف و النفاق اس تقدیر پر ان دونوں اماموں میں کہ علاقہ ابوۃ و بنوۃ متحقق ہے ایک محق ہوگا دوسرا مبطل
فما جوابکم ہہنا فہو جوابنا ثمہ اور احتمال تقیہ کا روایت ثانیہ میں باطل ہے اور اسطرح قاضی شوشتری نے مجالس میں لکھا کہ یہ جو مشہور ہے
کہ شیعہ شیخین کو کافر جانتے ہیں غلط ہے اور محض افترا کیونکہ شیعہ جناب امیر المومنین کے محاربین کو کافر کہتے ہیں اور شیخین نے اصلا جناب ممدوح سے
محاربہ نہیں کیا انتہی مضمونہ اور ملا عبد اللہ مشہدی اور اوسکی اتباع محاربین کو کافر نہیں کہتے بلکہ فاسقین میں داخل کرتے ہیں بالجملہ
جیسے یہ دونوں امام عدم کفر شیخین پر اتفاق کہتے ہیں اور اصلا ان میں اختلاف نہیں اسیطرح جناب عمر اور ابن عمر عدم حلت وطی فی الدبر پر متفق ہیں
اور قطعا ان میں اختلاف نہیں پس دونوں حق پر ہیں اور منکر انکی باطل و ہذا القدر کاف للموافقین ان کان مع الظہور بخفی علی المنافقین
والمنکر لا ینتبہ شی الا دبر تعم ۵ بات کیا لائت بنتی ہیں بواج شی ہی یہاں رد عمر کی احتیاج ثابت ہی نہیں ہم الا خوی اگر
اپنی سودای خام بجا یا کریں کیا اعتبار سگ سود براد شغال ع ما چشم و گوش خویش خر میکنیم **قال المجتہد المعزول**
انتہی فیہ تو ما بعد حق اینست کہ خلیفہ زادہ ہم متفرد باین فتوی نبودہ بلکہ دیگر بزرگان ہم شریک او بودہ اند از انجملہ است ابو سعید خدری
قسطلانی در شرح صحیح بخاری نوشتہ لم یتفرد ابن عمر بذلک بل رواہ ایضا ابو سعید الخدری کما عند ابن جریر و الطحاوی
فی مشکلہ بلفظ ان رجلا اصاب امراتہ فی دبرہا فانزل اللہ الآیۃ و در منثور میں بالتور است اخرج ابو یعلی و ابن
جریر و الطحاوی فی مشکل الآثار و ابن مردویہ بسند حسن عن ابی سعید الخدری ان رجلا اصاب امراتہ فی
دبرہا فانکر الناس علیہ ذلک فانزلت نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم **و بحول اللہ اقول** تفصیل مذکور
ہو چکا کہ کسی صحابی اور فقہای اہلسنت نے اس فعل کی فعل کا فاعل کو فتوی نہیں دیا کوئی علامات سابقہ فتوی انکی تو لو نہیں نہیں
نہ انکی تو یوں ہی اباحت مفہوم کہیں یہ ملا زمان کا بہتان صریح اور ہذیان فضیح ہی اور قسطلانی میں اگر ابو سعید خدری کی روایت ہے تو
انکی اس روایت اور اون روایت میں جو محل بد منثور ہی لفظ فانزل اللہ اور فانزلت کے بعد فی تحریمہ کا کلمہ مقدر ہی بنا علی ما مر سابقا
جمعا بین قول الجمہور کچھ دریافت نہیں ہوتا کہ ان عبارات مبہمہ سے ملا زمان کیونکر اپنی مدعا کا اذعان فرماتے ہیں ہر چند چاہتا ہوں حضور
میں حاضر ہوں بالمشافہ اس مقدمہ میں مناظر ہوں لیکن وہ اختر تا کہ ۵ کوئی ایسا نہیں ہی ہمبر یاش لیجلی مجکو میری البر باش **قال**
**المجتہد المعزول** و از انجملہ عبد اللہ بن علی بن سائب است اخرج البیہقی فی سننہ عن محمد ابن علی قال کنت عند محمد

ابن کعب القرظی فجاءہ رجل فقال ما تقول فی اتیان المراۃ فی دبرہا فقال ہذا الشیخ من قریش فسلہ یعنی عبد اللہ بن
علی بن سائب فقال قذر ولو کان حلالا و از انجملہ است محمد ابن منکدر کہ قائل بآن بلکہ فاعل آن بودہ اخرج ابن جریر عن
الداوردی قال قیل لزید ابن اسلم ان محمد ابن منکدر ینہی عن اتیان النساء فی ادبارہن فقال زید اشہد علی
محمد لاخبرنی انہ یفعل **و یجوز المدا قول** قولہ فقال قذر ولو کان حلالا کے یہ معنی ہیں کہ علی تقدیر الحلال النجس
فکیف بعد الحرام یعنی بر تقدیری کہ اس فعل کی حلت ثابت ہوئی نجس ہی پہر ہرگاہ اسکی حرمت بکتاب خدا و خطاب
مصطفے و آثار اصحاب کبار و اخبار فقہائے نامدار پایہ ثبوت کو پہونچی کیونکر یہ فعل نجس اور فاعل کو گندہ اور متنجس نکریگا اوس قسم کے
محاورہ بعض اخبار ائمہ اطہار میں موجود ہیں منہا ما قالہ المامون للرضا اخبرنی عن قول اللہ عز وجل و لقد ہمت بہ وہم بہا
لولا ان رای برہان ربہ فقال ع لقد ہمت بہ ولولا ان رای برہان ربہ لہم بہا کما ہمت بہ لکنہ کان معصوما والمعصوم
لا یہم بذنب و لا یاتیہ فقال المامون للہ درک یا ابا الحسن محصل مضمون بنا بر ترجمہ ابن خاتون یہ ہے کہ مامون نے بجہۃ سوال الا
ایات سوال امام رضا سے یہ کیا کہ مرتبہ نبوت و منصب عصمت میلان عصیان کو نہیں چاہتا با وجود اسکی آیہ لقد ہمت الخ اسپر گواہ ہی آپنے فرمایا
اس آیہ کی معنی یہ ہین کہ زلیخا نے حضرت یوسف سے مخالطت کا قصد کیا اگر یوسف کو مشاہدہ برہان الٰہی کا کہ عبارت نور نبوت و لمعہ
عصمت سے ہی نہوتا بیشک مخالط ہو چکی تہی اور زلیخا کیجانب جہکی تہی لیکن ہرگاہ آپ کو مرتبہ عصمت کا حاصل تہا اور معصوم کا معصیت
ارادہ و وقوع مین نہین آتا مخالطت واقع نہوئی مامون نے کہا ای ابو الحسن آپکو حق تعالی جزای خیر عنایت فرمادی پس معلوم ہوا کہ یہ
قضیہ شرطیہ کی حکم مین ہی کہ محصل اوسکا قیاس استثنائی کیطرف رجوع کرتا ہی فافہم وانطبق الحال علی ما تم نکن تعلم اور ابن منکدر کی روایت
مین انہ یفعل کا لفظ بر تقدیر صحت درایت دو معنی کو محتمل ہی ایک یہ کہ انہ کی ضمیر اتیان النساء کیطرف راجع ہوا و یفعل کو بصیغہ مجہول
پڑہین دوسری یہ کہ انکی ضمیر ابن منکدر کی جانب پہری اور یفعل کو بصیغہ معروف کہیں بر تقدیر اول تقریب نا تمام ہی سو سطیکہ علی ما زعم
یہ ہی کہ ابن منکدر قائل اور فاعل تہا متصور تہین وہ قائل اور فاعل نہہرا غایۃ الامر غیرونکیطرف یہ نسبت ثابت ٹہرتی ہی اسپن جایز ہی کہ وہ
غیر روافض ہون بدلیل صیغۃ التمریض و ہو المطلوب العریض اور بر تقدیر ثانی گو ملازمان کی تقریب تمام ہی ہو سطیکہ اس ہنگام میں ابن منکدر
قائل اور فاعل ٹہرتا ہی لیکن جائز ہی کہ اوسکا یہ قول و فعل اول ہو ہرگاہ اس فعل کی کدورت سے آگاہ اور تحقیق کی راہ بصفائی کیطرف
رجوع لایا لفظ اخبرنی بصیغہ ماضی اس مدعا پر قاضی ہی و معہذا اہلسنت ابن منکدر کی متابع و مقلد نہین کہ اونپر یہ الزام مناسب مقام
ہو غایۃ الامر کہ شخص من الاشخاص ہے پس اوسکی روایت گو اوسکی اتحاد قول فعل پر دلالت کری روایات اجلہ صحابہ و مجتہدین کے
مقابل مین کیا نسبت ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک پس ایسی شخص کی قول و فعل سی اہلسنت کا مقصد الزام کرنا خالی از خطا نہین سہ
تمیز موقوف نہین ہوتا ہی ہر اک سی قصور پ نہین انسان سے کوئی سہو و خطا سی خالی **قال المجتہد المعزول** و از انجملہ است عبد الرحمن ابن قاسم
کما سیاتی فی آخر الرسالۃ و از انجملہ است ابن ابی ملیکہ کہ بآن قول قائل و بآن مسلک مائل بل آنفعل را فاعل بودہ در تفسیر مذکور مرویست
اخرج ابن جریر عن ابن ابی ملیکۃ انہ سئل عن اتیان المراۃ فی دبرہا فقال قد اردتہ من جاریۃ لی البارحۃ فاعتاص

علی ما فاستغنت بدهن و فضیحتاه چه بیحیائی و بی شرمی است که ارتکاب فعل را در مقام افتخار بیان میسازد و دیگر از ابا لید بعد فر
فاز ترغیب می نماید و در ذکر ضعف قوة بهیمه هم باکی نمی نماید این هم دلالت بر عدم کراهت آن فعل دارد و بحمد الله کسی از علمای فرقه
حقه بإباحت بلا کراهت قائل نشده چه جای ارتکاب امر مکروه والعیاذ بالله ع ببین تفاوت ره از کجاست تا بکجا و بحول الله
**اقول** جواب عبد الرحمن بن قاسم کی قول کا ساتهه غلطی وس لفظ کی جو ملازمان سے جہلاً یا تجاہلاً وقوع مین آئی آخر رساله مین گوش زد ہوگا
خاطر جمع رہے اور جواب فعل ابن ملیکه کا اس مقام مین یہ ہے کہ یہ روایت کسی رافضی کا افترا ہی بعض نسخ کہنه تفسیر مذکور مین نہین اور بر تقدیر تسلیم اولاً
مذکور ہوا کہ در منثور کی اکثر روایت سکم او منظور فیہا ہین صاحب تحفه قدس سره فرماتی ہین که مصنفین اینقسم کتب التزام صحت جمیع ما فیها
نکرده اند بلکه بطریق بیاض بطب یا بسن رطان جمع نموده اند محتاج بنظر ثانی گذاشته اند اردبیلی صاحب کشف غمه و حلی جامع الحقین همین
قبیل کتب دفتر دفتر نقل کنند و برعم خود گوا زمیلان می برند ابن طاؤس نیز در مولفات خود از همین جنس خروار ها پر کرده و عتقاد خود اهلسنت را
الزام داده اور ثانیاً ابن ملیکه اہلسنت کا مقتدا یا مجتهد نہین کہ اوسکا فعل انکی حق مین حجت ملزمه ہو اقوال افعال احوال مجتهدین او مقتدا انہین
کلام ہی ہرگز خیال مین نہین آتا کہ وا فضیحتاه ابن ملیکه کی نسبت کس راه سی استعمال ہوا یا اگر اس سبب سے ہی کہ وه بسبب ارتکاب وطی فی الدبر موجب بیحیائی
اور بی شرمی ہی تو اول امام جعفر اور امام رضا کیجانب سے جواب ارشاد ہو کہ صدر مین وسق کی وسق استبصار ابو جعفر طوسی شیخ الطائفه سے
منقول ہوئی کہ یہ دونو امام عالیمقام اس فعل کی قائل اور فاعل تہی سائل سی باندیشه مضحکه تقیةً انکار کیا کہ مین اس فعل کو نہین کرتا
مگر آلاذر پرده اس وا فضیحتاه کو معاذ الله اونکی جانب رجوع فرماتا ہے اور اگر اس راه سی ہی کہ اونسی استعانت بروغن کیا تو اس قسم کی تفضیح بسبب
بوسه فروج کرائمه سی ماثور ہی اور شاید باین بہانه اور دروغ فسانه مونهه سے تہوک لگانا منظور ہو مشترک ہی ابن ملیکه تنہا مورد ملامت نہین
بلکه اوسکا فعل قواعد طبیه سے ماخوذ ہی کہ عند الجماع پہلی واطی موطوئه کو ملاعبت مین لاوی صدر اور ثدیین کو گدگداوی جب دیکھی کہ عورت
کی طبیعت مشتاق ہوئی سب استعانت خواه باستعال لعاب دہن یا دہن دخول فرمائی لیس ابو جعفر طوسی اور شیعه معتمدین کے نزدیک قبل اور دبر دونو محل
جماع ہین اگر انکی ناتی اور تقلید سی وه آداب قبل کی دبر مین بجالایا اور برغم اهلسنت اپنی آتش شہوت کو بجہایا وا فضیحتا کا محل بی حیائی کیا ہے
خود ناقل تہا کہ جب مین صل کارسی عاجز آیا ملازمان نے لعاب غلیظ عنایت فرمایا او فعل کذا و کذا بتایا پس ہر گاه بحکم قرنوں طیب فعل معلوم
مذموم نہ ٹہرا جیسا لکہنؤ مین مشاہد ہی کہ ساری قوم شیعه معتاد بعمل ہی روغن گل یا روغن بادام اوسمین داخل ہوتا ہی انکی نزدیک معیوب نہین
بر تقدیر صحت روایت او حلت فعل معلوم اگر اوس بیچاری شہوت کی ماری سے یہ بات وقوع پائی جای فضیحت اور محل مضحکه نہین اکثر کم باه اور ضعیف
شہوت اور بیشتر ضعفا حریص مباشرت کو ایسا ہی اتفاق پیش آتا ہی جائز ہی کہ وه بیچارا ہوس کا مارا مسن او رہمین ملازمان
مسن ہو اگر بتعلیم شریعت یون او نسی اپنا کام نکالا طعن مشترک ہی اور طاعن گرفتار جلجک اپنی ٹیٹر کو نہ دیکھنا اور کی پہلی عیب دینا
کمال جرأت سے ع اینکار از تو آید و مردان چنین کنند غرض اس عریضه کو بغور ملاحظه فرمائی ہین بکنایه عرض کیا خدا کی فضل سی تو فہمید
ہین سمجه جائی سه سرہانی یار کی رکهدینا جبکی سی قاصد کبہی تو گذریگا اوس شوخ کی نظر سی خط **قال المجتهد المعرفل**
واز انجمله است مالک ابن انس امام سنیان و مجتهد ایشان که قائل آن مقوله بل فاعل مفعوله هم بوده در تفسیر در منثور هم مروی است

اخرج النسائی والطحاوی وابن جریر والدارقطنی من طریق عبد الرحمن بن القاسم عن مالک بن انس انہ قیل لہ یا ابا عبد اللہ ان الناس یروون عن سالم ابن عبد اللہ انہ قال کذب العبد او العلج علی ابی فقال مالک اشہد علی یزید ابن رومان انہ اخبرنی عن سالم ابن عبد اللہ عن ابن عمر مثل ما قال نافع فقیل لہ قال الحارث ابن یعقوب عن ابی الحباب سعید ابن یسار انہ سال ابن عمر فقال یا ابا عبد الرحمن انا نشتری الجواری فنحمض لہن فقال وما التحمیض فذکر لہ الدبر فقال ابن عمر اف اف لا یفعل ذلک مومن او قال مسلم فقال مالک اشہد علی ربیعۃ لاخبرنی عن ابی حباب عن ابن عمر مثل ما قال نافع قال الدارقطنی ہذا محفوظ عن مالک صحیح واین کلام صریح است در تصدیق نافع ونافع است در تجویز آن ودال است بر تکذیب مکذب نافع وہو انفع **وبحول اللہ اقول** تفسیر مذکور مین لا یفعل ذلک کی جگہہ ایفعل ذلک مذکور ہی بطریق استفہام انکاری ہر چند دونو عبارت سے مدعای انکار حاصل ہی پر استفہام مین تاکید انکار ابلغ ہی ایسا طی ملازمان نے اس تصرف اور تحریف کو جائز رکہا بہرحال اس روایت مقولہ بہتانی اور مفعولہ ملازمانی نسبت بمالک ابن انس اصلاً ثابت نہین بلکہ قول مالک کا سالم اور ابو حباب کی تائید کر رہا ہی اسواسطیکہ مالک مثل ما قال نافع فرمایا اور اسقدر سابق سے ہویدا ہے کہ نافع علی رؤس الاشہاد تحاشی کر چکا کہ لوگون نے مجہہ پر افترا کیا مینی ہر گز نہین کہا کہ ابن عمر وطی فی الدبر کی قائل تہی یا اونہون نے اوسکی اباحت کا فتوی دیا اور سالم اور ابو حباب سے وطی فی الدبر اور تحمیض کی حرمت سابق منقول ہو چکی پس مراد مثل ما قال نافع سے یہ ہے کہ جیسا نافع اس فعل کی حرمت کا راوی ہے ویسا ہی سالم اور ابو حباب اسکی راوی ہین پس مالک کا ارشاد مفعول ملازمان کی حرمت کا موید ٹہرا نہ حلت کا شاید اسکو دارقطنی نی کہا ہذا محفوظ عن مالک صحیح دلیل اسدعوی کی قسطلانی نی شرح بخاری مین بطریق سابق اسکی کہ بنا بر نفی توہم کلام سابق آتا ہی موجود ہے لکن روی الخطیب عن مالک من طریق اسرائیل ابن روح قال سالت مالکا عن ذلک فقال ما انتم الا قوم عرب ہل یکون الحرث الا فی موضع الزرع لا تعدوا الفرج قلت یا ابا عبد اللہ انہم یقولون انک تقول ذلک قال یکذبون علی یعنی راوی کہتا ہی مینی مالک سی وطی فی الدبر کا مسئلہ پوچہا فرمایا تم مرد بی زبان ہو تمکو یہی باتین سوجہتی ہین اتنا نہین سمجہتی کہ حرث بجز موضع زرع مین ہوتا ہے خبردار فرج سی تجاوز نکرو راوی کہتا ہے پہر مینی کہا کہ لوگ کہتی ہین کہ آپ اس فعل کی قائل ہین فرمایا مجہپر ان لوگون نے جہوٹہہ باندہ رکہا ہی مین اسکا ہرگز قائل نہین پہر اسی قسطلانی مین ہے کہ نقل عن ابن وہب انہ قال سالت مالکا فقلت حکوا عنک انک تراہ قال معاذ اللہ وتلی نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم وقال لا یکون الحرث الا موضع الزرع یعنی ابن وہب کہتا ہے کہ مینی مالک سی پوچہا کہ لوگ کہتی ہین کہ آپ وطی فی الدبر کو روا رکہتی ہین فرمایا معاذ اللہ پہر آیہ نساؤکم الآیۃ کو پڑہا اور فرمایا کہ حرث غیر موضع زرع مین نہین ہوتا تعجب ہے کہ باوجود اداء ورق گردانی اور سبق خوانی قسطلانی دیدۂ دبربین سی یہ روایت رہگئی من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی منکران لقا کہ دیدار الہی سی محجوب رہینگی کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون اگر اس روایت سے بہی محجوب ہوئین کیا عجب ہے نافہمی انہی پردہ ہے دیدار کیلئی ورنہ کوئی حجاب نہین یار کیلئی وبالجملہ بموجب اس روایات صحیحہ اور درایات فصیحہ کے کہ کلمات محکمات کی حکم مین ہین ارشاد ہو کہ مالک قائل یا فاعل اس قول اور فعل کی کہان ٹہری اگر کسی مفعولہ مقبولہ سی ملازمان کو اسقسم کی سند پہونچی ہی بسبب تقدم زمانہ مالک بہی نامسموع ہی اس ہنگام مین نافع کی تصدیق یا تکذیب کی قول پر لازم آتی ہی اور اسکی حق مین نافع اور اسکی نسبت ضار ہی ظاہرا

پاسداری اور حق گذاری نافع کی اگر اس جہت سے ہی کہ نافع مرادف لفظ مفید کے ہے اور یہ مقتدای قوم عنید ملقب بشیخ مفید او شاید
اس فعل کا قائل ہی تو سراسر نا مفید او غیر نافع واقع ہی بلکہ اشر اور اضر فافہم ولا تکن من المستعجلین ان الاستعجال من الشیاطین ع کہ تعجیل
کار شیاطین بود۔ **قال المجتہد المغرور** و قسطلانی در شرح صحیح بخاری آوردہ و قد نقل اباحۃ ذلك عن جماعۃ من
السلف لهذه الاحادیث الظاهر الآیۃ ونسبه ابن شعبان الی کثیر من الصحابۃ والتابعین والی الامام الائمۃ مالك
فی روایات کثیرۃ قال ابو بکر الجصاص فی احکام القرآن له المشهور عن مالك اباحته واصحابه ینفون عنه هذه
المقالۃ لقبحها و شناعتها وهی عنه اشهر من ان یندفع و ینفيهم عنه انتهی **و بحول الله اقول** حیرت ہے کہ مجتہد
ہو کر اس قسم انتہاب او انتحال کی راہ پر سلوک فرماتی ہیں قسطلانی میں یہ روایت نفی اور رد کی لئی منقول ہی اخذ او قبول کیلئی
اسواسطیکہ کتاب مذکور میں لفظ انتہی کی بعد متصلا لکن روی الخطیب عن مالك الی آخر ما نقلناه هنالك مذکور ہی کہ بلفظ لکن
جصاص کی قول کو مستدرک کر رہا ہی بعد یہ بھی فرما رہا ہے کہ قال بعض المالکیۃ ان ناقل اباحته عن مالك کاذب مفتر یعنی جسنے
مالک سے وطی فی الدبر کا جواز نقل کیا دروغ باز او افترا پرداز ہی پھر چند سطر کی بعد بیان کیا کہ انما نسب هذا الی کتاب السر وهو
کتاب مجهول لا یعتمد علیه قال القرطبی و مالك اجل من ان یکون له کتاب السر یعنی جن لوگون نے کہ وطی فی الدبر تجویز مالک ٹھہرایا
وہ حوالہ دیتی ہیں کہ اس مسئلہ کو مالک نے اپنی کتاب السر میں لکھا حالانکہ کتاب السر کتاب مجہول ہی کہ اوسپر اعتماد نہیں ہو سکتا بلکہ قرطبی نے
تصریح کی کہ مالک بری ہے اسی کہ کتاب السر اوسکی کتاب ہو غرض حق یہ ہے کہ اس قسم کی مہملات قدمائیہ اور خذعبلات سوفسطائیہ میں آپ اپنی بات سے
بڑہی ہیں کہ اصل بات کو عنقر بود اور پریشان مثل تار پود کر قصد الزام کا فرماتی ہیں ایسی کیا ہوتا ہے ع ایک عالم کو ڈبا تو نی دیا بحر شک
دجلہ ہم سمجھی تھی تجھکو تو سمندر نکلا **قال المجتہد المغرور** و این عبارت مفید فوائد ثلثہ ہست اول اینکہ اکثری از صحابہ و تابعین از
اسلاف اہلسنت قائل باباحت و جواز فعلند کور بودہ اند **و بحول الله اقول** یہ تینون فائدی مستفاد ہین فقرہ وقد نقل اباحۃ ذلك الخ
سی اور قسطلانی نی نص کیا کہ یہ نقل مستدرک او منفی ہی پس ہرگاہ مستفاد عنہ مستدرک ٹھہرا مستفاد بطریق اولی مستدرک ہی اب امیز
تہتک او تکرار او تحکم او صرار ایسا ہے جیسا پیر بخارا کی شہد و نکو مشاہدہ ہوا کہ مار پر مار پڑ رہی ہے پھر بتقاضای غیرت کہی جاتی ہین تو ما رو
اور قطع نظر اس استدراک کی فی نفسہ یہ تینون فائدی بیقاعدی ہین اول اسواسطیکہ قسطلانی میں نسبہ ابن شعبان کا لفظ واقع ہی
اور ظاہر ہے کہ کسی چیز کی نسبت کسیکی جانب او چیز ہی اور اوس شخص سے وقعیت اور نفس الامر کا ثبوت او چیز ان مواقع مین نسبت کا لفظ
عدم صحت پر دلالت کرتا ہی نظیرہ ما فی مصائب النواصب و ما نسبه الی الشیعۃ من قولهم بوقوع التغیر فی القرآن
لیس مما قال به جمهور الامامیۃ الی آخر ما نقلته سابقا اور دلیل اس نسبت بمعنی عدم الصحت کی یہ ہے کہ اگر کیا تمام صحابہ
اور تابعین اور سائر فقہا اور مجتہدین سے ثابت ہوتا آیا کہ یہ فعل اہلسنت کے نزدیک حرام ہی او استبصار اور تہذیب وغیرہ سے معلوم ہو چکا
کہ شیعہ مذہب مین یہ فعل حلال اب اس بعد جو کوئی اہلسنت سے حلت نقل کرے منقول عنہ حقیقت مین سنی نہیں چھپا شیعی ہی اسکا مدرو فض مین
داخل ہی کہ بعض رفضی بتقیہ اہلسنت کے مذہب مین متمذہب ہو کر اس قسم کا خدع اور تلبیس او تلمع اور تدلیس ملحوظ رکھتی ہین کتب رجال

ناطق ہین کہ ابجلیح نامی شیعی نی تمام عمر بتقیہ اور تزویر اہلسنت مین بسر کی تا انکہ معتمد علیہ ہوا کمبختی کا مارا جب آخر عمر مین کہتہہ تشین
اپنی مذہب باطل کی موافق روایات کرنی لگا من ذلک ما رواہ عن بریدۃ مرفوعاً ان علیاً ولیکم بعدی کہا گیا کہ رافضی
ہی اسیطرح محمد شاہ بادشاہ کی وقت دو شخص شیعی ہندوستان اور آغا ابراہیم بن علی شاہ صفوی اصفہان مین اہلسنت کے کتب مین
تصرف اور الحاق کرکی خوشخط لکہاتی تہی مُسطلا اور مُذہب بناتی تہی رہگذر مین بقیمت ارزان معرض بیع مین لاتی تہی جب علما کو خطا ہوا
وہ مختفی ہوئی ایسی شان پر گمان جاتا ہے کہ ابن شعبان مجہول المسمی والشان شاید شیعی ہو کہ اہلسنت کے تغلیط کو بجای کثیر من الائمۃ
والمتشیعین کثیر من الصحابۃ والتابعین کہہ گیا کیونکہ زبر اور تحفہ خصوصاً تہذیب اور استبصار سی آشکار ہو چکا کہ
یہی بزرگوار قائل اور فاعل کار ہوتی آئی نہ صحابہ و تابعین اخیار والا استدراک قسطلانی کی کیا معنی خدا کی پناہ ملازمان کس کس اوٹ مین
آتی ہین پہر بہی مفر نہین پاتی ہین ۵۰ تم کرو مجہسی گریز اور مین کرون تمسی نباہ ٭ احی لا حول و لا قوۃ الا باللہ ٭ قال المجتہد
المعزول دوم آنکہ احادیث متکثرہ مذکورہ و ظاہر آیہ کریمہ دلالت بر اباحت وارد و احادیث تحریم برخلاف ظاہر آیۃ دلالت دارد
و عمل بر روایاتیکہ معاضد بظواہر آیات قرآنیہ باشد مقدم بر روایات مخالفہ آنست و ظاہر است کہ کلمہ انی موضوع برای مکان است قال اللہ
تبارک و تعالی انی لک ھذا قالت ھو من عند اللہ یعنی از کدام جا است ترا این رزق مریم بجواب آن گفت این رزق از نزد خدا است
و لفظ انی شئتم دلالت بر تعدد دارد پس معنی فاتوا حرثکم انی شئتم آنست کہ بیائید زنان خود را بہر جائی و ہر موضعیکہ خواستہ باشید
اگر مقصود کیف شئتم البتہ دلالت بر تخییر در اوضاع اتیان مرادمی بود و چون انی شئتم فرمودہ مراد از ان تخییر در موضع اتیان
بودہ باشد چہ فرق درمیان انی و کیف ظاہر است و انی کیف من انی و این من ذلک و چون اطلاق حرث مجاز آبنا بر ادنای ملابست در کریمہ
نساءکم حرث لکم واقع شدہ پس مراد از فاتوا حرثکم انی شئتم چنین شد کہ فاتوا نساءکم انی شئتم پس دلالت بر تعیین موضع حرث
ندارد بلکہ لفظ انی دلیل بر تخییر و تعدد مواضع دارد بلی اگر مقصود ارحام نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم تعیین موضع حرث میشد لیکن انی
شئتم در آن بی محل می شد بلکہ محل کیف شئتم بودہ و لیس فلیس و مجرد تشبیہ را ادنای مشابہت و ملابست کافی میشود چنانچہ تشبیہ صحابہ بزرع در
کریمہ کزرع اخرج شطأہ الخ وارد گردیدہ و بنابر تمثیل بادنای ملابست فرمودہ ھن لباس لکم و انتم لباس لھن و تشبیہ
من کل الوجوہ بوجہ است کما لا یخفی و بحول اللہ اقول احادیث متکثرہ اور ظاہر کریمہ کا فعل معلوم کی حرمت پر دلالت کرنا
ظاہر ہی نہ اباحت پر کما مر و سیاتی پس حکم ملازمان کہ عمل بر روایاتیکہ معاضد انہ مؤید اہلسنت ہی نہ معاضد شیعہ اہل ضعف ہی و العجب
کل العجب و الحیرۃ علی الحیرۃ من ذی اہب الی ہذا المذہب کہ اس مطلب مین روایات معاضدہ بظواہر آیات قرآنیہ کو روایات مخالفہ بظواہر آیات
فرقانیہ پر مقدم فرمایا اور روایات مسح پا اور غسل ید من المرافق کما ھو المعمول المشہور اور طہارت خمر اور خنزیر اور اتخاذ دلو من جلد الخنزیر
ما فی من لا یحضرہ الفقیہ سئل ابو جعفر و ابو عبد اللہ فقیل لھما انا نشتری ثیابا اصابہ الخمر و ودک الخنزیر عند حاکتہا انصلی فیہما
قبل ان نغسلہما فقالا نعم لا باس انما حرم اللہ اکلہ و شربہ و لم یحرم لبسہ للصلوۃ یعنی امام باقر اور امام جعفر سے
لوگون نے پوچہا کہ ہم کپڑی مول لیتی ہین کہ اونمین شراب و سور کی چربی لگی ہوتی ہی ایا بی دہوئی ان کپڑون سی نماز پڑہین فرمایا ہان

مضایقہ نہین اسمین سور کا کہانا اور شراب کا پینا حرام فرمایا اور نماز کیو اسطی بان کی ہڈی کو حرام نہین فرمایا وفیہ سئل الصادق ع عن جلد الخنزیر یجعل دلوا قال لا باس بہ یعنی امام صادق سی پوچہا کہ سور کی چمڑی کا ڈول بنانا کیسا فرمایا کچھ مضایقہ نہین و امثال ذلک و ما شابہہا مما لا یتناہی حالانکہ یہ مخالف ظاہر قرآن ہین قال اللہ تعالے یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین یعنی ای ایمان والو جب نماز پڑہنی کا قصد کرو تو اپنی مونہہ دہوو اور ہاتہہ کہنیون تک اور سر کی مسح کرو اور پانو دہو لو ٹخنون تک وقال انما الخمر والمیسر الی قولہ رجس من عمل الشیطان وقال فی حق الخنزیر فانہ رجس یعنی فرمایا کہ شراب اور جوا اور سور رجس ہے اور رجس کہتی ہین اشد نجاست کو پس ان چیزونکی نجاست کے روایات کو کہ معاضد ظاہر قرآن ہین کیون مقدم نہ بتایا ۵

تا چہ خواہد کرد برما تاب زلف عارضت ٭ حالیا نیرنگ خوش بر آب اندختی ٭ اور یہ جو فرمایا ظاہر است کہ کلمہ انی موضوع الی قولہ و ایضا ہذا من ذلک پس ارشاد ہو کہ اس ظہور سی کیا مراد ہی اگر یہ مراد ہے کہ آیات قرآنیہ یا احادیث ایمانیہ ہمیشہ اپنی ظواہر معانیہ پر رہتی ہین اس حد سی تجاوز نہین کرتی تو اولا تقیہ کا پردہ بہٹتا ہی حالانکہ عند الشیعہ بزبان ایمہ التقیہ دینی و دین آبائی ارشاد ہے اور ثانیا جناب جملہ کتب کا کیا جواب ہوگا جو حدیقہ سلطانیہ مین فرماتی ہین بدینعبارت کہ بدانکہ انچہ از حضرت آدم ابو البشر و از بعض دیگر انبیا کہ بعضی از امور بظہور رسیدہ و در ظاہر قرآن مجید تعبیر ازان بمعصیت یا ظلم در قول او تعالی فعصی آدم ربہ فغوی مانند آن واقع شدہ یا عتابی در مقابل آن وارد گشتہ الی ان قال مبنی است بر مجاز و استعارہ و محمول است بر ترک اولی چنانکہ آیات و روایات دالہ بر تشبیہ خالق بمخلوق محمول است بر تاویلات صحیحہ انتہی بلفظہ الملوم المذموم و اگر یہ مراد ہے کہ انی کی وضع اسمقام مین ظاہر بنا بر مکان ہے کہ نہ یتجاوز عن ہذا الظاہر پس یہ غیر مسلم ہی اسواسطی کہ انی مشترک ہی این اور متی اور کیف کی معنو مین کہ اول کو انی مکانی کہتی ہین اور ثانی کو زمانی اور ثالث کو جہتی پس انی مکانی کی وضع اگرچہ بمعنی مکان مین ظاہر ہی اور تعدد اور تخییر مکان کو مستلزم لیکن ظہور اس معنی کا مکان بر مین غیر مسلم اسواسطی کہ جائز ہی کہ مکان سی وہ بر مراد نہو بلکہ بالاخانہ یا تہ خانہ یا صحن سرا وغیرہا مراد ہو اس تقدیر پر معنی انی شئتم کی یہ ہین کہ اپنی عورتونسی مباشرت کرو جس مکان مین چاہو خواہ وہ مکان بالاخانہ ہو یا تہ خانہ یا صحن سرا نہ یہ کہ ہر عضو زنمین دخول کرو خواہ دہن ہو خواہ گوش خواہ بینی ہو خواہ مقعد روپوش فلما بطل ہذا المعنی بہذا الاحتمال بقی المعنیان الاخیران وہو عین مذہب اہل السنۃ ٭ ویؤیدہ تفاسیر اہل النحلہ مین شیعہ تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ انی زمانی کی نص فریقین کی تفسیرونمین موجود ہی فی المفاتیح الخامس انی شئتم معناہ متی شئتم من لیل او نہار وفی الصافی عن الصادق انی شئتم ای متی شئتم فی الفرج وفی روایۃ اخری ای ساعۃ شئتم لیکن یہ معنی مختار نہین ہے فی الکبیر فاما الاوقات فلا مدخل لہا فی ہذا الباب لان انی لا یکون بمعنی متی وانما یکون بمعنی کیف پس جمہور محققین سنی شیعہ کی نزدیک انی بمعنے کیف مختار ہی لما یؤید تفسیر انہم وتعبیر انہم فی الجلالین انی کیف شئتم من قیام وقعود واضطجاع واقبال وادبار وفی الصافی تحت انی شئتم وفی اخری من قدامہا ومن خلفہا فی القبل وفی منہج الصادقین انی شئتم ہرگونہ کہ خواہید خواہ روی زنان بجانب شما باشد یا پشت یا غیر آن از ہیات جماع وفی توضیح المجید انی شئتم جسطرح سی چاہو مقاربت کرو خواہ از طرف خواہ

انطرف پشت یا غیر اسکی اشکال مجامعت سی اور دلیل اس دعوی کی کہ انیٰ اس مقام مین کیف کی معنی مین ظاہر ہی کہ مانع اتیان
فی الادبار ہی یہ بعضی ہین مین کہ مجوز اتیان فی الادبار ہی چند چیزین ہی از انجملہ ایک احادیث کما سبق ذکر بعضہا و منہا ما فی الکبیر و المعالم
مما روی خزیمۃ ابن ثابت ان رجلا سأل النبی صلعم عن اتیان النساء فی ادبارھن فقال حلال فلما ولّی الرجل دعاہ فقال
کیف قلت فی ای الخربتین او فی ای الخرزتین او فی ای الخصفتین امن قبلہا فی قبلہا فنعم ام من دبرہا فی قبلہا فنعم ام من دبرہا
فی دبرہا فلا ان اللہ تعالی لا یستحیی من الحق لا تأتوا النساء فی ادبارھن اراد بخربتیہا مسلکیہا والخرزتین و کذلک
الخصفتین کنایتان عن المأتیین کذا فی بعض التفاسیر یعنی خزیمہ سی مروی ہی کہ کسینی حضرت سے مسئلہ دخول فی الدبر کا پوچھا
فرمایا حلال ہی جب وہ مونہہ موڑ کر چلا آپنی اوسکو بلایا اور فرمایا کیونکر کہا آیا عورتکی دونو مقام مین آنا قبل کیجانب سے قبل مین پس درست ہی
یا دبر کیجانب سے قبل مین یہ بھی درست ہی یا دبر کیجانب سے دبر مین پس یہ حرام ہی اور نا درست اللہ شرم نہین کرتا حق بات کی بیانمین اور
مراد خربتین سی مسلکین ہے اور خرزتین اور خصفتین سی مأتین ہی و فی الکلینی سئل الصادق ع عن اتیان النساء فی اعجازھن فقال
ھی لعبتک لا تؤذیہا و فی روایۃ والمرأۃ لعبۃ لا تؤذی وھی حرث کما قال تعالی یعنی امام صادق سی مسئلہ دخول فی الدبر کا پوچھا فرمایا
عورت تیرا کھلونا ہی اوسکو نہ ستا اور دوسری روایت مین ہی کہ عورت کھلونا ہی اوسکو ستانا نچاہئی اور وہ کھیتی ہی جیسا حق تعالی
نی فرمایا دوسری شان نزول فی الکبیر ان الیہود کانوا یقولون من اتی المرأۃ من دبرہا فی قبلہا جاء الولد احول فانزل اللہ
ھذہ الآیۃ لتکذیب قولہم فکان الاولی حمل اللفظ علیہ یعنی یہود کہا کرتی تہی کہ عورتکی قبل مین من جانب الدبر آنا موجب
احولیت فرزند ہی پس اونکی تکذیب کو آیہ نساؤکم الآیہ نازل ہوا بنا ؑ علی ہذا حمل لفظ قرآن کا اسپر اولی ہی و فی الصافی عن الرضا ع
ان الیہود کانت تقول اذا اتی الرجل المرأۃ من خلفہا خرج ولدہ احول فانزل اللہ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی
شئتم من خلف او قدام خلافا لقول الیہود ولم یعن فی ادبارھن یعنی امام رضا سی مروی ہی کہ یہود کہا کرتی کہ
اگر مرد عورت کی پشت کیجانب سے وطی کریگا لڑکا احول پیدا ہوگا اسپر اللہ نے برخلاف قول یہود آیہ نازل فرمایا کہ تمہاری عورتین کہیتی ہین
آؤ اپنی کہیتی مین جیسی چاہو پشت کیجانب سے یا روکی جانب سے اور نہین ارادہ کیا اللہ نی دخول فی الدبر کا تیسری سیاق کیونکہ نساؤکم کی
پہلی ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین ارشاد ہی اور ظاہر ہی کہ طہارت اجتناب مستقذر کا نام ہی خواہ یہ مستقذر حدث ہو خواہ خبث
یا جماع حائض یا وطی فی الدبر پس اتیان فی الدبر کی حرمت ہر آیہ سی ثابت ہے اشارۃ چوتہی سیاق کیونکہ انی شئتم کی پیچھی وقدموا لانفسکم
ارشاد ہوتا ہی یعنی جب تمکو اتیان موضع حرث کی اجازت ملی تو اب موضع حرث مین آؤ اور منافع راجعہ الی الدین جیسی فرزند کی حفظ اور تحصین
کا قصد کرو اور ولد صالح چاہو کہ تمہاری لئی دعا اور استغفار کیا کری ؎ برگ عیش بگور خویش فرست ۔ کس نیارد ز پس تو پیش فرست
کیونکہ امور مباحہ نیت صحیحہ کی سبب عبادت مین شمار ہوتی ہین اور ظاہر ہی کہ حصول اولاد سوای اس موضع حرث کی موضع فرث مین
ممکن نہین پانچوین استقذار کیونکہ وطی فی الدبر بلکہ وطی مطلقا مستقذر ہی خواہ ادبار رجال مین ہو خواہ ادبار یا اقبال نساء مین اسیسبب
واطی اور موطوء پر غسل واجب آتا ہی لیکن وطی فی القبل بضرورت ابقای نسل مباح ہوئی بشرط نکاح اور عدم محرمیت ملاور براۃ عن طہارت

از حیض وغیرہ اور دبر مرد یا زن مین یہ ضرورت نہین ہی سبب استقذار کی علت حرمت اصلیہ باقی رہی جیسکی قیاس اسواسطے اگرچہ
ادبار رجال کی حرمت بنصوص قطعیہ اور باجماع غیر یقینی معلوم ہی اور قوم لوط کا اہلاک اسکی سبب متیقن تھا اسی قیاس سے ادبار نساء کی حرمت
منصوص ہے اور اہلاک فاعلین کا بنصوص احادیث مسلّم اسواسطے اتیان نساء فاتوہن من حیث امرکم اللہ کی ساتھ تقیید پایا کہ باتفاق
مفسرین محققین من حیث مکانیہ سی فرج زن مراد ہی شرح قاذورات کا معدن اور قیاس مشہور حرمت وطی ادبار نساء پہ ہے کہ حقتعالی
نی آیہ ویسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض مین نجاست حیض کی سبب وطی قبل کو حرام فرمایا پہر
نجاست براز کی سبب وطی فی الدبر کیون حرام نہو کہ ہر وقت یہ ناپاکی معاء متصلہ بالدبر مین موجود ہی بخلاف قبل کہ جز ایام حیض کہ ناپاک بہی
اور گندہ نہین ہوتی اسیواسطے تا بقای ایمدت مباشرت حرام ہی بعد انقضای ایمدت اور وہ جو بعض متعاندین باتیان الادبار اہل قبلہ پر
شبہہ کرتی ہین کہ اگر یہی نجاست براز حرمت وطی فی الدبر کا سبب ہے تو چاہئی کہ نجاست بول بہی حرمت وطی فی القبل کا سبب ہو کیونکہ
بول براز من حیث النجاست اخوان ہین پس جیسی دبر نجاست براز سی کبہی خالی نہین ویساہی قبل نجاست بول سی کبہی خالی نہین
فالدلیل الدلیل والمنع المنع تو پس اسکا دفع کتاب نصیحۃ المسلمین فضیحۃ الشیاطین مین موجود ہی اسطرح پر کہ یہ شبہہ بسبب عدم وقوف علم
تشریح ناشی ہی کیونکہ اس علم مین ثابت ہی کہ عورت کی فرج مین تین تجویف ہین تلی اوپر اعلی والی تجویف فراخ ہی مثانی سی ملی ہی اوسی سے تو ناودان
بول اسی تجویف سی جاری ہوتا ہے اور تجویف اوسط والی تنگ ہے رحم سی لگی اچہا تا اس تجویف سی بائی شرقی ہی اور اسفل والی فراخ تر ہے
رحم سی متصل بہنگام جماع ذکر اسی تجویف مین داخل اور خون حیض اور جنین اسی تجویف سے خارج ہوتا ہی پس فرج مین تجویف جای جماع
کا ہی ناپاک اور گندہ نہین ہوتی الا ایام حیض مین اور انہی ایام مین جماع حرام ہی بخلاف دبر کی کہ ایک راہ بیش نہین اور متصل بامعاء ہے
کہ معدن براز اور جای نجاست غلیظ ہی ساتوین مضرت طبی اسواسطے کہ علم طب مین مقرر ہو چکا کہ فعل مخالف مجرای کیف اور موافق ہو دا
این ضرری فی القانون قال الشیخ اتیان الغلمان قبیح عند الجمہور محرم فی الشریعۃ وہو من جہۃ اضر ومن جہۃ اقل ضررا
اما من جہۃ ان الطبیعۃ یحوج فیہ الی حرکۃ اکثر لیخرج المنی فہو اضر واما من جہۃ ان المنی لا یدفق معہ دفقا
کثیرا کما یکون فی النساء فہو اقل ضررا یعنی امردون سے مبتلا ہونا جمہور کی نزدیک قبیح اور شریعت مین حرام اور اس فعل مین ایکجہت سے
ضرر بیشتر ہی اور ایکجہت سے کمتر پس اس جہت سے کہ طبیعت حرکت کثیر کی محتاج ہوتی ہی تا خروج منی متصور ہو تو اس صورت مین ضرر بیشتر ہے
اور اس جہت سے کہ منی مین دفق کثیر نہین ہوتا جیسی وطی ادبار نساء مین ہوتا اس ہنگام مین ضرر کمتر ہی اور عمدہ ضرر اتیان النساء فی ادبارہن کا
یہی ہی جو کتاب موجز اور اوسکی شرح سدیدی وغیرہ مین لکہا ہے وللمستکثر من اتیان زوجتہ فی الدبر تغیرا من قبل ذی ابنۃ
وذلک لان الممنوع ہذا الفعل الی مبلغ یعتاد بہ المراۃ ویلتذ فیوثر ذلک فی الولد بسبب ان المنی المنفصل من کل عضو من الوالدین یخلق منہ ذلک
العضو فی الولد علی مذہب الاطباء یعنی دخول فی الدبر والی کی گہر مین اگر بیٹا پیدا ہو بیشک علت ابنہ مین گرفتار ہوگا اسواسطے کہ زن
معتادہ جب اس فعل سی لذت بردار ہوگی تو اسکی تاثیر لڑکی مین سرایت کریگی اس سبب سے کہ بنا بر مذہب اطباء ہر عضو ماں باپ سے جو منی
منفصل ہوتی ہی اوسی سی ہر عضو مولود مخلوق ہوتا ہی وفی التبصرۃ و علم طب ثابت ہست کہ مفعول فی الدبر خصوصا حبالی اگر پسر زاید

اور اعلت آئینہ باشد کہ علاج پذیر نبود اسیواسطی زنہار رب جلیل نے اس فعل رزیل کو اپنے حبیب کریم کی امت پر پسند نکیا اور نظر انہین
قباحتونکی شارع نے اسکی فاعل پر تعزیر کا حکم دیا غرض نظر اسمین وجہونکی آنی بمعنی این مقتضی تعدد مکان مراد نہین بلکہ اس مقام مین انی بمعنے
کیف مراد ہی جو اختلاف اوضاع جماع کو چاہتا ہی فافہم ولاتکن من الغابرین اور یہ جو فرمایا کہ چون اطلاق مجاز الی قولہ بلکہ محل کیف شئتم
بودہ محض غلط اور غلط محض ہی اسواسطیکہ باتفاق مفسرین سنی و شیعہ مراد حرث سے مقام حرث ہے۔ فی الجلالین نساءکم حرث لکم ای محل
زرعکم للولد فاتوا حرثکم ای محلہ وہو القبل وفی الصافی نساءکم حرث لکم مواضع حرث لکم وفی المنہج نساءکم حرث لکم زنان
شما موضع کشت شما اند کہ آن جای پیدا شدن اولاد است اس تقدیر پر مراد حرث سے نسا نہ ٹھہرا اور لفظ انی کا عدم تخئیر اور تعدد
وضع پر دلالت نکیا اور ظاہر ہی کہ ما نحن فیہ مین موضع حرث واحد ہی نہ متعدد تا وطی فی الدبر پر محمول ہو کہ کہیتی موضع حرث مین ہوتی
نہ موضع غیر حرث مین موضع غیر حرث زمین شور ہی یعنے اوسر کہ اوسمین تخم اوگنے کی امید نہین ع زمین شور سنبل بر نیارد در وتخم عمل
ضایع مگردان اور یہ جو فرمایا کہ مجرد تشبیہ ادنای مشابہت الی آخر القول فی الواقع امر واقعی ہی لیکن ادنی مشابہت بہی تو
متحقق ہو حرث کو نسا سے جمیع اعضا مین ہرگز مناسبت نہین نہ ادنی نہ من کل الوجوہ ہان ادنی مناسبت آیا تمین البتہ ہی کہ جیسا
کہیتونمین بیج ڈالے سے غلہ پیدا ہوتا ہی اسیطرح عورتونکی رحمونمین نطفہ ڈالے سے اولاد پیدا ہوتی ہی فی المظہر وفی الصافی باتحاد شبیہما
شبہن بہا تشبیہا لما یلقی فی ارحامہن من النطف بالبذر وفی المنہج حق تعالی زنانرا تشبیہ کرد بمزرعہ و مرد را بزارع و نطفہ
را بتخم و لد را بزرع وفی توضیح المجید اور تشبیہ کہیتی کی اسواسطی ہی کہ گویا نطفہ بجای تخم کی ہی و زنان بجای زمین اور فرزند بجای حاصل زراعت
اور مرد بجای دہقان آیا ادنای مشابہت ملازمان کی بمعنی طبع زاد بلکہ شکم زاد بحکم ان تفسیرونکی خصوصا بشہادت تفسیر جناب ابو الکلب عاوی
برادر ملازمان عاوی ہاتھ سے گئی اور مشابہت بمعنی مطلوب بحکم ان تفسیرونکی ہاتھہ ہی اور تشبیہ صحابہ کی جو زرع کی ساتھہ آیہ مین واقع ہے
معلوم نہین کہ ملازمان کی طور پر اوسمین ادنی مشابہت کیا ہی بیان ہو تمامی اہلسنت اور شیعہ کے نزدیک ادنی مشابہت اسمین یہ ہے
کہ جیسا کہیت مین پہلی تنہا اوگتا ہی پہر اوسکی کمر مضبوط ہوتی ہی پہر موٹا ہو کر اپنی نال پر کہڑا ہوتا ہی اسیطرح اسدین میں اول ایک
ادمی تہا پہر دو ہوئی پہر زیادہ پہر قوت بڑہتی گئی حضرتکی عہد اور خلیفونکی خلافت مین اور تشبیہ مفید اہلسنت ہے نہ مؤید ملازمان ذرا
اسمین غور بکار ہی مجتہد ہونا اور چیز ہی اور مغز سخن کو پہونچنا اور چیز ع مجتہد گشتی ولے آگہ نیستی خود کجا و از کجا و کیستی و بالجملہ
عجب ہے ملازمان سے کہ بحکم دروغگو را حافظہ نباشد یا تو اول کلام مین وہ شور اٹہایا کہ امامیہ یہان وطی فی الدبر حرام ہے یا آخر اس مقام مین
یہ بی نکی اور دین کم رسی کہ اوسکی حلت قرآن سے بیان فرمانے لگی ع نہان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا اب قائلین حرمت پر عرصہ
تنگ ہوگا اور قائلین حلت کا میدان فراخ ع یوسف کی خریدار مین پڑ جائینگے رخنے اور شوخی کہڑکی سر بازار کہ کانی صاحبو
چور سینہ زور کو پکڑ دیا اوسکی اقرار موجب بحیر الزام مین جکڑ دیا آیندہ جزا سزا کا حاکم کو اختیار ہے والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیہما جزاء
بما کسبا فائدہ مخفی نرہی کہ یہ فائدہ دوم مجتہد علیہ ما علیہ کا مسروق ہی استدلال اکابر قوم سے تفصیل مقام یہ ہی کہ علم الہدی نے
اور ابو جعفر طوسی نے غیر سما من خلق کثیر وجم غفیر من ہذا القوم المجوسی نے اپنی اس فعل بد کی اباحت اور حلت پر جابجا طور سے استدلال از عم

وارد کئی ایک یہ کہ حق تعالی نی عورتکو حرث فرمایا پس حرث تمام ذات ٹھہری نہ مقام مخصوص پہر جب اسکی بعد انی شئتم ارشاد ہوا
یعنی عورتون پاس آؤ جسن جگہہ چاہو پس تعمیم دونو مقام کی نکلی دوسری یہ کہ انی مکان کیلئی آتا ہی جیسی انی لک ہذا مین یس معنی
انی شئتم کی این شئتم ٹھہری اور یہ مثبت تعدد اور تخییر مکان ہے پس قول اول بلا زمان یعنی کلمہ انی موضوع ہی برای مکان الخ وجہ ثانی سی ماخوذ ہی
اور قول ثانی یعنی چون اطلاق حرث مجاز آ الخ وجہ اول سی مستنبط ہی تیسری یہ کہ کریمہ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم بعمومہا اسی پر دلالت
کرتا ہی کہ وطی قبل مین ہو یا دبر مین تا آنکہ اگر لواطت غلام کی حرمت پر اجماع منعقد نہوتا وہ بہی پاس آیہ سی جائز ٹہرتا چوتھی یہ ہی بین الفریقین
یہ مسئلہ متفق علیہا ہی کہ اگر کسینی بہ نیت طلاق اپنی عورتکو کہا کہ تیری دُبر مجہپر حرام ہی طلاق پڑجائیگی اسی معلوم ہوا کہ وطی فی الدبر حلال ہے
انتہی مضمون استدلالاتہم اور ہرگاہ جواب دونو وجہ اول کا باتم تفصیل مذکور ہوا اب دونو وجہ ثانی کا جواب دریافت کر چاہئی پس جواب ثالث
کا یہ ہی کہ سلمنا کہ کریمہ الا علی ازواجہم الآیہ عام ہی لیکن دلائل اہلسنت خاص ہین اور ظاہر ہی کہ خاص کو عام پر تقدم ہوتا ہی پس
خاص ہی پر عمل چاہئی کہ بیغائلہ اور بیغبار ہی نہ عام پر کہ ہمہ تن تیرہ اور تار ہی اور جواب رابع کا یہ ہی کہ لفظ مذکور سی وطی طلاق کنایہ ہی
کہ وہ مقام ملامست اور مضاجعت ہے کیونکہ جب مرد زن کی ساتھہ خفت و خیز کریگا البتہ مس فیما بینہما متصور ہوگا پس اوس قسم سی ٹہرا
کہ اگر کسینی اپنی جورو کو کہا کہ تیرا ہاتہہ مجہپر طالق ہی یا تیرا ہاتہہ مجہپر حرام ہی اور طلاق کی نیت کی افسوس کہ اس قوم کو یہ بہی یاد نرہا کہ زنا
اسواسطی حرام ہوئی کہ مزیل نسب ہے اور مسکرات اس جہت سے حرام ٹہری کہ مزیل عقل ہین او قتل اس سبب ممنوع ہوا کہ ہادم بنیان انسان
ہی اسیطرح لواطہ اور استمنا اس باعث محظور ٹہرا کہ مفنی نوع انسان اور مشیع نطفہ ہی پس اتیان فی الدبر مین کیا خوبی ہی کہ حلت یا اباحت
پر باقی رہی سوای ضیاعت وقت اور تلوث قذر اور شہوت رانی کی اور متصور نہین حالانکہ ہوای نفسانی اور رضای شیطانی ہی باز رہنی مین
کمال ہی اسیواسطی عقد سوا انفسکم ارشاد ذوالجلال ہی و لنعم من قال ۵ بڑی موذی کو مارا جسنے مار نفس اماّرہ * نہنگ و فیل و یوز و
مار کو مارا تو کیا مارا * ہذا البسط للمقام و من اللہ التوفیق لفہم الکلام قال المجتہد المعز فصل سیم آنکہ انکار و نفی قول اباحت کہ اصحاب
مالک نسبت بوی نمودہ از رہگذر عصبیت بنابر دفع شناعت و قباحت از امام خود ناشی شدہ والا اہلی ندارد و از نفی نفاذ شناعت
مسلکش منتفی نمیشود و باخفای مذہبش اطفای نائرہ تشنیع نمیگردد و بچنین حیل منطفی شدنی نیست فلا تکن من الغافلین و بحول اللہ
اقول سابق بروایت خطیب اور ابن وہب معلوم ہوا کہ امام مالک ہرگز اس فعل کو روا نہین کہتی اسی سبب اصحاب مالک بہی اسکی اباحت کا
انکار کرتی ہین نہ یہ کہ امام مالک اسکو روا رکہتی ہین اور اصحاب مالک اسکی اباحت کا انکار کرتی ہین مالکیونکا حال خاص کی نسبت اعتبار زیادہ ہے
اسواسطیکہ ہر مذہب والی جیسا اپنی مذہب کو جانتی ہین ایسا غیر نہین جانتا کیا ملا زمان کو ضربت حیدریہ وغیرہ مین اپنا اعتراف بہی یاد نہین
یاد رہا کہ حنفیہ مذہب ابوحنیفہ را نیک میدانند و مالکیہ مذہب مالک را الی غیر ذلک تحقیق مقام یہ ہے کہ جن لوگون نی اس فعل کو مالک کیجانب نسبت کیا
دہو کہا کہا یا کیونکہ مکاید شیعہ سی معلوم ہی کہ یہ لوگ کا ہی باشتراک اسم اہلسنت پر حجت لاتی ہین چنانچہ مالک نامی احد از رواۃ شیعہ گذرا ہے
کہ حلت متعہ اور اباحت دخول فی الدبر کا قائل تہا وہ باعث اتہام کا امام مالک پر ہوا حالانکہ امام مالک ان دونو کی فاعلون پر حد تجویز فرماتی ہین
اور کاہی یہ قوم آپکو کسی مذاہب اربعہ اہلسنت مین متصف کرکر لوگونکو مغالطہ مین ڈالتی ہی کشف الغمہ فی احوال الائمہ مین موجود ہی کہ ان الشیخ

وارد کی ایک یہ کہ حق تعالی نے عورتکو حرث فرمایا پس حرث تمام ذات ٹھہری نہ مقام مخصوص پھر جب اسکی ابعد انی شئتم ارشاد ہوا
یعنی عورتوں پاس آو جس جگہ سے چاہو پس تعمیم ہو تو مقام کی نکلی دوسری یہ کہ انی مکان کیلئے آتا ہی جیسی انی لک ہذا میں پس معنی
انی شئتم کی این شئتم ہی اور یہ ثبت تعدد او تخییر مکان سے ہیں قول اول بلا زمان یعنی کلمہ انی موضوع برای مکان الخ وجہ ثانی سی ماخوذ ہے
اور قول ثانی یعنی چون اطلاق حرث مجازا الخ وجہ اول اسی سے مستنبط ہی تیسری یہ کہ کریمہ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم بعمومہا اسی پر دلالت
کرتا ہی کہ وطی قبل و دبر دونوں میں جائز ہے تا آنکہ اگر اطلاق غلام کی حرمت پر اجماع منعقد نہوتا وہ بھی اس آیہ سے جائز ٹھہرتا چوتھی یہ کہ بین الفریقین
یہ مسئلہ متفق ہی کہ اگر کسی نے بہ نیت طلاق اپنی عورتکو کہا کہ تیری دبر مجھ پر حرام ہی طلاق پڑجاویگی پس معلوم ہوا کہ وطی فی الدبر لایق
[illegible] استدلال ہو [illegible] جواب دو وجہ اول کا بہ تفصیل مذکور ہوا اب وجہ ثانی کا جواب یافت کر لیجئے پس جواب
کا یہ ہی کہ مسلم کہ کریمہ الا علی ازواجہم الآیہ عام ہی لیکن لا تاتوا النساء فی ادبارہن خاص ہی اور ظاہر ہی کہ خاص کو عام پر تقدم ہوتا ہی
[illegible] اور جواب [illegible] کا یہ ہی [illegible] طلاق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اس جہت سے [illegible]
[illegible] نوع انسان [illegible] کیا خوب ہی کہ عقت یا
[illegible] شیطانی ہی [illegible]
[illegible] قال [illegible] فصل [illegible]
[illegible] التوفیق لفہم الکلام قال المجتہد المعترض فصل [illegible] آنکہ انکار و نفی قول اباحت
[illegible] نسبت بسوی [illegible] شناعت و قباحت از امام خود ناشی شده [illegible] از نفی نقل و شناعت
[illegible] مشتبہ [illegible] چنین حیل منتفی شدنی نیست فلا تکن من الغافلین بحول اللہ
اقول [illegible] روایت [illegible] معلوم ہوا کہ امام مالک [illegible] فعل کو [illegible] اس سبب اصحاب مالک بھی اسکی اباحت کا
انکار [illegible] امام مالک سے [illegible] اصحاب [illegible] کا انکار کرتی ہیں [illegible] کی نسبت اعتبار زیادہ
[illegible] مذہب کو جانتی ہیں [illegible] نہیں جانتا کیا [illegible] کو صریت حیدریہ وغیرہ میں اپنا اعتراف [illegible]
یاد [illegible] مذہب ابی حنیفہ [illegible] ومالکیہ [illegible] غیر ذلک تحقیق مقام یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس فعل کو مالک کیجانب نسبت کیا
[illegible] ہی کہ یہ لوگ [illegible] اشتراک اسم اہلسنت [illegible] چنانچہ مالک نامی احد الرواۃ شیعہ گذرا
رجعت متعہ اور اباحت [illegible] الدبر کا قائل تھا وہ باعث اتہام کا امام مالک پر ہوا الا کہ امام [illegible] فاعلوں پہ حد تجویز فرماتی ہیں
اور [illegible] قوم [illegible] اہلسنت میں متعصب اگر لوگونکو مغلطہ میں ڈالتی ہی کشف الغمہ فی احوال الائمہ میں موجود ہی کہ ان الشیخ

ابا عبد الله محمد بن الكنجي كان يتلبس لاهل السنة بصورة الشافعية بالتقية والتزوير یعنی شیخ ابو عبد اللہ گنجی تقیہ
تزویر آپکو شافعیہ مین ٹھہرا اہلسنت کو فریب مین لاتا تھا اور گاہی اس قوم کی علماؤں مین کوئی کتاب بناکر وہ روایات کہ اہلسنت کے مذہب
قدح اور طعن ہین اوسمین داخل کرتی ہین اور اوسکو کسی ایک ائمہ مذاہب اربعہ والی کیطرف نسبت دیتی ہین مثل کتاب مختصر کہ اوسکو شیعہ نے تصنیف کیا
اور امام مالک کیجانب نسبت دی اور اوسمین لکھا کہ مالک کو اپنی مملوک کی ساتھ لواطہ درست ہے بعموم قوله تعالى وما ملكت ايمانكم اور
محقق دہلوی فرماتی ہین کہ مجھسی بالمشافہہ ایک معتبر نے نقل کیا کہ مینی اس قسم کی کتاب اصفہان مین دیکھی منسوب بامام ابوحنیفہ کہ اوسمین
مسائل فقیہہ مندرج تھی غالبا یہ کید ان کیا دکا اسطو پیش جاتا ہی کہ مغرب و موصل مین کہ مالکیونکا مسکن ہے اونمین اس قسم کی تصنیف
کو امام ابوحنیفہ کیطرف نسبت کرتی ہین اور ہند اور توران کہ حنفیونکا موطن ہی اونمین اسطرحکی تصنیف کو امام مالک کیطرف منسوب کرتی ہین
تا بنا بر سہو کہ ہر اہل مذہب اپنی امام کی روایات کو بخوبی جانتا ہی نہ غیر کی امام کی روایات کو مغالطہ مین آوی جیسے صاحب ہدایہ در امام رازی
علامہ جامع مقام کو بابت نسبت متعہ اور وطی فی الدبر الی المالک یہی مغلطہ پیش آیا اب اس تحقیق سی واضح ہوا کہ مالکی اور مالکیونکی امام کی
نسبت نائرہ تشنیع منطفی اور مضمحل ہی اور شیعی اور شیعونکی امام کی نسبت نائرہ تشنیع ملتہب و مشتعل فرا غصہ کو تہذیب کہ ضد کو چھوڑ کر
کتاب تہذیب اور استبصار ملاحظہ مین لاوی دیکھیگی تو احادیث ہمہ حلت وطی فی الدبر مین کس مد اور شد کی ساتھ کسقدر موجود ہین اور قطع
نظر اسکی کہ آیا اس فعل کی مرتکب ہین بشہادت قرآن نسبت بنات لوط آزمائی لوط اس فعل مذموم اور نامرغوب کو ثابت کرتی ہین [illegible]
پس نائرہ تشنیع اشاعہ امام مالک سنی کی نسبت مضمحل ہی اور اشتیاع مالک شیعی کی نسبت مشتعل [illegible]
بردی از خوبان عالم شاد باش جام کیخسرو طلب کالف سیاب انتہی قال المجتہد المغرور واخرج ابن جرير في كتاب النكاح عن طريق
ابن وهب عن مالك انه مباح فخر رازی در تفسیر کبیر بعد ذکر روایت نافع گفتہ کہ مذہب مالک ہمین بودہ وایضا از بعض اخبار
ظاہر میشود کہ امام مالک چنانکہ قائل اینقول بودہ فاعل اینفعل ہم بودہ وخود بزبان مبارک اقرار و اعتراف باین فعل نمودہ حیث قال الساعة
غسلت منه اسنی في جواب ابي سليمان الجرجاني اذ سئل عن مالك عن وطي الحلائل في الدبر اخرجه الخطيب في رواة مالك ومحول
اقول کتب رجال مین غور کرنی کی ابن جریر دو شخص ہین ایک محمد ابن جریر ابن رستم آملی اور شیعی ہی کتاب ایضاح اور مسترشد فی الامامة
اسکی تصنیف ہے دوسری محمد ابن جریر ابن غالب الطبری ابوجعفر صاحب تفسیر اور تاریخ کبیر اور یہ علمای اہلسنت مین ہے اور [illegible]
کہ مالک نام بھی دو شخص ہین ایک شیعی کہ دخول ادبار اور متعة النسا کو حلال جانتا ہی دوسری امام مالک سنی کہ ان دونوں فعلوں کو حرام اور
موجب حد یا تعزیر جانتا ہی اور خطیب بیشک محدثین اہلسنت کے طبقہ متاخرہ مین ہے جیسی دیلمی اور ابن عساکر وغیرہ انکی تالیفات کا یہ
حال ہے کہ جب ان لوگون نے دیکھا کہ اہلسنت کے محدثین متقدمین نے احادیث صحاح اور حسان کو کما ینبغی ضبط کیا اونمین [illegible]
باقی نہین ناچار احادیث ضعیفہ اور موضوعہ اور مقلوبة الاسانيد والمتون کے جمع اور تالیف مین مشغول ہوئی تا بطریق [illegible]
[illegible] وقت موضوعات کو حسان لغیرہا سی ممتاز کرین لیکن قلت فرصت اور کوتاہی عمر کی سبب مہم سرانجام ہونے نہ پہونچا [illegible]
متاخرین کہ انکی بعد پیدا ہوئی ان لوگون نے کچھ کچھ موضوعات کو حسان لغیرہا سی امتیاز دیا ابن جوزی نی موضوعات مین احادیث ضعیفہ کو

جد الکمال اور مناوی نے مقاصد حسنہ میں جیسا ان اخبار کو علیحدہ کیا اور بعد اصحاب جامع الاصول افادہ فرماتے ہیں کہ خطیب نے تعریف
مرتضی برادر رضی نے احادیث شیعہ روایت کرکے بعد جمع اور تالیف انہیں نظر ثانی کری کہ ان حدیثوں کی کچھ اصل ہی نہیں لیکن اوسی عذر سے تو کے
باعث نفیہ مرعاۃ تہمت آیا ہیں نہ براس تمہید کی نہ ان فیہ میں نام منتسب ہیں تو بالتحقیق معلوم نہیں کہ ابن جریر اور مالک شیعی مراد ہیں یا نے
اور خطیب نے جو رواۃ مالک سے اخراج کیا وہ روایت کسکی ہی ظاہرا واضح ہوتا ہے کہ یہ ابن جریر اور مالک شیعی ہیں اور اخراج خطیب رواۃ
مالک شیعی کیونکہ سابق امام مالک اور مالکیہ کا حال معلوم ہوچکا کہ مالک اس فعل کی نسبت بگڑ بون علی فرماتی ہیں اور مالکیہ ہمیں نجاشی اور الکا
بتاتی ہیں اور ابن حبیب کا قول ایجاد قسطلانی معرض پیش خوانی میں آچکا پس کیونکر کہتی کہ مالک اس فعل کی مبیح ہیں یا امام رازی نی اسکو امام
مالک کا مذہب قرار دیا ہی شبہان سے کی فعل میں مالک شیعی مراد ہی واگر بالفرض بالتحقیق ثابت ہوکہ ان روایتوں میں مالک سے امام مالک مراد ہیں تو
بقیہ اگر شستہ جواب صاف ہے کہ فی معنی حسن ہی استدلال اباحت وطی فی الدبر سراسر غباوت ہے ۵ باسیہ دل چہ سود گفتن وعظ * نرود میخ آہنی در
سنگ قال المجتہد المعزول سبحان اللہ ثبت حال اشتراء لانتقال الیہ ضلال المتخلفین سفینۃ عترت آل و بحول اللہ اقول ار کا مذہب کیا جرات
بیباکی اور وقاحت اور چالاکی ہے کہ متمسکین بسفینۃ عترت و آل کو متخلفین اور متخلفین سفینۃ عترت آل کو متمسکین بتاتی ہیں عترت و آل کا آیا یہی
تمسک ہے کہ سلم بچانی تعزیہ بنائی حالانکہ من الحضرت ہے کہ من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج عن الاسلام اقول فی قولہ
من مثل مثالا کانہ من ابدع بدعۃ ودعا الیہا او وضع دینا فقد خرج من الاسلام او قولی فی ذلک قول الائمۃ یعنی جسنی قبر کی نقل کی یا
کوئی مثال بنائی یعنی بدعت نکالی اور لوگوں کو اسکیطرف بلایا اور ایک نیا دین شروع کیا تو وہ اسلام کی حد سی باہر آیا یہی تحویل عترت کا آیا یہی تمسک ہے
کہ دلدل سہ میں تابوت پہرائی حالانکہ مختار کا فعل مختار ہی کہ طفیل ابن جعدہ گندہ کی دوکان سے کرسی اوٹھا لایا اور اسکو تابوت السکینہ نام
رکہکر پجوایا آیا یہی تمسک ہے کہ بعس اور اپنی تجہیز میں نوحہ کی گائی حالانکہ کلینی میں امام سجاد سی مروی ہے کہ انما یحتاج المرءۃ الی النوح
لیسیل دمعہا ولا ینبغی لہا ان تقول ہجرا جو انکو نوحہ میں آتا ہی چاہی کہ آنسو نکلیں اور بیہودہ بکنا نہ چاہیے آیا یہی تمسک ہے
کہ ڈھول بجاتی ہی شیعوں کی پیروی میں حضرت شہربانو کا نام اپاکانی حالانکہ یہ فعل بالاتفاق حرام ہی آیا یہی تمسک ہے کہ لوگوں کو ناحق ولائی کتاب سنیہ کے
اگ میں جناب اسکا منہ کالا کیا ہوا اکہانی حالانکہ یہ ہذیان بشیطان ہے آیا یہی تمسک ہے کہ شریعت کے مخالف کبھی تعزیہ تعلیقی غیرہ سلام
کی آگی سر جہکاتے میں سجدہ کرتی حالانکہ بنص قرآن ممنوع ہی لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ والاجناب سید الابرار اور ائمہ اطہار اس سجدہ سے
زیادہ تر بیزار تہی نشاد عباس اور ابطال سب خناس آیا یہی تمسک ہی کہ جناب مرتضی کو خائف وجبان اور آپکی اولاد کو کذاب اور مغصوب الحق
ٹھہرائی حالانکہ شیعہ عصمت کی منافی ہی آیا یہی تمسک ہی کہ تقلید مجوس ہی ننگ و ناموس عید ثلثہ سوی العیدین احداث کیجیے حالانکہ
خم غدیر میں آنحضرت نے جناب امیر کو خلیفہ کیا کہ سبیر عید غدیر مقرر ہوئی اور عید شجاع گبروں کا فعل ہی کہ شہادت عمر فاروق کی سنکر خوشی میں آئے
احمد ابن اسحق شیعی نی اسلام میں بدعت اور رواج دیا صاحب لنوصب ہی کہ علمائی اس عید کے جواز کا فتوی نہیں دیا فقط اختلاف کے باعث عداوت
بسبب خلافت تجویز کیا اور عید نوروز کی حقیقت ہے کہ ابتدائی آفتاب نقطہ ربیعی سی گذر کر برج حمل میں آتا ہی سال شمسی شروع ہوتا ہی سلاطین
ایران یہ کہ گبر ہی ہستی اور مجوسی الفطرت تہی بطور عید اوس دن جشن کرتی آئی انکی یادگار شیعہ نی اسلام میں داخل کیا اور یہ حیلہ کیا کہ آج

دن جناب مرتضوی سریرآرای خلافت مصطفوی ہوئی امیرالمؤمنین اَنَا نُقِیمُ الصَّلٰوۃَ فَهُم عَلی آثارهم یُهرعون غرض شیعی ہوتے ہیں کہ
ملازمان آپ اور آپکی دو نو بہائی باپ اسکی ذُرّیت کو متمسک بنا تی ہین اور جنکو متخلف فرماتی ہین ۵ ہی ہمیشہ انحراف ہی پر رہی بعد ہ زعم ہمہ
نام زنگی کافور ہے بالجملہ ہر گاہ ملازمان نے اس مقام مین تمسک اور تخلف کا ذکر چھیڑا ہے تو یہ ہی کہ تمسک اور تخلف کی تحقیق کا ایشان پیدا ہو سکین
اصحاب دین داد اور ارباب یقین اور اعتماد پر مخفی نہین کہ تخالف خلافت تمسک کا اور احادیث ماموره تمسک نجات اور فلاح کی نسبت اہلبیت
ایک حدیث ثقلین ہے کہ انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی یعنی
بخطاب امت حضرت کا ارشاد ہی کہ مین تم مین دو چیز گرانمایہ چھوڑی جاتا ہون کہ جبتک تم ان دونون سے تمسک کرتی رہوگی ہرگز گمراہ نہوگی
ایک ان دونون سے بزرگتر ہی دوسری سی قرآن خدا اور میرے اہلبیت دوسری حدیث نجوم اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم یعنی میرے اصحاب
حال ستارون کی طرح ہی انمین جسکی اقتدا کروگی راہ پاؤگی تیسری حدیث سفینہ مثل اہلبیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی
ومن تخلف عنہا غرق یعنی میری اہلبیت کا حال کشتی نوح کا سا ہی کہ جو اوس کشتی پر سوار ہو انجات پایا اور جسنی اوس سے پیچہے رہا غرق ہوا
ملا یعقوب ملتانی افادہ فرماتی ہین کہ ان دونو حدیثون سے صحابہ کو نجوم اور اہلبیت کو سفینہ ارشاد ہوا انمین اشارہ ہی کہ شریعت کے
صحابہ سے سیکہنا چاہیی اور طریقت کو اہلبیت سے اسواسطے کہ خوض بامی حقیقت اور معرفت مین بدون محافظت شریعت اور طریقت
محال ہی جیسا سفر دریا کا بدون کوبیٹھنے اور راہ نجوم متعذر ہی پس صحابہ اہلبیت سے تنہا بدون مراعات نجوم مقصود تک پہنچنا
بغیر مراعات کو سفینے پر ہیں ملازمان نے دونو حدیث اول ہی تحریر فرمایا اسواسطے کہ اول مین تمسک قرآن اور ثانی مین تمسک صحابہ کا بیان ہے
اور فی الواقع مین منافی تقریب ہے صرف تیسری حدیث کا اشارہ بتایا کہ بظاہر منافی تقریب نہین یہ علی الظاہر منصفان غور صاحب حالم ہی کہ
تینو حدیث کا مفاد کہ تمسک قرآن اور عترت اور اہلبیت کا امر فرمایا ہی خلاف عادت ملازمان کے بیان ان اکا یہ ہی کہ خلاف ثقلین قوم شیعہ ہی بعض
متعصبین تو ہیہات للوم آپ اور آپکی بہائی باپ قرآن کے بدلنے صحت اور کمال ہی منکر اور تحریف سیر ونکی بجمہ تبدیل اور تغییر سے شیعی تہی
کلام سابق السابق خصوصا خود بدولت کے فرط تعصب بخت کہ ان قرآن معظم اور جن کے اصلا تمسک اور حجت کی قابل نہین جانتی اور اپنی باقیہ
مین عبارت یہ حسب تحریر فرماتی ہین کہ چون نظم قرآنی نظم عثمانی است بشیعیان احتجاج بآن شاید و آن موضع آخر منہا علاوہ اسکی چون نظم قرآن
خلیفۂ ثالث اند احتجاج بآن بر شیعیان درست نمیتواند شد انتہی بعبارۃ ملخصہ الی عبارتہ آمر بیان ثانی کا یہ ہی کہ اثنا عشریہ بالخصوص حضرت
عباس اور ابن عباس کو کہ جناب رسالت کی چچا اور چچازاد بہائی ہین بد کہتی ہین اس سبب سے کہ حضرت فاروق اور کلثوم کی تزویج مین واسطہ
ہوئی تہی حالانکہ شوستری کی مجالس وغیرہ مین موجود ہی کہ حضرت خیر الناس جناب عباس کے عظمت بجا لاتی تہی اور انکی تعظیم چچا کہ کرتی
فرماتی تہی اسیطرح زبیر ابن العوام کہ مادر اقدس آپ کی صفیہ عمہ مکرم جناب مصطفویہ اور مرتضویہ ہین جنگ جمل کی شرکت کے سبب دشمن بنا تی ہین
حالانکہ کشف الغمہ مین مکتوب ہے کہ جب اس جنگ مین ابن جرموز لعین نے اسکو شربت شہادت پلایا حضرت امیر کو مژدہ سنایا کہ مینی تیری دشمن کو
ٹہکانی پہونچایا آپنی فرمایا کہ مجکو خیر العباد سے یاد ہی کہ زبیر کا قاتل جہنمی ہی غصہ مین آیا اپنی تیغ آپ شکم مین اتارا جہنم مین پہونچا حضرت
امیر نے فرمایا لقد صدق رسول اللہ بشر قاتل ابن صفیۃ النار اسیطرح رقیہ اور کلثوم کو حضرت کی بنات صلبیہ ہونے مین بحث تحقیق

۵ یعنی جسطرح ہے … ازراہ حضرت … مشہور … ابن صفیہ کو دوزخ کا مژدہ سنایا ۱۲

علاقہ زوجیت بہماوہین سیدنا عثمان عترت سی نکالتی ہین چنانچہ حقاق الحق مین ہے کہ رقیہ وام کلثوم نہ حضرت کی دختر تہین بطن خدیجہ سی اور
منہج الفاضلین مین ہے کہ سوای حضرت فاطمہ آپکی کوئی دختر نہین حالانکہ قرآن مین بصیغہ جمع ارشاد ہے یا ایہا النبی قل لازواجک وبناتک اور
ظاہر ہے کہ اطلاق جمع کا تین سے کمتر پر درست نہین وعلاوہ زاد المعاد مین ہے کہ اللہم صل علی رقیۃ بنت نبیک وصل علی ام کلثوم بنت نبیک اسیطرح
اکثر اولاد حسنین کو نہین مانتی اور امام نہین جانتی حسن ابن حسن مثنی اور عبداللہ محض اور نفس زکیہ وغیرہ کو کہ حسنی ہین کافر اور مرتد بتاتی ہین حالانکہ
جامع اخبار مین ہے انکو سوا اولاد کی من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ میری اولاد کو گرامی کہو اور جو مری آل محمد کی محبت
تو وہ مرا سنت اور جماعت پر اور امام حسین کے اولاد مین اختلاف عظیم بل اعتساف فخیم پیدا کر رکہا ہی کیسانیہ بعد حضرت امیر اور مختاریہ بعد حسنین
محمد ابن حنفیہ کو امام کہتی ہین زیدیہ امامت علی ابن الحسین کے قائل نہین باقریہ امام باقر اور ناوسیہ امام جعفر تک ائمہ کی مقر ہین سو یہ بعد
امام جعفر کی حضرت موسی کاظم کو امام کہتی ہین افطحیہ عبداللہ ابن جعفر کو اور اسمٰعیلیہ اسمعیل ابن جعفر کو قرامطیہ بعد اسمعیل ونکی بیٹی محمد کو امام
جانتی ہین اور اثناعشریہ جعفر ابن موسی کاظم اور جعفر ابن علی برادر حضرت امام حسن عسکری کو کذاب بتاتی ہین اور سلسلہ امامت کا امام حسن عسکری
پہونچاتی ہین سن بعد جعفریہ جعفر ابن علی کی امامت کے قائل ہین اور کہتی ہین کہ امام حسن عسکری لاولد تہی اور بعضی کہتی ہین آپکی فرزند امام آخر الزمان
ہین کہ صغر سن مین انکی رو برو وفات پائی اور بعضون نے حد بلوغ کو پہونچایا فاختلفوا فیہ فقال بعضہم مات فی الصلوۃ فجاءۃ و
قیل قتل وقیل حی غائب منتظر واللہ اعلم ۵ کس ندانست کہ منزلگہ آن یار کجاست ÷ اینقدر ہست کہ بانگ جرسی می آید ÷ اور بیان ثالث
کا یہ ہی کہ اہلبیت حقیقی یعنی ازواج مطہرات جنکی حق مین آیہ تطہیر انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا نازل ہوا
جیسا ابن عباس وغیرہ نی فرمایا کہ انہا نزلت فی نساء النبی خصوصا صدیقہ وحفصہ کو اس سبب سے کہ انکی زوجیت مین شیخین کی فضیلت
اور عظمت ثابت ہوتی ہی اہلبیت مجازا بہی نہین جانتی اور جو مجازا داخل ہین انہین حقیقت کو صرف کرتی ہین حالانکہ شان نزول انکو اور سباق
سیاق اسی پر دال ہی کہ یہ آیہ ازواج کی حق مین نازل ہوا اسواسطی کہ ابتدای یا نساء النبی لستن کاحد من النساء سے لفظ والحکمۃ تک ازواج کی
جانب خطاب ہے پس بدون انقطاع کلام سابق اور افتتاح کلام لاحق درمیان مین اور کا حال مذکور کرنا مخالف نص قرآنی ہی اور سیوطی ترمذی
وغیرہ مین آیا کہ ہرگاہ اس آیہ نی نزول پایا حضرت نے آل عبا کی حق مین دعا فرمایا کہ اللہم ہولاء اہلبیتی فاذہب عنہم الرجس
وطہرہم تطہیرا ام سلمہ نی عرض کیا الست باہلک یا رسول اللہ فرمایا انت علی خیر وانت علی مکانک یعنی تو بطریق اولی اہلبیت ہی خود
اہلبیت ہے پس معلوم ہوا کہ یہ آیہ ازواج کی حق مین ہے خصوصا اور اولاد کی حق مین عموما ورنہ دعا کی کیا حاجت تہی اقول ومعہذا ہرگاہ بعض روافض
خصوصا جناب ابو الکلب کا مدار تطابق اعداد پر ہی کہ جن دو امور کی عدد مطابق ہوتی ہین انکو مطابق کا حکم دیتی ہین پس اہل البیت زوجات
نبی کی عدد برابر ہین اس تقدیر پر بہی معاد واضح ہی کہ یہ آیہ ازواج نبی کی حق مین ہے خصوصا ولو دخل فیہا غیرہن عموما ہذا ما سنح لی فی الان
ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا اور بیان رابع کا یہ ہی کہ یہ فرقہ باجمعہا تمامی صحابہ کو کافر اور مرتد اعتقاد کرتا ہی اللہم الا شاذ معدود منہم
کشی نی بروایت امام صادق لکہا کہ لما مات النبی صلعم ارتد الصحابۃ کلہم الا اربعۃ منہم مقداد وحذیفۃ وسلمان وابو ذر حالانکہ جامع الاخبار
مین ہی من سب اصحابی فقد کفر جسنی میری اصحاب کو برا کہا کافر ہوا اور کتاب خصال مین بزبان امام صادق موجود ہے کہ کان اصحاب رسول اللہ صلعم

۵۲ یعنی اے اللہ رحمت بہیج رقیہ پر جو تیری نبی کی بیٹی تہی اور رحمت بہیج ام کلثوم پر جو تیری نبی کی بیٹی تہی ۱۲

۵۵ یعنی جب نبی صلعم نے وفات پائی سب صحابی مرتد ہو گئی مگر چار مقداد اور حذیفہ اور سلمان اور ابوذر ۱۲

اثنا عشر نفراً ثمانية آلاف من المدينة والفين من غير المدينة والفين من الطلقاء لم ير فيهم قدري ولا مرجي ولا حروري ولا

معتزلي ولا صاحب راي كانوا يبكون الليل والنهار ويقولون اقبض ارواحنا قبل ان ناكل خبز الخمير يعني حضرت کی صحابہ تب اون

بارہ ہزار نفر تھی آٹھہ ہزار مدینہ والی اور دو ہزار غیر مدینہ کی اور دو ہزار طلقا کہ نہ اونمین کوئی قدری تھا نہ مرجی حروری معتزلی نہ صاحب

رای اور یہ لوگ رات دن رویا کرتی اور کہتی کہ ہماری روح قبض ہو پہلی اسکی کہ ہم خمیر کی روٹی کہائین جناب شیخین کو بعض اصحاب اور

یا غار سید الثقلین میں انکی عداوت اور بیزاری کو عین عبادت سمجھتی ہیں تا آنکہ اونکو صنمی قریش قرار دیکر دعای صنمی قریش بنایا ہی اور اسکو

دعای قنوت جناب مرتضوی بنایا ہی ہو کذا اللهم العن صنمي قريش وجبتيهما وطاغوتيهما الذين خالفا امرك وانكرا وحيك وجحدا

انعامك وعصيا رسولك وقلبا دينك وحرفا كتابك الى آخر الهذيان حالانکہ اتفاق حق ہی بین باپ امام صادق اونکی حق مین موجود ہے

هما امامان عادلان قاسطان كانا على الحق وماتا عليه فعليهما رحمة الله يوم القيمة یعنی شیخین دونو امام عادل تھی حق پر تھی

اور حق ہی پر مری پس اونپر اللہ کی رحمت ہے قیامت کے دن پس ان آیات اربعہ سی کانو علی قلل الجبال اتضاح حال ہوا کہ تخلف سفینہ عترت

قال رفض میں عموماً اور ملازمان مدعی تمسک خصوصاً کہ بفحوای اتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض اکثر قرآن اور عترت اور بیشتر

اہلبیت اور صحابہ حضرت کے ساتھ بغض اور کفران کرتی ہیں اہلسنت کہ بمفحوای لا نفرق بين احد منهم سائران بزرگوار اربعہ کی نسبت انکی محبت

اور ایمان ہی عموماً اور ختنین کے نسبت خصوصاً اور شیخین کیجانب میں خصوصاً بیان اولین کا ظاہر ہی کہ اہلسنت قرآن کو علی الراس والعین

قبول رکھتی ہیں شبانہ روز اوسکی خدمت میں مصروف ہیں کثرت حفاظ اور وفور تلاوة آناء الليل واطراف النهار سے حیاً اور میتاً اوسکی تلاوت کو باعث

نجات اور ثواب درست جانتی ہیں اور کسی عترت اور اہلبیت اور احاد صحابہ خیر العباد سے بعین جیسا کہ امجاد ومن اجاد کتب احادیث ثقات

وغیرہ انکی روایتوں سی مشحون ہین من شاء فليطالعها اور بیان ثالث کا یہ ہی کہ اہلسنت کے طور پر باخراج طبرانی عن ابی الدرداء حدیث صحیح

وارد ہی کہ حضرت بخطابات فرماتی ہین کہ لا ادري بقائي فيكم فاقتدوا باللذين من بعدي ابي بكر وعمر فانهما حبل الله الممدود ومن تمسك بهما

فقد تمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها یعنی مین اپنا بقا تم مین نہین دیکھتا سو تم اقتدا کرنا میری بعد ابو بکر اور عمر کی

یہ دونو اللہ کے دستاویز مضبوط ہین جسنی اونکو تمسک کیا مضبوط رسی پکڑی کہ اوسکو ٹوٹنا نہین ہے اسمقام مین دو شبہہ کہ اثنا عشریہ کے

سنگ راہ ہین ایک یہ کہ تمسک کل اہلبیت کے کیا حاجت تمسک بعض اہلبیت نجات کے لئی کافی ہی ہم الائمة الاثنا عشر سو اوسکا تشبیہ اہلبیت کے

سفینہ کی ساتھ اسکو مقتضی ہی کہ اگر کوئی کشتی کی ایک کنج مین بیٹھا تو بھی غرق سی امین ہے دفع اس شبہہ کا یہ ہی کہ اس ہنگام مین اثنا عشریہ کو چاہیے

کہ کیسانیہ مختاریہ زیدیہ ناوسیہ اسماعیلیہ موسویہ افطحیہ جعفریہ کو گمراہ اور ناری نجانین کیونکہ یہ ایک ہی کشتی کی ایک کنج کو لیا ہی اور یہی کنج

نجات کو کافی ہی بلکہ اس صورت مین ائمہ اثنا عشر کی تعیین ہی باطل اور منافی ہی اسپر بنا بر اس نقض کی تمام مذہب اثنا عشریہ کا برہم ہوا اور اس شبہہ کا

دفع بطور حل یہ ہے کہ ایک کنج مین بیٹھنا اوسوقت غرق سی باعث نجات کا ہوتا ہی کہ دوسری کنج مین رخنہ پیدا نکری اور اگر کوئی ایک کنج مین بیٹھا اور

دوسری کنج مین رخنہ کیا تو البتہ غرق سی نجات نہین اور یہ قدر ظاہر ہی کہ شیعہ کا کوئی فرقہ ایسا نہیں کہ ایک کنج مین بیٹھی اور دوسری کنج مین رخنہ نڈالی ہا ن

اہلسنت بحیثیت روایات مختلفہ مین آمد و رفت کرتی ہین لیکن انکی کشتی سالم ہی کسی کنج مین رخنہ نہین کرتی کہ غرق ہو دوسری یہ کہ یہ ملازمان تمام

۵۲
بر بعض کی ایمان لاتی ہو
بعض قرآن پر اور
بعض کی ساتھ
کفر کرتی ہو ۱۲

علماء الاسلام مین فرماتی ہین کہ حدیث اقتدا مجمل ہی اسواسطیکہ ہمین نہ ہین کہ کس چیز مین شیخین کی اقتدا چاہئے اس اجمال سی گمان جاتا ہی کہ شاید سبب اس حدیث کے ارشاد کا یہ ہوگا کہ حضرت تشریف لیجاتی ہونگی اور شیخین عقب شریف پر ہونگی آپ سی پوچھا ہوگا کہ ہم کس راستی سی آوین آپ نے فرمایا ہوگا کہ شیخین کے پیچھی پیچھی آؤ مجھکو پاؤگی اہل انصاف پر ظاہر ہویدا ہو کہ ملا زمان کی باپ جو احکام ولیاقت اور دعاوی فہم و فراست یہ کیا اجتہاد کی لی رہی ہین اور بحکم بہی تصدا و ہدم مصرا تمام تمسکات قوم کی تار و پود کو برباد دی ہین ہای افسوس اتنا نہیں سمجھی کہ اجمال اور احتمال کہ اس حدیث مین واقع ہی اگر منافی اقتدای شیخین ہوی تو وہ اجمال اور احتمال کہ احادیث متواترہ مقبولہ قوم مستوجب العذاب واللوم مین آیا ہی تمسک اہلبیت کے نسبت وارد ہین کیونکر مجوز اقتدای ایمہ ہوگی با عتراف شیعہ پیدا ہی کہ حصول نجات کیلئی حدیث ثقلین سے کوئی حدیث بڑھکر نہین ہمین بہی یہی اجمال اور احتمال پیدا ہی اسواسطیکہ بہلا ہمین کو نہین کہ کس چیز مین انکی ساتھہ تمسک کرنا چاہئے آیا محبت اور اخلاص مین یا اتباع اور پیروی مین پہر اس تقدیر پر بہی اجمال اور محتمل ہی کہ آیا اصول مین تمسک چاہئے جیسا توحید باری اور امامت ایمہ وغیرہ مین یا فروع مین جیسا تین نماز مین جیسیون اور تعقیب کہینی مین یا فرج کا بوسہ لینی یا دخول فی الدبر وغیرہ مین بعد اسکی کلام ہی کہ جمیع اہلبیت مراد ہین یا بعض برتقدیر اول حصر اثنا عشر باطل ہی اور برتقدیر ثانی ترجیح بلا مرجح بل ترجیح مرجوح لازم اور مضمون احادیث کہ بلفظ طریق سلوک کیجو کشتی دریا بیابان صحرا مروی ہین اوسمین بہی یہی احتمال راہ پائیگا کہ کسینی پوچھا ہوگا کہ فلانی شہر مین کیونکر پہونچون حالانکہ اثنای راہ مین پانی بہی کہتا اور صحرای دشوار گزار واقع ہین حضرت نی فرمایا ہوگا کہ علی ابن ابیطالب کے ہمراہ چاہئے جا کہ نشیب و فراز ان سی اونکا جانا و عمق دریا بیابان اس راہ کی پہچانی ہی الی غیر ذلک من الاحتمالات بین گل دیگر شگفت فافہم ولا تکن من الغافلین ۵ نازم کہ از قصہ بیان امکش انکہ گذشتم گو نشت حالک نام بر بادہ شد بابت ابل انصاف ان ہی رونی ایمان بالا حق فرمائین کہ تمسکات متخاذہ بضعنہ عترت آل الہست نے نہ اپنا ل بڑی آکا سہ ہم من بعد ملا زمان اپنی ہمت برمی سی اگر آپکو تمسک ثبت آپ کتابون وسنیات کے متعلق تہی گی کہ جہلا ہی کہ خون اور صدقہ خور کو مصلے اور حبشی کو سیدہ اور نجاست گش کو حلال خوار کہتی ہین مشرکین مکہ ہمیشہ آپکو تابع ملت ابراہیمیہ جانتی تہی اور مسلمانونکو صابی یہود نصاری آپکو موسوی عیسوی کہتی تہی اور عبد اللہ بن سلام اور نجاشی وغیرہ کو بیدین و مرتد کہتی سوای فرط رسوائی کی اور کیا حاصل تہا نام کسیکا لینا اور خلاف اوسکی اولدینا کمال وقاحت اور بیحیائی ہے ۵ کار پاکان را قیاس از خود مگیر ٭ گرچہ ماند در نبشتن شیر و شیر ٭ واللہ الہادی

قال المجتہد المعزول ملا عبد الرحمن جامی کہ اسم سامی او مانند سمی و مطابق مسمی و لقب گرامی او دال بر اینکہ جامی از حروریت و نصب سام او نصیب کرد مدع وللارض من کاس الکرام نصیب ؎ بحول اللہ اقول رفض اور نصرانیت کا لقب شیعہ کی نسبت بشہادت زید ابن علی ابن الحسین اور بارشاد جناب سید الثقلین مسلم الثبوت ہے کہ رفضو نا فہم الروافض القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ والمشبہۃ یہود ہذہ الامۃ والرافضۃ نصاری ہذہ الامۃ علی ما فی الملل والنحل للشہرستانی لیکن نصب اور خروج کی نسبت اہلسنت سے مخصوصا ملا زمان جو اس رسالہ مین مولانا عبد الرحمن جامی اور طعن الرماح مین بحر العلوم مولانا عبد العلی علامی کی نسبت بتایا باینعبارت کہ صاحب مسلم و شارح ناصبی متعصب مولوی عبد العلی در بیان مسئلہ وقوع تعبد بخبر واحد نوشتہ و فی موضع آخر منہ قال بعض من عاصرنا وہو افاضل الناصب المتعصب المولوی عبد العلی نخیل وفی حصنا المسلم لا ینعقد الاجماع باہل البیت واخدامہم انتہی بکلماتہ الواہیۃ ادعای محض اور سفسطہ

بی اصلی ظاہر ہے اس تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ مولانای جامی کی نسبت یہ ادعا تین وجہ سی خالی نہین ایک شاید اس سبب سے کہ مشہور ہے کہ مولانای موصوف نی ایک رافضی غالی کی مقابلہ مین فرمایا کہ ناری وہ لوگ مین کہ جنمین حسد کا روگ ہی کیونکہ حسد کی بہتر عدد ہین جمین حسد بہتر داخل ہی پس حسد فرقہ اہلسنت ہے کہ کسیکی نسبت بد نہین وہی ناجی ہی اور حسد بہتر فرقہ ناری ہی ناری مین خصوصاً فیض کی سبب سبا و تفضیل بخت بدگمانی اور دشنام انکی گھٹی مین داخل ہے دشنام بعد ہمیشہ طاعت باشد مذہب علوم و اہلمذہب علوم دوسری یہ کہ مولانا جامی کا اسم سامی ابن ملجم ناصبی حروری کا مسامی ہی جیسا اس سے ایسی مفہوم ہوتا ہی لیکن باطل ہی ہو تشکیکہ یہ اسم بہتر اسما سے ہی حدیث صحیح مین وارد ہے کہ احب الاسماء الی اللہ عبداللہ و عبدالرحمن اگر یہ نام نامی ابن ملجم ناصبی حروری کا مسامی واقع ہوا کیا قباحت لازم آئی ذرا اپنی کتب رجال ملاحظہ فرمائی کہ کتنی راوی حدیث اس نام کی گذری ہی اونپر بھی حروریت و نصب کا اتہام بحال رہی ہین جو انکیجانب سے تحاشی ہیگا وہی تحاشی اسطرف سے بھی ہیگا و بعد امولانای ممدوح کا اسم شریف اگر ہمنام ابن ملجم ہی تو ملا زمان کا اسم لطیف محمد ابن ملجم بی سید اور ابن ملجم دونوں عدد برابر مین لیکن اسکی جواب کا فکر کیجئی و من حفر بئرا لاخیه فقد وقع فیه سید محمد جونپوری ہمنام ملا زمان نی بعد ازان مہدیت کا دعوا کیا افاغنہ دکن اور راجپوتانہ اسکی تابع ہوئی اپنا لقب مہدی مشہور کرتی آئی حالانکہ مدعی امامت با عتراف امامیہ کافر ہے پس اگر مولانای جامی ہمنام ابن ملجم حروری ہین ملا زمان ہمنام سید محمد جونپوری باک نشد دو شدو الساعی الی الرشاد تیسری یہ کہ ملا زمان نے بعض مستفیدین سے دریافت ہوا کہ مولانای جامی نی مسلسلة الذہب نظم من حکایت شیعہ و سنی جناب مرتضی کی مذمت کی وہ حکایت یہ ہی **ابیات**

شیعه‌ای پیش سنی فاضل / گفت کای در علوم دین کامل
بازگو رمزی از علی ولی / که ترا یافتم ولی علی
گفت کی در ولای من واهی / از کرامات علی سخن خواهی
زان علی کش توئی نظیر بین / یا از آن کش منم رهی رهین
گفت من گر چه اندکی دانم / در دو عالم علی یکی دانم
شرح این نکته را تمام بگو / آن کدام است و این کدام بگو
گفت آن کو بود گزیده تو / نیست چون نقش او کشیده تو
پیکری آفریده بخیال / گذرانیده بر وی احوال
پهلوانی برو تو مالیده / بهر کین و غا سگالیده
گر زند بر تهور بیباک / کینه جو تیغ فتح و سفاک
بند نفس خویشتن مرد تو / فارغ از دین و کیش من و تو
در خیبر بزور خود کنده / بود با دوش دو [illegible] افکنده
به خلافت ولیش بسی مایل / شد ابوبکر در میان حائل
بعد بوبکر خواست بگریار / لیک آن بر عمر گرفت قرار
چون از این مرحله رخت بست عمر / شد خلافت نصیب یار دگر
در تگاپوی بهر این مطلوب / همه غالب شدند و مغلوب
چنین وهم و ظن بنادانی / اسدالله غالبش خوانی
این علی در شماره که و مه / خود نبود ست ور نباشد به
وان علی کش منم بجان بنده / مهلت نفس شوم راکنده
بر صف اهل زیغ باد افشان / به اعلای دین شده مصاف
بود از غایت فتوت خویش / خالی از فعل خویش قوت خویش
قدرت فعل حق از او دیده / کند بی خویشتن در خیبر
خواجه خیبر که خیبر گردون / پیش آن دست پنجه بود زبون
دید رافات خود خلافت را / بیضرورت نخواست آفت را
هر چه بر دل نشسته از وی گرد / هست در چشم مرد آفت مرد
چیست گرد آنکه از ظهور وجود / زو مکدر شود صفای شهود
تا کسی بود زانحراف مصون / کاید آن کار را ز عهده برون
بود با او موافق و منقاد / در جنگ و مخالفت نگشاد
چون همه در نقاب شدند / ذره‌سان محو آفتاب شدند
غیر از او کس ز خاص و عام نبود / که تواند بآن قیام نمود
لاجرم نصرت شریعت را / مستقل شد آن ودیعت را
بود سر کمال مصطفوی / گشت ختم خلافت نبوی
بود ختم رسل نبی در پی

شد علی خاتم خلافت وی | جمعی از بیعتش ابا کردند | واندر آن سرکشی خطا کردند | گر کشند ز امر اہل کمال | ہست ناشی ز سر نقص و بال
چون بشاه رہبری چو علی | گر کسی سر کشد ز بی دو علی | این علی در کمال خلق و سیر | عین بو بکر بود و عین عمر | لعن ایشان مکن لعنت او
باز شد با نسب لعنت دوست | نیست در ہیچ معنی و جہتی | رافضی را بدو اشارہ جہتی | او بموہوم خویش دارد رو | زانکہ موہوم اوست خود او
دعلی بہر خود تراشیده | خاطر از مہر و خر تراشیده

پس یہ توہم بہی باطل ہی اسواسطیکہ ہرگاہ نسبت بانبیا علیہم السلام اس قسم کے اعتبارات اور کلام بنابر الزام الخلاف طغام مضائقہ نہین ایسکی نسبت کیون موجب طعن مستکلم ہونی لگا عیون اخبار الرضا مین موجود ہی کہ حضرت امام ضامنی یوحنا نصرانی کو اس قسم کے اعتبار سے الزام کیا حیث قال انا یوحنا امنا بروح الله وکلمته الذی کان یومن بمحمد صلعم ویبشر بہ ویقر علی نفسہ انہ عبد مربوب فانکان عیسی الذی ہو عندک روح الله وکلمته لیس ہو الذی آمن بمحمد صلعم وبشر بہ ولا ہو الذی اقر الله عز وجل بالعبودیة والربوبیة فنحن منہ براء انتہی بقدر الحاجة یعنی ای یوحنا ہم اوس عیسی پر ایمان لائی ہین جسنی حضرت کی تصدیق کی اور آپکی مقدم کی بشارت دی اور اپنی عبودیت کا قائل رہا پس تیری نزدیک اگر عیسی وہی ہی کہ نہ اوسنی حضرت کی تصدیق کی نہ آپکی مقدم کی بشارت دی نہ اپنی عبودیت کا قائل رہا تو ہم ایسی عیسی پر تبرا کرتی ہین پس اگر اوس قسم کی الزامات سی وہان نصب اور خروج لازم آتا ہی اس قسم کے اعتبارات سے یہان کفر اور جحود بہی لازم ہی انصاف شرط ہی مگر دیکھا اور چیز ہی غرض ثابت ہوا کہ مولانا ی جامی پر نصب اور حروریت کا گمان قیح بہتان ہے بہرحال اضطرار اور اختیار مین جناب وہاج اور جان نثار حیدر کرار اور بقیہ ایمہ اطہار رہتی آئی کیا ملا زمانکے گوش رفض نیوش نے یہ نہین سنا کہ جب مولانای مستغنی الاوصاف زیارت نجف کو پہونچی روضہ اقدس دور سی نظر آیا آپنی فی البدیہہ قصیدہ مدحیہ انشا فرمایا کہ اوسکا مطلع یہ

ے قد بدا مشہد مولای انیخوا الجمل گر بہ پرسند کہ آن کیست علی گوی علی اور بنابر فرط ولا اپنی عقاید نامہ منظومہ مین محاربین جناب مرتضوی کی خطای اجتہادی کو خطای منکر فرماتی ہین کہ ے آن خلافیکہ داشت با حیدر در خلافت صحابی دیگر حق در آنجا بدست حیدر بود جنگ با او خطا و منکر بود آن خلاف مخالفان مسند لیکن از طعن و لعن لب بربند یہ بہی جانی دیجیی خود ملا زمان طعن الرماح مین مولانای موصوف الصدر کی بابت ستایش امام سجاد یہ بنگی یاد فرمایا بایں عبارت کہ چون ملا عبد الرحمن جامی در سلسلة الذہب قصہ ابو فراس فرزدق اور شعار مدحیہ آورده وابیات دلکش گفتہ لاجرم از تکرار نیندیشیده بنقل آن پرداختم وہی ہا ابیات

پور عبد الملک بنام ہشام | در حرم بود با اہالی شام
میزد اندر طواف کعبہ قدم | لیکن از ازدحام اہل حرم | استلام حجر ندادش دست | بہر نظارہ گوشہ بنشست | ناگہان نخبہ نبی و ولی
زین عباد بن حسین علی | در کساء بہا و حلہ نور | بر حریم حرم فگند عبور | ہر طرف میگذشت بہر طواف | در صف خلق میشگافت شگاف
زد قدم بہر استلام حجر | گشت خالی ز خلق راہ گذر | شامی کرد از ہشام سوال | کیست این با چنین جمال و جلال | از جہالت در آن تعلل کرد
در شناساییش تجاہل کرد | گفت نشناسمش ندانم کیست | مدنی یا یمانی و مکی ست | بو فراس آن سخن دربنا در | بود در جمع شامیان حاضر
گفت من میشناسمش نیکو | زو چہ پرسی بسوی من کن رو | آنکس ست اینکہ مکہ و بطحا | زمزم و بو قبیس و خیف و منی | حرم و حل و بیت و رکن حطیم
ناودان و مقام ابراہیم | مروه و مسعی صفا حجر عرفات | طیبہ و کوفہ کربلا و فرات | ہر یک آمد بقدر آن عارف | بر علو مقام او واقف
قرة العین سید الشہدا ست | زہرۂ شاخ دوحۂ زہرا ست | میوۂ باغ احمد مختار | لالۂ راغ حیدر کرار | چون کند جای در میان قریش